

حضور سید عالم نبی مکرم ﷺ کے حلیہ مبارکہ عادات شریفہ
معجزات باہرہ پر مشتمل ایمان افروز روح پرور لازوال تصنیف

حکفہ رسولیہ (مترجم)

کرامت غوثیہ (بڑھیا کاپیرا)

مصنف

قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین

قصوری دایمہ الحضور علیہ
رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت مولانا علامہ غلام مصطفیٰ صدیقی مدظلہ

ناشر مکتبہ صدیقیہ جامع مسجد انوار مصطفیٰ ﷺ

محلہ رسول پورہ مسلم آباد (تاجپورہ) لاہور

300 33

حضور سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طیبہ مبارکہ عادات شریفہ
معجزاتِ بابرہ، پر مشتمل ایمان افروز روح پروردار وال تصنیف



تخفہ رسولیہ

کرامتِ نبویہ (معہ) (بڑھیا کا پیرا)

مصنف

قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوی دامم الخضری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ صدیقیہ جامع مسجد انوارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محلا رسول پورہ، مسلم آباد (تاجپورہ) لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

81080 تحفہ رسولیہ (فارسی)	نام کتاب
	معہ قصیدہ غوثیہ (بڑھیا کاپیڑا)	
 حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور علیہ الرحمۃ	مصنف
 حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی مدظلہ	مترجم
 برادر مترجم حضرت مولانا محمد رحیم بخش صدیقی مدظلہ	معاون اشاعت
 مولانا محمد منشا تابش قصوری	نظر ثانی
 رجب المرجب ۱۴۲۳ھ / اکتوبر ۲۰۰۳ء	بار اول
 مکتبہ صدیقیہ جامع مسجد انوار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	ناشر
	محلہ رسول پورہ مسلم آباد (تاج پورہ) لاہور	
 روپے	قیمت

ملنے کے پتے

۱- شبیر برادرز 40 اردو بازار لاہور فون 7246006

۲- مکتبہ اشرفیہ مرید کے (ضلع شیخوپورہ)



نشان منزل

حضرت مولانا علامہ غلام مصطفیٰ صدیقی مدظلہ

مولانا الحاج محمد منشا تابش قسوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

براعظم ایشیاء میں شہر قصور کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہے وہ کسی اور شہر کو بہت کم ہی نصیب ہوئی ہوگی۔ علوم و فنون کے اس امین و مرکز نے بڑی بڑی نامور شخصیات پیدا کیں، مشائخ عظام و علمائے کرام کے عظیم اجتماع میں قطب الوقت شیخ الارشاد حضرت علامہ مولانا پیر غلام محی الدین قسوری دائم الحضور، حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قسوری، حضرت مولانا علامہ عبدالرسول قسوری رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی علمی و جاہت اور قلمی ثقاہت میں منفرد و ممتاز نظر آتے ہیں۔ عقائد حقہ و نظریات صحیحہ کی تبلیغ و اشاعت میں ان بلند مرتبت ہستیوں کا اپنا ہی ایک مقام ہے۔

جن کے تلامذہ میں حضرت پیر سید وارث شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اور حضرت پیر سید عبداللہ شاہ المعروف بلھے شاہ قسوری علیہ الرحمۃ ایسے نامور صاحبان و ولایت ہوں ان کے اپنے مراتب و مدارج کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس خاندان عظمت نشان نے قوم و ملت کو متعدد علمی ہستیاں عطا کیں جن میں میرے مدوح حضرت مولانا علامہ غلام مصطفیٰ صدیقی زید مجدہ کی ذات والا برکات بھی ہے جنہوں نے اپنے آباؤ و اجداد کی قلمی وارثت کو تقسیم کرنے کی از سر نو طرح ڈالی ہے۔

موصوف کے تفصیلی احوال و آثار سے صرف نظر کرتے ہوئے تعارفی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ قارئین کرام مشتے نمونہ از خروارے سے ہی آپ کے ذوق و شوق کا اندازہ لگالیں کہ حال کے اس ممتاز فاضل نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دینے میں قدم رکھا ہے یقیناً مستقبل میں اسے ایک تحریک کی حیثیت حاصل ہوگی۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی زید مجدہ ابن مولانا غلام محی الدین صدیقی کے ہاں ۱۹ کو پیدا ہوئے۔ والدین نے عمدہ پرورش و تربیت سے نوازا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی، میٹرک تک عصری تقاضے پورے کیے ساتھ ہی ساتھ دینی علوم و فنون کے حصول میں کوشاں رہے۔ اور پھر باقاعدگی سے علوم اسلامیہ کے طرف رجوع فرمایا اور اہل سنت کے درج ذیل مشہور اداروں سے علم کے خزانے لوٹے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ اندورن لوہاری دروازہ لاہور۔

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہولاہور

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

بیعت و خلافت

بیعت و خلافت کی نعمت حافظ الحدیث استاذ الاساتذہ حضرت علامہ الحاج الحافظ محمد جلال الدین شاہ صاحب، نقشبندی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ، بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین سے حاصل کی۔ 1977ء میں حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب شہزادہ حافظ الحدیث نے اجازت و خلافت سے شاد کام کیا۔

1983ء میں آپ نے قصور شریف بستی خادم آباد جامع مسجد صدیقیہ قادریہ سے امامت و خطابت کا آغاز فرمایا۔ بعدہ آپ نے ”جامع مسجد انوار مصطفیٰ محلہ رسول پور مسلم آباد تاجپورہ لاہور کینٹ“ کو اپنا مستقل مستقر بنایا اور شب و روز یہاں خدمت اسلام و سنت میں پھیم مصروف ہیں۔

اساتذہ کرام: آپ نے ان اساتذہ کرام سے خوب استفادہ کیا۔

حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ و خطیب مسلم مسجد لاہور

حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

حضرت مولانا علامہ مفتی غلام قادر صدیقی

حضرت مولانا علامہ غلام نصیر الدین چشتی

تصانیف: آپ کی تصانیف

(۱) چراغِ راہ (عقائدِ حقہ پر ایک جامع دستاویز)

(۲) اوریہ تیسری عید (۳) مٹھن من ٹھار

(۴) ترجمہ تحفہ رسولیہ (۵) ترجمہ قصیدہ غوثیہ المعروف بڑھیا کا بیڑا۔

”تحفہ رسولیہ“ فارسی علم و ادب کی ایک ایسی شاہکار تصنیف ہے جو کسی وقت درسی نصاب میں شامل تھی۔ مگر مرور زمانہ کے باعث فارسی زبان و ادب کو دشمنان اسلام نے بڑی مکاری و عیاری سے دیس نکالا دیا کہ اب خال خال ادارے ہیں جہاں فارسی زبان کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ کئی دینی اداروں کے ارباب حل و عقد علمی خزانوں سے پڑ اس زبان کو دشمنی کی حد تک اپنی درسگاہوں سے دور رکھے ہوئے ہیں حالانکہ برصغیر پاک و ہند کی سرکاری زبان ہونے کے باعث ہر ایک فن پر تفاسیر و آحادیث، سیر و توارخ، عقائد و اصول منطق و فلسفہ و حکمت اور علوم آلیہ سے بھرپور کتب اسی زبان میں ہی پائی جاتی ہیں یہی حال اردو زبان کا ہے اسے بھی بڑی تیزی سے بگاڑا جا رہا ہے۔ بڑی چابکدستی اور شاطرانہ چالوں سے ہمارے ناجائز حکمران انگریز کے ٹوڈی انگلش کو غالب کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ ریڈیو۔ ٹی وی۔ پر آنے والا صدر ہو یا وزیر اعظم سپیکر ہو یا وزیر ادیب ہو یا خطیب جب تک اپنی گفتگو میں انگریزی جملے نہ ڈالے اسے چین نہیں آتا، گویا کہ وہ آدھا تیر آدھا بیٹیر بنا کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کر کے اعلانیہ طور پر ”بش“ کتے کا غلام ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے ہمارے صدر صاحب کی تو زبان ہی انگلش سے مشرف ہے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے اس کا خمیر ہی انگلش سے تیار ہوا ہے۔

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرما میں ہنود
اللہ تعالیٰ جل و علیٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی طفیل مسلمانوں کو
سچے سچے حکمران عطا فرمائے جو اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کر سکیں۔ آمین ”جذبات

کے عالم میں بات جملہ معترضہ کی زد میں آگئی، ہاں ہاں کبھی کتاب ”تحفہ رسولیہ“ نصاب میں شامل تھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں مرکزی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ) داخل ہوا تو میرے نہایت ہی مشفق و مہربان استاذ حضرت مولانا علامہ الحاج ابوالبقاء محمد حبیب اللہ نوری رحمہ اللہ تعالیٰ ”تحفہ رسولیہ“ کو ازبر پڑھا کرتے تھے۔ میں نے پہلی بار آپ ہی سے اس تصنیف لطیف کا نام سنا، اور پھر انہی مبارک دنوں میں اس کتاب کو حاصل کر لیا۔ جو بفضلہ و کرمہ تعالیٰ تادم تحریر محفوظ ہے۔

الحمد للہ علی منہ و کرمہ تعالیٰ ”آج اسی کتاب مستطاب کا نہایت عمدہ اور خوبصورت ترجمہ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی صاحب مدظلہ کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے راقم موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تحسین پیش کرتے ہوئے۔ دعا گو ہے کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت صدیقی صاحب کے قلم کو مزید جولانیاں عطا فرمائے تاکہ قوم و ملت کو علمی خزانے سے ہمیشہ نوازتے رہیں۔

آمین ثم آمین۔

(بجاہ طہ و یس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ وسلم)

فقط: محمد منشا تابش قصوری

مدرس و صدر مدرس شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ۔ پاکستان

خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

11 جولائی 2003ء

حرفِ آغاز

اللہ والوں کی محبت و عشق یقیناً انسان کیلئے بلندی درجات کا سبب ہیں حق تو یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت و صحبت، فیض اور ان کا نقش قدم جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔
 يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ اِرْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَةً فَإِنَّ خَلْقِي فِي عِبَادِي وَأَدْ خَلْقِي
 جَنَّتِي پارہ ۳۰. ترجمہ: اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ کہ وہ تجھ سے راضی ہو اور تو اس سے راضی ہو (ایسے کر) میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آجا۔

خوش قسمتی سے ہمہ ناچیز سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی اولاد سے ہے اور ہمہ کے لبا و اجداد میں کثیر تعداد میں اولیاء کرام ہوئے ہیں اس طرح جہن سے ہمہ کو اپنے والدین سے اولیاء کرام اور بالخصوص اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات و واقعات سننے کا موقع ملتا رہتا اور اولیاء کرام کی محبت و فیض کی افادیت کا شعور نہ ہونے کے باوجود ہمہ کو اولیاء کرام کی زندگی کے متعلق گفتگو سننے میں بڑی لگن اور دلچسپی تھی دل چاہتا کہ کاش مجھے ان بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دین میں کچھ سوجھ بوجھ عطا فرمائی اور اولیاء کرام کی محبت و صحبت کی افادیت معلوم ہوئی تو یہ ذوق و شوق بھی مزید پروان چڑھا اور خصوصاً جب قرآن مجید کہ اس آیت مقدسہ پر نظر پڑی۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلٍ مِنْ شَيْءٍ
 كُلِّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينًا پارہ ۲۷

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انکی وہ اولاد جنہوں نے ایمان کے ساتھ انکی اتباع کی انہیں انکے (آبا و اجداد) کے ساتھ ملا دیں گے اور انکے اعمال میں کمی نہیں کی جائے ہر شخص اپنے کئے اور پھر یہ حدیث مبارکہ بھی ہے۔ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّهُ. ترجمہ: آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

تو ایسے لگا جیسے گرمی کے موسم میں کسی تشنہ لب کو ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ مل گیا ہو کسی مسافر کو اسکی منزل نظر آگئی ہو اور طالب کو اسکے مطلوب کی اقامت گاہ کا سراغ مل گیا ہو۔
 اس کے بعد میری محبت اور ذوق و شوق کو ایک نیا ولولہ عطا ہوا اور میرے عشق نے میرے

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا کام بن گیا ہے۔ آج اس دنیا میں نہیں توکل قیامت کے میدان میں تو اپنے بزرگوں سے شرف ملاقات ہو گا اور انکے قدموں میں جگہ ملے گی اور جب مجھے علم ہوا کہ مخدوم زمان حضرت خواجہ شاہ حافظ غلام مرتضیٰ قصوری (استاذ محترم حضرت سید بلے شاہ آف قصور، حضرت سید وارث شاہ آف جنڈیالہ شیرخان رحمۃ اللہ علیہم) اور حضرت خواجہ عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستیاں ہمارے آباء و اجداد ہیں تو یقین کیجئے کہ ان بزرگوں کے حالات و واقعات جاننے کے شوق و جنون نے مجھے دیوانہ بنا دیا اور میں اسی لگن میں ہر جگہ انکے حالات زندگی سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے متلاشی ہوا آخر کار کچھ بزرگوں کے شرف ملاقات سے بندہ کو استفادہ ہوا اور کچھ ایسی کتابیں مل گئیں جن میں ان بزرگوں کے کچھ حالات و واقعات زندگی درج تھے خود خواجہ صاحب کی جو کتابیں بندہ کو حاصل ہوئیں ان میں سے ایک ملفوظات شریفہ (حضرت غلام علیؒ) مصنف خواجہ غلامحی الدین دائم الحضور اور دوسری تحفہ رسولیہ (مصنف خواجہ غلامحی الدین دائم الحضور) قصوری ہیں بندہ نے اپنی کم مائیگی اور بالخصوص فارسی زبان پر زیادہ مہارت نہ ہونے کے احساس کے باوجود اس کتاب یعنی تحفہ رسولیہ کا اردو ترجمہ لکھتے کا قصد کر لیا تاکہ اس کتاب کے فیوض و برکات سے عام لوگ بھی فیض یاب ہو سکیں بہر حال میرے شوق نے مجھے سہارا دیا اور یہ ناچیز بندہ دن رات کی تفریق کئے بغیر اپنے کام میں محو ہوا کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ کھانا سامنے پڑا رہتا اور کئی گھنٹے گزر جاتے لیکن بندہ اس کتاب میں اس طرح مگن ہوتا کہ کھانے کو کھانا بھی بھول جاتا اور بالخصوص جب میں کتاب کے ان صفحات پر پہنچا جن پر خواجہ صاحب کی اپنے اس بیٹے کے نام نصیحت و وصیت تحریر تھی جو اس کتاب کی تصنیف کے ایک سال بعد پیدا ہونے والے تھے یعنی حضرت خواجہ عبدالرسول صاحب تو اس وقت میری توجہ کا یہ عالم تھا کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے آپ ”بھنس نفیس میرے سامنے یہ نصیحت مجھے فرما رہے ہیں۔ یہ کتاب مضامین کے اعتبار سے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں سرکار دو عالم کا حلیہ مبارک ہے اور دوسرے حصے میں سرکار دو عالم کے معجزات ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں خواجہ صاحب کی وہ کرامت درج ہے جو انہوں نے بھارت دی کہ اس کتاب کی تصنیف کے ایک سال بعد اللہ تعالیٰ مجھے پیٹا دے گا جس کا نام میں عبدالرسول رکھتا ہوں اور پھر اس بیٹے کے نام نصیحت

فرمائی۔

العرض تقریباً 03-04-1991 کو میری سعی سعید تکمیل کے مراحل تک پہنچ گئی
الحمد للہ۔

بعد ازیں ہمہ اس ترجمے کو لیکر اپنے مشفق استاذ استاذ العلماء حضرت قبلہ غلام نصیر الدین
چشتی گوٹروی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اس پر نصر ثانی فرمائی اور خامیوں کو دور فرمایا اس کے
بعد ہمہ جامعہ نظامیہ کے قابل ترین ماہر فارسی دان استاذ حضرت علامہ محمد منشا تائش قصوری کی خدمت
میں حاضر ہوئے انہوں نے بھی شفقت فرماتے ہوئے اس پر نظر ثانی فرمائی اسی طرح اس کاوش کو میرے
مشفق استاذ اور عم محترم استاذ العلماء مفتی غلام قادر صدیقی مدظلہ عالی کی نظر عمیق سے گزرنے کا بھی
شرف حاصل ہوا ہے۔

ہمہ نے اپنی طرف سے مکمل کوشش کی ہے کہ اس ترجمہ میں کوئی خامی نہ رہے لیکن پھر بھی
اہل علم و دانش کی خدمت م گزارش ہے کہ اگر کوئی اس میں کہیں کمی پیشی نو فرمائیں تو ہمہ کو ضرور مطلع
فرمائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمہ کی اس حقیر سعی کو شرف قبولیت سے
ہمکنار فرمائے اسکے پڑھنے والوں کیلئے اسے متاع دارین بنائے۔ آمین

احقر العباد

غلام مصطفیٰ صدیقی غفرلہ

03-01-2001

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
	حرف آغاز	1
۹۸ تا ۱۰۰	تحفہ رسولیہ کا اصل متن	2
۱۰۰	ترجمہ	3
۱۰۱	دعا	4
۱۰۱	آغاز حلیہ شریف سرکارِ دو عالم ﷺ	5
۱۱۰	کتاب کی قبولیت کے لئے دعا	6
۱۱۰	خطبہ شریف	7
	رباعی	8
۱۱۱	نظم	9
۱۱۴	بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد	10
۱۱۶	نعت مصطفیٰ ﷺ	11
۱۱۸	مدح بحضور غوث الاعظم جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	12
۱۲۱	رسالہ کو تصنیف کرنے کی وجہ	13
۱۲۳	صحائف آسمانی میں سرکار کے اوصاف	14
۱۲۵	ایک آدمی کا حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سرکار کا خلق دریافت کرنا	15
۱۲۷	پہلا مقالہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی عقل مبارک	16
۱۲۹	دوسرا مقالہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کلام مبارک	17
۱۳۱	تیسرا مقالہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی مجلس شریف	18
۱۳۳	حکایت	19

۱۳۳	سرکارِ دو عالم ﷺ کا حسن معاشرت	چوتھا مقالہ	20
۱۳۵	آپ ﷺ کی نرم مزاجی	پانچوں مقالہ	21
۱۳۷	آپ ﷺ کا حسن معاشرت	چھٹا مقالہ	22
۱۴۰	سرکارِ دو عالم ﷺ کی بعض عادات شریفہ	ساتواں مقالہ	23
۱۴۱		چھوٹی سی خوش طبعی	24
۱۴۱		ایک اور بات	25
۱۴۲		تیسری بات	26
۱۴۳		چوتھی بات	27
۱۴۵		پانچویں بات	28
۱۴۶		چھٹی بات	29
		ساتویں بات	30
۱۴۶	سرکارِ دو عالم ﷺ کا ازواج سے سلوک	آٹھواں مقالہ	31
۱۴۷		حکایت	32
۱۴۸		نواں مقالہ	33
۱۴۸	سرکارِ دو عالم ﷺ کا بچوں اور خصوصاً حسین سے پیار	حکایت	34
۱۴۹		حکایت	35
۱۵۰		حکایت	36
	آپ ﷺ کا غلاموں سے حسن سلوک	دسواں مقالہ	37
۱۵۲	سرکارِ دو عالم ﷺ کا حلم مبارک	گیارہواں مقالہ	38
۱۵۳		حکایت	39

۱۵۵	سرکارِ دو عالم ﷺ کی تواضع	بارہواں مقالہ	40
۱۵۶		حکایت	41
۱۵۷		حکایت	42
۱۵۸	سرکارِ دو عالم ﷺ کا فقر مبارک	تیرہواں مقالہ	43
۱۵۸		حکایت	44
۱۶۰	آپ ﷺ کی جو دوسخا	چودہواں مقالہ	45
۱۶۱		حکایت	46
۱۶۲	آپ ﷺ کی شجاعت	پندرہواں مقالہ	47
۱۶۲		حکایت	48
۱۶۵	آپ ﷺ کی پاکیزگی	سولہواں مقالہ	49
۱۶۷	آپ ﷺ کی حیا	سترہواں مقالہ	50
۱۶۹	سرکارِ دو عالم ﷺ کا کھانا	آٹھارہواں مقالہ	51
۱۷۲	آپ ﷺ کے مشروبات	انیسواں مقالہ	52
۱۷۳	آپ ﷺ کا آرام فرمانا	بیسواں مقالہ	53
۱۷۵	آپ ﷺ کا لباس مبارک	اکیسواں مقالہ	54
۱۷۷	آپ ﷺ کی انگوٹھی مبارک	بائیسواں مقالہ	55
۱۸۰	آپ ﷺ کا بچھونا مبارک	تیسواں مقالہ	56
۱۸۰		حکایت	57
۱۸۱	آپ ﷺ کی نعلین مبارک	چوبیسواں مقالہ	58
۱۸۵	سرکارِ دو عالم ﷺ کے چند معجزات	اس رسالہ کا نصف ثانی حصہ	59

۱۸۷	چاند کو شق کرنا	پہلا معجزہ	60
۱۸۹	سورج کو بعد از غروب طلوع ہونا	دوسرا معجزہ	61
۱۹۱	ایک روٹی سے اسی آدمیوں کا پیٹ بھرنا	تیسرا معجزہ	62
۱۹۲	انگلیوں سے ٹھنڈا اور میٹھا پانی جاری فرمانا	چوتھا معجزہ	63
۱۹۳	پانچواں معجزہ ایک پیالہ دودھ سے ابو ہریرہ اور اصحاب صفہ کو سیر کرنا		64
۱۹۴	چھٹا معجزہ تھوڑے سے ستو کے ثربت سے عقیل کو سیراب کرنا		65
۱۹۵	سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم پر بارش کا برسنا	ساتواں معجزہ	66
۱۹۶	ہرنی کے دودھ سے 100 آدمیوں کو سیراب کرنا	آٹھواں معجزہ	67
۱۹۸	ابو ہریرہ کی کھجوروں میں برکت	نواں معجزہ	68
۱۹۹	جابر بن عبد اللہ کی کھجوروں میں برکت	دسواں معجزہ	69
۲۰۰	پتھر سے درخت اگانا	گیارہواں معجزہ	70
۲۰۲	اونٹ کی پشت سے درخت اگانا	بارہواں معجزہ	71
۲۰۳	کھجور کے درخت کو بلانا	تیرہواں معجزہ	72
۲۰۴	شاخ سے اصل تلوار بنادینا	چودھواں معجزہ	73
۲۰۵	ٹہنی کو شمع بنادینا	پندرہواں معجزہ	74
۲۰۶	ابو جہل کے ہاتھوں میں سنگریزوں کا کلمہ پڑھنا	سولہواں معجزہ	75
۲۰۷	ایک پتھر کا پانی پر سے تیر کر آنا	سترہواں معجزہ	76
۲۰۹	سرکارِ دو عالم ﷺ کو جانوروں کا سجدہ کرنا	اٹھارہواں معجزہ	77
۲۱۰	بارگاہِ نبوت میں گدھے کا حاضر ہونا	انیسواں معجزہ	78
۲۱۳	ہرنی کی مشکل کشائی فرمانا	بیسواں معجزہ	79

۲۱۳	سوسمار (گوہ) کا گفتگو کرنا	اکیسواں معجزہ	80
۲۱۶	دیوانے اونٹ کا شفا پانا	بائیسواں معجزہ	81
۲۱۸	حضرت ابو ہریرہ کو قوت حافظہ عطا کرنا	تیسواں معجزہ	82
۲۱۸	حضرت زیدؓ کو حسن عطا فرمانا	چوبیسواں معجزہ	83
۲۱۹	بوڑھے کو جوانی عطا فرمانا	پچیسواں معجزہ	84
۲۲۰	آپ ﷺ کے حکم پر ہوا کا اونٹنی کی مہار پکڑنا	چھبیسواں معجزہ	85
۲۲۰	ایک دن کے بچے کا آپ ﷺ کی گواہی دینا	ستائیسواں معجزہ	86
۲۲۱	مردے کا گواہی دینا	اٹھائیسواں معجزہ	87
۲۲۱	آپ ﷺ کا اپنے والدین کو زندہ کرنا اور اپنا امتی بناانا	انیسواں معجزہ	88
۲۲۲	لڑکی کو زندہ فرمانا	تیسواں معجزہ	89
۲۲۳	بکری کو زندہ فرمانا	اکتیسواں معجزہ	90
۲۲۳	حضرت معاذؓ کا برص کی مرض سے شفا پانا	بیسواں معجزہ	91
۲۲۵	حضرت قتادہؓ کو صحت یاب فرمانا	تینیسواں معجزہ	92
۲۲۶	سلمہ بن اکوع کا شفا پانا	چوٹیسواں معجزہ	93
۲۲۷	مصنف کی سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں التجا		94
۲۲۸	اپنے بیٹے کے لئے نصیحت جو اس کتاب کی تصنیف کے ایک سال بعد پیدا ہوگا۔		95
۲۳۷	مصنف کی بارگاہ ایزدی میں دعا		96
۲۳۸	قصہ کی مثال		97
۲۴۰	عرض مترجم		98

۲۴۳	متن کرامت غوث الوریؒ شیخ عبدالقادر جیلانی	99
۲۴۹	ترجمہ	100
۲۵۹	کتاب کے مصنف حضرت مولانا خواجہ غلام محی الدین صدیقی	101
	قصورى دائم الحضورىؒ کے حالات زندگی	
	آپ کے خاندان (خاندان صدیقی) کی چند دیگر روحانی و علمی شخصیات	102
۲۶۹	حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ قصوریؒ	103
۲۷۰	مخدوم زماں حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قصوریؒ	104
۲۷۶	حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیمؒ	105
۲۷۷	حضرت مولانا خواجہ عبدالرسولؒ	106
۲۸۲	حضرت علامہ مولانا غلام دستگیرؒ	107
۲۸۵	حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ	108
۲۸۶	حضرت مولانا حاجی عبدالرحمن صدیقی قادریؒ	109

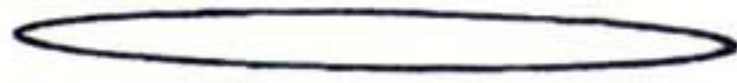
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفریظ جمیل

پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری

دامت برکاتہم العالیہ۔

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (رحمۃ اللہ علیہ)



حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ غلام مصطفیٰ صدیقی زید مجدہ کی یہ فیروز بختی اور سعادت ابدی ہے کہ انہیں قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایمان افروز روح پرور تصنیف لطیف "تحفہ رسولیہ" کے مکمل ترجمہ کرنے کی اولین نعمت نصیب ہو رہی ہے۔ جو سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعلمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے حلیہ مبارکہ اور معجزات باہرہ پر مشتمل ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا الموصوف کی اس علمی خدمت کو قبولیت کا شرف اور قلم کو مزید برکات سے

بہرہ مند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

دعا گو: میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری غفرلہ

خادم آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت شیر ربانی علیہ رحمۃ

یک شنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ 21 جون 2003

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بار خدایا تو بکن یاریم
 نظم کنم حلیہ محبوب تو
 از کرم خویش باخر رسان
 از دو جہاں طالب و مطلوب تو
 چاشنی از خوان قبولت چشماں
 آغاز در بیان حلیہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
 رنگ نبی سرخ و سپید آمدہ
 گشتہ ملاححت بصباحت قرین
 راس معلاش بزرگ و عظیم
 موئے سراو نہ فردہشتہ تر
 جعدور جل بودنہ سبط و ققط
 شعر سر آن سر ارباب ہوش
 داشتن موئے سر از سنت است
 بود کشادہ ز کرم روئے او
 بودر گے بر سر در ایرو رویش
 لونی دو ابروش ز سنبل دقیق
 جائے یکے ضد دو قیلہ آمدہ
 جامع این ہر دو شد آن شاہ دین
 مخزن اسرار خدائے کریم
 نے کہ سختی بہم آغشتہ تر
 خیر امور آمدہ امرے وسط
 گاہ بدوش و گہی بودی بگوش
 حلق دربارہ ز نبی ثابت است
 چین نہ کسی دیدہ برابر وی او
 گاہ غضب پر شدی زوا برویش
 لعل لبش خندہ زنان بر عقیق

قول الذی یعنی کہ گفتش پسند
 مختل از سرمه مازغ بود
 بود بغایت سینه و دلستان
 موئی شگافنده اسرار دین
 بود برابر نہ درون و برون
 دشت قضاو قدرش ماشطه
 جنم غفیر اند بعد دمش بیاب
 زین سبیش سنت تبوی بگو
 بیست نہ بالانہ کم ازہست و شش
 معنی این آیت و الیل بود
 طرفہ کہ شد مجمع لیل و نہار
 لطف صفائیش برون از مقال
 در دو کتف مائل ایسر بہ یمن
 باہمہ موئی سیہ آراستہ
 بیضہ حمام بدو رنگ آل
 نیست دگر کس کہ مراد از صدست

سیف الف یعنی کہ پیسنی بلند
 چشم بزرگش کہ چونرگس نمود
 مردم آن مردم چشم جہان
 گوہ دنداننش چوں دندان سین
 لالہ رخسارہ آن رہنمون
 موئی محاس بہم و تہ بہتہ
 ہست خلاف علما در خضاب
 امر خضاب است محقق ازو
 موے سپیدش بسر ولحیہ اش
 زلف مبارک کہ سیاہ ذیل بود
 زلف چو شب روشن چوروز بہار
 گردن او گردن آہو مثال
 مہر نبوت تہ گردن مکین
 بودیکے عذہ زتن خاستہ
 ہست روایت و گرامی ذوالکمال
 رقم بر آن بودی خدا واحدانست

خاطر تست ای شه منصور ما
 صاف تراز نقره بگد اخته
 ماؤ من باد فد ابابدر
 معتدل اعضای تماش بدان
 راحتہ اوسع من خارفقین
 حاتم طائی بسخاپست او
 ہر دو یکے تختہ قائم شدند
 جز خطے از سینہ او تابناف
 نیز عالی صدرش ای اخو
 نقل نمودم از مدارج صریح
 ہیچ نہ ثابت شدہ از قص و حلق
 نخل قدش راشنہ آمدہ
 زان ہمہ رگماش عیاں می نمود
 زان چہمتش گوشت کم بودہ است
 پارگی ونیز نبودش شکاف
 کہ نہ خمش بود بھف و وپاء
 لیک روایت وگر آمد متین

روے بجن ہر طرف ہر کجا
 نیست کہ آن پشت کسی دین ساختہ
 مفصل او ضخیم عریض الصدر
 امباعد سیمینیش سطرہ کلان
 کان رسول اللہ طویل الیدین
 سرور کافور کف دست او
 سینہ و شکم کہ برابر بدند
 ہیچ نہ مو بود بدن بود صاف
 در موی باز و کف و ساق او
 ہست روایات عمیم و صحیح
 در موی عانہ کہ نہان بدز خلق
 ساق کہ باریک و لطیف آمدہ
 پاشنہ اش صاف چوبلور بود
 دورہ حق عقب کہ مے سودہ است
 پای زبالاش بسی بود صاف
 بشنوی اے دوست بسمع رضا
 ہست زو ہریرہ روایت چنین

خنصر پا از دگر انگشت پائے
 جابر بن سمره چنین گفته است
 لیک چنین مشترست ای خلیل
 محض خطا هست و غلط نادرست
 ای حجرکان ثقاست و متین
 تمام قدش سرده باغ خدا
 معجزه اش بود که در وقت جمع
 سایه نبودش بزین ای فلان
 بود بر رفتار نبی تیز رو
 چون براه اندر شدی آن راه دان
 گفتی که خالی بکنیدم ز پس
 عرق تنش طبب ترازو چین
 غاظ و خون بول نبی طاہر است
 در شب تاریک یک آزاده مرد
 شام و دلش صبح شد و پاک شد
 آنکہ چنین فضلنہ اونادر است
 سن شریفش پوشده بیج تام

بود طویل و بد رازی گرائے
 گرد شکوک از دل ما رفته است
 کا صبح و سبابہ دستش طویل
 نیست روایت نہ قوی و نہ ست
 گفته چنین است مواہب بین
 فاختر ام من دل و جانم فدا
 از ہمہ بالا بنمودے چو شمع
 سایہ ندیدست کس از روح و جان
 تیز روی نے کہ رساند بدو
 خود پس و اصحاب ز پیش دوان
 در پس من هست مالک چند کس
 فضلہ و گرما بہین حکم بین
 گفت چنین آنکہ بدین ماہر ست
 بول نبی باشہ آشام کرد
 جملہ تنش صاف و عطرناک شد
 ذات مبارک چو بود بر ترست
 کبک مثل کرد بخت خرام

از پس خود دین خدا ماند رفت
 از من و از جمله صلوات سلام
 کرده امش نظم الف تا بیا
 در قلم آمدنہ اران پیش و کم
 نعمت عظمیٰ ست کہ من یاقتم
 از ہمہ آفات امانش بود
 حلیہ شریفش کہ علیہ السلام

داعی حق بود بحق خواند رفت
 باد بر و تا دام روز قیام
 صورت بشریش کہ شد خط ما
 وفق روایات صحیح اے صنم
 در طلبش شام و سحر تا قتم
 جائیکہ این حلیہ مبارک بود
 در ہمہ جا ہست موثر تمام

در مناجات بجناب رب الارباب و خاتمہ کتاب مستطاب

ساز مشرف بجمال رسول
 معرفت خویش نصیبم بجن
 جاں زتم ہمراہ ایمان بر آر
 از کرم خویش بسویش نگر
 نام گرامیش بود مصطفیٰ
 وہ کہ بایں حلیہ محلّہ شدہ
 زین دو مکرم کنش ای ذوالکرم
 در سن یک الف دو صدیست و پنج
 ہست غلام ملک محی الدین

بار خدایا بطفیل بتول
 دور میند از قریم بجن
 کارکنان حسب شریعت مدار
 ہر کہ دریں حلیہ گمار و نظر
 خاصہ کہ آن معدن علم و حیا
 باعث این نظم معلّٰی شدہ
 طالب علم ست و عمل نیز ہم
 نظم شدست این گہر نقل سنج
 تاظم این از سر صدق و یقین

این نور چراغی الدین را
تا روز قیامت فروزان
این کار مرا تو بے ریا کن
تا روز قیامت آیدم کار
مفتاح شود برائے جنت
دربار زرگاہ نبی رساند
تاریخ تمام این رسالہ
شد لفظ چراغ کے حوالے

دین مردم دیدہ یقین را
ہم سینہ حاسدان بسوزان
مقبول جناب مصطفیٰ کن
گرد سپرم ز صولت نار
حاصل شوم بقا قربت
من معد غم بدل نماند
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہست و لیل وہ دار نعیم
تاج سر سبع مثانی ست این
مطلع دیوان ثنائی خدا
آنکہ مرد راست بقائے ابد
مردہ صد سالہ کند زندہ او
اوست نمود از ہمہ تحت و فوق
مظہر اسرار و صفاتش ہمہ
مربدل اندر ہمہ بنہادہ اوست
شیر ولان شیفتہ زور او

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سر نہان گنج معا نیست ابن
مدخل ایوان عطاء خدا
خالق کل رازق ہر نیک و بد
جملہ بنا باقی و پایندہ او
اوست نمود از ہمہ ذوق و شوق
ہست نہ کس ہستی ذاتش ہمہ
قوت ادراک بسر دارہ اوست
صف شکن شیرلان مور او

81080

عمره اللہ ابے نفع صم

مولد او مسکن او در قصور

رباعی

نور بصر اند وانر سر
و ایشان بدر خدائے اکبر

اصحاب نبی و آل سرور
ہر کس زدہ سلقہ بر درستان

نظم

ز زاد راہ روز رختیرست
بیتے و عبارت ست صافی
اخلاق نبی و معجزات ست
کایں غرضش نمودم آسان
خاقانی و انوری نظامے
ہر یک سخنے نہ گفتہ گفتہ
از حکمت حق نہ عادت این یافت
مخصوص سعادت این گدار
رب ست کہ نبی سبب نواز
نوریت کہ ظلمت از جہان برد
برتر از خیال و از گمانہا

این تحفہ کہ ابر فیض ریزست
وزن ست سعوی قوی قوانی
مطبوع دل و موجزات است
طالب نشود از و ہر اسال
بسیار سخنوران نامے
ہر یک گوہرے نہ سفتہ سفتہ
لیکن نہ کسی سعادت این یافت
حق کرد ز لطف آشکارہ
تا فضل خدا سبب نہ سازد
حقا کہ مبین تو تحفہ را خورد
این نور زمین و آسمانہا

چشم خرد راست بصارت ازد
 پیکر هر پاک بتصویر اوست
 مغز همون پوست همون ساختست
 صورت رفعت که بافلاک داد
 مشت زمین راز فلک برگزاشت
 جمله باقرار الهیت اش
 جمله زبان های جهان اند لال
 باغ جهان راست نصارت ازد
 روح به تن بسته بتقدیر اوست
 خصم همون ده است همون ساختست
 معنی آل جمله باین خاک داد
 هم ز فلک هم ز فلک برگزاشت
 کس نه شده مدرک ما همیشه
 در صفت پاک خدا ذوالجلال

در نعت سید المرسلین و خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ علیہ

و علی آل من الصلوٰة افضلها و من التحیات اکملها

پاک محمد که شاه انبیا است
 باز سپیدست بر اوج وجود
 هد هد او هست سلیمان راو
 امی و عالم شده عالم ازو
 خلعت لولاک بنیر یافته
 خواجه ماما همه در بند او
 باه در و دوش ز خدا صبح و شام
 در صف مرخان خدائی هاست
 لعل سپیدست زکان و دود
 بلبل او یوسف عبری نهاد
 راه خدا راست معالم ازو
 تاج لعمرك بسرش تافته
 زهمه رو تافته خور سند او
 بروی او بر آل و اصحابش تمام

خاصہ بران افضل یاران او
 یو بحر آن بکرہ اصلش ندیم
 فضل خدا یافتہ صدیق شد
 باز بر آن صاحب فضل الخطاب
 میر جہان عادل و فاروق حق
 یار سوم معدن علم و حیا
 حضرت عثمان غنی خاص او
 یار چہارم کہ علی مرتضیٰ است
 شیر خدا مرد بمیدان دین
 ہر کہ بیک کرد خلاف از چہار

عاشق او نشہ باران او
 ثانی اشنین رفیق و قدیم
 قاتل ہر کافر و زندیق شد
 رائی شریفش یو فاق کتاب
 کرد دل کفر بدرہ و ر شق
 جامع آیات کلام خدا
 ذرہ صفت والہ و رقاص او
 جان و تنم بر تن و جانس فداست
 رو مردود کہ باشد بکین
 باد بر و لعنت حق بے شمار

بمدح جناب غوثیت مآب محبوب سبحانی شیخ حقانی ابو محمد

سیدی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ

پیر جہان مرشد من محی الدین
 نور دو عینین وصی رسول
 شاہ شریعت بطریق امام
 جنم نبوت مجد شد عطاء

دامنش از صدق گر فتم متین
 سرد سرور ملقب بتول
 شمس حقیقت بمعارف تمام
 داد خدا تاج ولایت وراء

رقتش و آمدن از باب سر
 بانو دو تشع الہی صنم است
 روح نہ در لطف جو جسمش بود
 او نہ بجز عجز متاع خرید
 او سر بر سر افسر نهاد
 بر کتف جملہ ولی پائے او
 حلقہ بگوش در او کیقباد
 روز و شبان ست رضا جوئی او
 باد مسیحا زدم او عیان
 سگ منشا مند عداوت درش
 صنعت صنعان ہمہ برباد کرد
 از نظر لطف چو سینا نمود
 خطبہ جیلان عربش باغ داد
 نور دہ عالم روحانی ست
 طالب افضال مزید ویم
 قاصر م از نعمت شکران او
 تحفہ رضوان الہیش باد

سردش زاہل سران مستتر
 نام کرامیش کہ اسم اعظم است
 اسم خدا جز و زاشش بود
 قدرتش از قادر مطلق رسید
 انس و ملک بر قدش سر نهاد
 ذات خدا طالب ارضائی او
 والی اطراف دوی العباد
 حاتم طائی ست عطا جوئی او
 آب خضر زیر لب او نہان
 شیر کشانند سگان درش
 غیرتش از قہر چو بنیاد کرد
 سینہ شب رو کہ شب تار بود
 مشرق آن شمش سپر سد او
 مغرب آن مشرق نورانی ست
 منہ ز آغا ز مریہ ویم
 روز و شہم غرق در احسان او
 از من دلشاد و لش بادشاد

باعث تصنیف این رسالہ شریف

کای بکاسل شدہ خو پذیر
 خلق نبی پاک بیان ساختے
 ترک فسوں خوانی و افسانہ کن
 آنچہ نہان ست عیان کن ہمہ
 نوز خورشیدہ این خاک را
 ہست سواست ز قلیل الحال
 قوت اظہار تماش کجا
 گاہ زکواہ قاف بیان چون کند
 چونکہ بکل نیست جز دست گیر
 جرہ چشال از عم صہائے او
 گر بکنم بذل سواست خطاست
 ہوش خردرفت درین جستجو
 بزم سخن پروری آراستم
 حاضر وقت اند بنزد ضعیف
 عقد و راریہ کہ مہیا کنم
 زود ازین عمدہ بر آیم برون

شق من آورد پیام از ضمیر
 شش کہ در راہ وفا تاختے
 ال بیہمت مردانہ کن
 لقی نبی پاک بیان کن ہمہ
 لم بجن خلق نبی پاک را
 تمش ای طالب صادق مقال
 ق نبی خواندہ ^{عظمش} خدا
 ہ خورشید نہان چون کنند
 ت کہ ای معتدر دل پذیر
 ن بلب آمد ز تمنائے او
 نش اکنون کہ سواست بجاست
 نکہ مرشد بدل این گفتگو
 ست کمر بستم و برخاستم
 نرت احیاء مواہب شریف
 اص درین ہر دوے دریانم
 ل خدا گر شودم رہنمون

لطف نبی پاک چو رهبر شود معسر من جمله میسر شود

در بیان آنکه جمله صحائف که از آسمان رسیده اند

مضمن اوصاف آن نور دیده اند

جمله صحائف که رسیده از سما هست در آنجیل بزبور در کنیت و اسما نعوتش همه گفت بتوریت خدا آنچه آن بعت کنم سوی جهان یک رسول بنده مختار من و نرم دل عربی و قرشی و نبی هاشمی احمد محمود محمد بنام رحمت کل خاتم و خیر الرسل شستن اطراف وضویش بود وسط کند بندش نه بند را نیک کند مشورت کارها مولد او مکه و ملکش بشام هست در آن ذکر نبی پاک را جمله اوصاف نبی مستظر عزوه و حج و نطق و سکوتش همه که چو شود دوره آخر زمان شاکر و صبار و حلیم و جمول سخت ولی گشته از و مضحک کفر کند دور و کجی و کمی اکرم افضل ز جمیع الانام صاحب لولاک و امام السبل خستن دلهانه ز خویش بود با همه کس عام کند پند را کم کند آوازه بازارها هجرت او طابه علیه السلام

رفتن یکے شو قسرات خدمت صدیقہ حمیرا پر سیدن

از تفصیل اخلاق آن سید ہر دوسری

پیش حمیرا بزبان سنول
خلق نبی کن بہ یتیمان بیان
حضرت قرآن تو خواندے مگر
خیز بایں عروہ بزبان ہر دودست
احسن تادیب ازاں پس نخواست
گفت ز تادیب وی خلغم حسن
بہر جہان صاحب ارشاد شد
کرد بیان جملہ اخلاق پاک
و آنکہ ز محبوس درین خاک ماند
وای بر آن کس کہ نکولش نمود
ہست عدیم المثل اول المراد
یافتہ زان کام دلم شد و شیر

رفت یکے عاشق ذات رسول
گفت کہ ای مادر من مہربان
گفت کہ ای شائق شورید سرور
خلق نبی جملہ بقران درست
او نبی گفت نبی در میان
یعنی ادب و او مراد رب من
چونکہ ز تادیب خدا شاد کند
از پی تادیب جہولان خاک
آنکہ پذیرفت بر افلاک راند
ای خنک آن کس کہ قبولش نمود
خلق نبی راچہ توان شرح داد
جملہ اخلاق نبی بے نظیر

مقالہ اولی در بیان عقل آن صادق النقل صلی اللہ علیہ وسلم

عقل بود نوردہ روح تن

عقل بود مبدا خلق حسن

در ره اخلاق حسن پیشتر
 کرد بصد بخش هویدا نمود
 بخش یکی اہل سما خاک را
 عقل ہمنہ خلق چو یک دانہ زان
 عقل کل و عقل معاد و معاش
 عقل معاوش کہ تواند ستود
 عشر عشیرش بجهان ہم نداد
 از خروش لیل جهان رور گشت
 یافتہ تعلیم رام الکتاب
 اہل شفاوت شدہ از وی سعید

ہر کہ در و عقل بود پیشتر
 خالق کل عقل چو پیدا نمود
 یک کم صد داد نبی پاک را
 عقل نبی ہست چور یک جہان
 از پے تعلیم جہان شد عطاش
 عقل معاوش زہمہ پیش بود
 عقل کہ اندر دل پاکش نہاد
 اہل طلب را خرد آموز گشت
 امی و عالم شدہ زد علم یاب
 جملہ جہان را بخدا در کشید

مقالہ ثانی در بیان کلام آن وحی آسمانی کہ ثانی

سبع المثانی ست صلی اللہ علیہ وسلم

افصح و اعلیٰ و بدیع انظام
 اقرب البعد بہ برابر شنید
 بر رواش عقد درو گوہرے
 گاہ بیک کلمہ مکرر بدے

بود کلاہ شہ عالی مقام
 جامع دلجوی دبیر و شدید
 واضع و مفصول زیک دیگرے
 کلمہ بجفستی و متوقف شدی

کشتی باز آن نام دل منته
شعله نور از دہش بر شدے
بود در اصفا ہمہ کس طامع
معجزہ اش بود علیہ السلام

نغمہ اش از نغمہ د اود بہ
چونکہ نبی پاک سخنور شدے
سیر نمی کشت از ان سامع
کرد بہر کس بزبانش کلام

مقالہ ثالث در بیان مجلس آن سید جن وانس

صلی اللہ علیہ وسلم

جز باجاست کشادند لب
خامشی جملہ چو تصویر بود
یا کہ نگاہے بچند سو بسو
جملہ سرا فگندہ شدندے قبول
تخم سعادات بدل کاشتے
ہیج کس آواز بر آواز او
لرزہ گرفتی و مدہش شیدے
انس گرفتی نشدے منقطع
در دل او میل امیران نبود
بود بہ نزدیک نبی پیشتر

مجلس او مجلس علم و ادب
مجلس تالیف نہ تقہیر بود
طاقت کس نے کہ کند روبرو
چون سخن آغاز نمودی رسول
ہر کہ شنیدے بد لش داشتے
رفع نے کرد زاعزاز او
ہر کہ ز نو داخل بز مش شدے
چونکہ شدے محتلط و مجتمع
صحبت او جز بفقیران نبود
ہر کہ تبقوی خدا پیشتر

توبہ نمودے و دعا خواستے
زود رسانید بہر یار من
وحی خدا ثانی ام الکتاب

چونکہ ز مجلس بہ بردن خاستے
گفتی مخضار کہ گفتار من
ہست حدیثم ہمہ دین رالباب

حکایت

لطف نمودی و نشاندی حضور
رحم نمودی و بہ بخشید لیس
کرد ازین خلق جہان را شکار

چونکہ غریب آمدے از راہ دور
نام وطن عرف بہ پرسید لیش
رنجہ نکروی دلش از ہیچکار

مقالہ رابعہ ازین کتاب در بیان حسن معاشرت آن فیض

نصاب باصحاب

کامدہ یک شخص مسافر جہول
کرد کمیز آن ز تمیز اجنبی
از پئے تعزیز بر و تاختند
خستین دلہای غریبان بدست
دلو بر یزید ز آب طہور
خلق خدا داد مخیر البشر

بود نشیندہ بمسجد رسول
در صحن مسجد پاک نبی
صحبت چو دیدند شغب شاختند
گفت نبی پاک کہ اہل نشست
زود در آنجائے نجاست ظہور
پاک شود چہشت درین شور و شر

مقاله خامسه در بيان ملاطفت آند لیل حائر ان ما از بر ان صلی الله علیہ و آله

خاطر آئنده بے جنت شاه
 گاه بساط از تہ خود بر کشید
 هر چه که موجود بدستہ طعام
 چونکہ کسی آمد و او در نماز
 حاجت او جمله روا ساختہ
 تا کہ نغد داشت بسویش نگاه
 کردی بر آن زائر خود راقعید
 پیش خورانی دی دانگہ کلام
 گوته ہے کرد نماز دراز
 باز بہ تسبیح بہ پرداختہ

حکایت

بود نبی پاک نشسته پگاہ
 چادر خود زودت تہش گستر اند
 خدمت او جمله سجا آورید
 آنکہ بد از رحمت حق چون سحاب
 ہر کہ بہ بینید کہ حاجت درست
 تا کہ کنم حاجت او را روا
 دایہ یک زورہ اش آمد ز راہ
 خاست بہ تعظیم برویش نشاند
 سیر خورانیذ فراوت و ثرید
 گفتہ بد از شفقت خود باصحاب
 نزد من آرید گرفتہ بدست
 اجر بیانم ز جناب خدا

مقاله سادسہ از یں کتاب در بیان حسن معاشرت آن فیض

نصاب باصحاب

بود باصحاب تبسم نما
 از دل محزون گرہ غم کشا

قہقہہ باواز او را نبود
 چین مجبین ہیچ گہانش نبود
 شفقت او بود بہر یا دیش
 داشت گمان در دل خود ہر رفیق
 عادت شد بود کہ ہر صبح گاہ
 حال ہمہ صحب یکایک تمام
 چونکہ کسی گشت مریض از بیان
 کرد تسلی کہ تراباک نیست
 چونکہ تبقدیر خدا بے نیاز
 بعد فراغت ز نماز و دفن
 شاہ کہ پاداش بدی بد نکرد
 ہر چہ نہادند بہ پیش آن زمان
 ور کہ بدے روزہ داران اہل راز
 ہمہ دست باصحاب سب
 گاہ باصحاب و دیدی برون
 گہ خودہ گہ صحب برقتندیش
 شاہ رسل چون عجب می شنود

غایت ضحک آنکہ نواخذ کشود
 چین ز جبین ہمہ عالم کشود
 دیدن او مرہم دلہای ریش
 نیست چومن بردگران شد شفیق
 بعد فراغت ز نماز پگاہ
 کردی تفقد بہ فصیح الکلام
 گشتی پنے بر شش او خود روان
 کس چو مریضان زگنہ پاک نیست
 مرد کسی کرد براد خود نماز
 خواست بر او مغفرت از ذوالہن
 دعوت مسکین و غنی رد نکرد
 خورد و دعا کرد بر آن میزبان
 کردی در آن دو رکعت نماز
 کرو ز آلودہ بانفاش لب
 گہ بجرم خانہ باہل درون
 کرد ازین خلق حسن گرگ میش
 ہر دو کف دست برہنہ نمود

اصبح ایہام زدست یمین
ہست ہمیں عادت اہل عرب
ارکف چپ دست نہاوی یقین
وقت سماع سخن بو العجب

مقالہ سابعہ ازین رسالہ بعضی از مطائبات آن محبوب

چہارده سالہ

گاہ اصحاب نمودی مزاج
گفتی کہ طبیب بختم و لفرودغ
گاہ نہ اصحاب شنودی مزاج
لیک نہ گوئم سخنان دروغ
طیبت من طبیبت و ذات الحکم
دافع امراض و شفائے سقم

مطائبة ادنیٰ

زال زنی آمدہ نیکو سرشت
گفت نبی پاک کہ اے خوش بیان
گفت دعاکن کہ روم در بہشت
زال نہ ہرگز رود اندر جنال
گفت علاجے نہ بتقدیر حق
گفت نبی پاک مخور غم چنین
منتظر رحمت غفار باش
پیر شود روز قیامت جوان
زال چو بشنید دلش شد و شق
خفتہ دلی چیست کہ بیدار باش
ازان خوش رود اندر جنان
خانہ ویرانہ اش آباد شد

آخری

آمدہ یک زن بہ حضورِ رسول
گفت نبی پاک رسی با امید
عرض نموداے شہ عالی نثراد
خندہ زنان گفت نبی تیز ہوش
چشم بجز رنگ سپیدی کہ دید
کرد ز شوہر بحضورش مقول
شوہرت آن ست کہ چشمش سپید
چشم سیاہ است سپیدش مباد
سرخن را چونیا بی خموش
چشم سیاہ جملہ خدانا فرید

آخری

گفت بیک سادہ دلی بے ذکا
سادہ دل از فکر فرد کرد سر
گفت چو آن سادہ دل از ہوش شد
خواہر خال توچہ باشد ترا
کرد تبسم شہ عالی قدر
مادرت از یاد فراموش شد

آخری

آمدہ نزدیک وے اعرائے
رفت کہ تازو دسوالش کند
صحب نمودند کہ ای باسوال
چونکہ باینند بحال طرب
گفت گذارید نباشد غم
از پئے حاجت شدہ بیتابے
بچہ بدامان نوالش کند
شاہ رسل راست مخاطر ملال
باز بیا ہرچہ کہ خواہی طلب
خاطر شاہ شاد کنم در دے

گفت کہ ای شاہ مبارک نہاد
 صدق بیانات تو احباب تو
 مالک اطراف شود بے گمان
 در کشد از جملہ طعام و شراب
 اطعمہ و اثر بہ سیرش دہد
 گشتہ ازین قصہ دلم تارتار
 لعنت حق باد بر او کیش او
 لحظہ مصدق شوم اور انگر
 بہ مکذب شوم اور اشتاب
 شاہ رسل زین سخن خوش شکفت
 دل بخدا دار خدا یار تو
 کلمہ تمجید خوان در زمان
 گریہ چہ باش قوی شیر دل
 حاجت خود خواست بمطلب رسید

آخری

گفت بہ بوہرہ کہ ارکب معی
 بوہرہ افتاد و نبی تیز ہم

رفت بہ تعظیم و زمین بوسہ داد
 شد خبرم طرفہ ز اصحاب تو
 اینکہ چہ و حال رسد در جہان
 دعوی خدای بچند آن خراب
 آنکہ مرورا امخدائے نہد
 وانکہ نہ او گرسنہ گردو نزار
 دار رواتاکہ روم پیش او
 از پئے نان و آب بمکر و عزز
 چون خورم سیر طعام و شراب
 ساوہ دل این قصہ چو در پیش گفت
 گفت کہ لالہ بکن ای کار تو
 چونکہ تو محتاج شوی سوی نان
 جو شود و در شوی سیر دل
 چونکہ دل شاد رسل شاد دید

گشت ہمر کوب چور اکب نبی
 دست ابوہرہ گرفت از کرم

باز نبی گشت بسرعت سوار
 چونکہ نبی دست کشیدش بزین
 بار سوم دست کشیدن گرفت
 گفت ابوہرہ کہ روحی فداک
 خود قسم و باز ترا افکنم
 خندہ زنان گفت نبی خیر خیر

گفت بہ بوہرہ کہ دستی بیار
 باز فتادند دوتن بر زمین
 بوہرہ ازہم رمیدن گرفت
 باز مکش دست کہ گردم ہلاک
 زانکہ تماسک نپذیرد تنم
 شاہ دلت باد مبادات گزضیر

آخری

بود در اصحاب شہ انبیا
 ماندہ در خورشدم پای ریش
 گفت نبی ہرچہ وہم دل پذیر
 گفت کہ چہ بچکار آیدم
 گفت نبی پاک تبسم کنان

سائلے آمد کہ بنام خدا
 یخشتری بخش کن از غیر خویش
 می کنت را کب ابن البعیر
 چہ چسپان حامل باز آیدم
 چہ اشتر بود اشتر کلان

مقالہ ثامنہ در بیان معاشرت آن حلیم جمول بازواج

مطہرۃ الذیول صلی اللہ علیہ وسلم

عائشہ گوید کہ رسول کریم
 ہچکہ آن خاطر مارا نخست

بود ہما بر سر خلق عظیم
 از پے خدمت کمر خود بہ بست

جامہ و تعلین چو شد پارہ دوخت
 ہر چہ کہ دادیم نخوردی شتاب
 گفتے کہ شد نیت مادر صیام
 گاہ گہ افسانہ گفتے رسول
 ذاکر حق بود مسا و صباح
 داشت ہی بازی بعت حلال
 بہر لعب پیش حمیرا نشاند

شیر بد و شیدی آتش فروخت
 خوردنہ طلب کرد طعام و شراب
 گر نہ بدے بیچ بخانہ طعام
 عائشہ را چونکہ بدیدی ملول
 منع نمیکرد ز لعب مباح
 از پے صدیقہ چو بد خورد سال
 دختر کاز از اسر مہر خواند

حکایت

رقص نمودند و سنان بازیے
 گشت نہ زان خاطر پاکش ملول

اہل جلس چند جوان غازیے
 در حرم مسجد خاص رسول

بل بجمیرا بنمو دست خود

عقدہ اشکال کشودست خود

مقالہ تاسعہ در بیان اشفاق آن سید الکونین

بہر صبی خصوصاً بہ حسنین رضی اللہ عنہم

بیشتر از مادر و پیش از پدر

بود بر او شفقت و مہرش مزید

مہر نبی بذبحسی پیشتر

خاصہ کہ چون بودی ضیع آن ولید

داد نخوردان و پس او خویش خورد
زانکہ دو بودند چو نور البصر
گاہ بہ پیشانی و سر بوسہ داد

میوہ نو چونکہ کش پیش برد
بود حسین بسی مہر در
گاہ زبان در دہن شان نہاد

حکایت

کرد بدودوش حسن را سوار
خوش نشدہ را کب خیرا نام
صاحب سرست و ذکی باہش ست

رفت بازار نبی بہر کار
دید چو صدیق بگفت اے غلام
گفت نبی تیز کہ را کب خوش ست

حکایت

صحب ہمہ صف بصف اندر قیام
شاہ شہیدان و سعیدان حسین
کرد ملک زادہ بگردن قعود
تا کہ پس از دیر شداد خود جدا
خود پچنین حال چہ چالاکی ست
این دو گل انداز ہمہ دنیا مرا
اصل ز نور اند نہ ز آب و گل اند

بود نبی پاک بروزے امام
آمدہ شہزادہ نور دو عین
رفت نبی چونکہ بسوے سجود
سر بز مین داشت رسول خدا
صحب بگفتند کہ بیباکی ست
گفت کہ یاران من اہل صفا
راحت روح اند و سرور دل اند

ہرچہ کہ ایشان بختد آن روا
ہست مرادم ہمہ ایشان رضا

حکایت

بود یکے روز حسنینش بر
گفت یک ای تاج سر مرسلین
گاہ نہ من بوسہ بسر کردہ ام
گفت نبی پاک کہ ای گوشہ گیر
عادت او نیست ز عادات ما
بوسہ ہمیداد رسولش بسر
ہست مرا چند نبات و نمین
گاہ یکے را نہ بیر کردہ ام
ہر کہ نہ اورحم کند بر صغیر
بہرہ نیا بد ز سعادات ما

مقالہ عاشرہ در بیان حسن معاشرت آن امام

بغلامان و مخدوم صلی اللہ علیہ وسلم

بود انس خاص ز خدام شاہ
کہ نہ نبی گفت در شتم سخن
گرچہ خطارفت ز من کارہا
تا کہ نبی پاک بما بودہ است
رحم ہے کرد صعلیک را
سخت نہ در کار دو انید شبان
گفت کہ وہ سال بدم در پناہ
گاہ نکر دست بمن کن مکن
عفو نمود دست نبی بارہا
غیروہ عفو نہ پیمودہ است
خاصہ غلامان و کالیک را
ہرچہ کہ خود خورد خور انید شان

جملہ ممالیک خود آزاد کرد خاطر غمناک ہمہ شاد کرد

مقالہ یازدہم در بیان حلم آن منبع علم صلی اللہ علیہ وسلم

آنکہ ز گلزار ارم بود پاک خار کشیدے ز حسینان خاک

جور جہولان غلیظ الطبع کرد تحمل پئے ایمان طمع

سنگ مخالف ز لیش خون کشاد لعل دعا او بجفش بر نہاد

جور و جفا بردہ زہر بو الہوس از پئے خود بدلہ نجستہ ز کس

لیک جو کس خاک گنہ پیختے

بر سر او نار غضب ریتختے

حکایت

بود یکے روز بھرا رسول دور زیاران ممکن خمبول

خوش بتہ ظل درختہ غنود تیغ بیک شاخ معلق نمود

آمدہ یک مشرک شوخ و شدید تیغ نبی کرد بدست و کشید

گشت خبردار نبی از منام گفت مخالف کہ رفیقت کدام

گفت کہ اللہ نگہدار من حافظ من ناصر من یار من

چونکہ نبی نام خدا کرد یاد لرزہ در اندام مخالف فتاد

تیغ بیفتاد ز دستش بزیر زود نبی پاک گرفتش دلیر

حلم ترا پیش تو کردم شفیع
حلم ترا پیش تو کردم شفیع
عفو تو عام ست رحیمے جن
کار کریمیاں ہمہ ولد ایست
وہ تو بنجام و کہ نجات تو باد
دیدہ بمن بخش کہ بینم بہور
دسمہ بخشش بچینش کشید
گر تو کنی توبہ کند پادشاہ
صورت ابلیس بدو حور شد
حلم نبی کرد بیان پیش کل
جملہ باحکام مکلف شدند

مقالہ دوازدهم در بیان تواضع آن عاقبت فہم ﷺ

چون شاخ پر میوہ سرش بر زمین
چار ملک حلقہ بجوش درش
بندہ او مالک و رضوان او
خویشتمن از جملہ مساکین شمرد
کبرور عونت ز سرفگندہ ام

گفت ترا حال رہانندہ کیست
گفت کہ ای صاحب خلق رفیع
با من بدکار کریمے جن
کار لئیم از چہ دل آزار است
آب حیاتے کہ حیات تو باد
آہ کہ خفاش منم روز کور
چونکہ نبی پوشش و عزرش شنید
آنکہ جز توبہ بہ بخشد و گناہ
ظلمت او رفت ہمہ نور شد
رفت سوی خانہ شگفتہ چو گل
جملہ باسلام مشرف شدند

بود نبی پاک تواضع گزین
چارہ اطباق نثار سرش
جنت و دوزخ ز غلامان او
مہ ہنہتہ جز راہ راہ تواضع سپرد
گفتی باصحاب کہ من بندہ ام

در ره افراط مدارید پاء
 بیچ مگوئید سخن سقیم
 طرف بدرگاہ خدا بے نیاز
 روز قیامت بہ مساکین بر آر
 رفتے بدر وازہ کپیر زنان
 بعد ازان سوی د ونا خاستی
 از پے تعظیم نمودے قیام

بندہ بگوئید و رسول خدا
 عجمو بہودان و نصاری رحیم
 بود دعائے شہ مسکین نواز
 زندہ مرا عاجز و مبکین مدار
 چونکہ سوی غزوه شدی روان
 عجز نمودی و دعا خواستی
 بر ہمہ خود پیش بگفتے سلام

حکایت

ہدیہ کس آورد دقیق و غنم
 گفت دگر صاف مکمل کنم
 گفت دگر کار د بسازم خمیر
 زان کہ یکے یار زیاران منم
 ما نہ بسندیم درین کاریک
 کرتب این کار گزیدن چرا
 جان بجف آوردہ بنام تو ایم
 ما ہمہ خدام و اطاعت پذیر
 بندہ نشیند بود روبرو

زد چو نبی پاک بصر اعلم
 گفت یک اصحاب کہ بسمل کنم
 گفت دگر طخ کنم دل پذیر
 گفت نبی جمع حطب من کنم
 عرض نمودند کہ اے مرد مک
 گلبد نے خار کشیدن چرا
 ما ہمہ مملوک غلام تو ایم
 تو کہ شہ شاد نشین بر سریر
 خوش نبود خواجہ کند کار او

گفت پسندیده و لیکن خدا
مرد بود آنکه کند کار یار
چونکه خدا داد جوارح سلیم
دوست ندارد تن بیکار را
مرد بود آنکه شود بار یار
پس ز چه بیکار نشیند کریم

حکایت

گفت نبی پاک بصدیقہ پیش
تا نشود فضل خدا یار او
عرض نامودش نہ توہم اے کریم
فضل خدا گر نہ سر پوشدم
کرد جنان را نہ غلامش قبول
کس نہ بخت رسد از کرد خویش
نیست رہ بخت و دیدار او
گفت منم بندہ مسکین یتیم
می نتوان داد بخت قدم
بن کہ چه سان کرد تواضع رسول

مقالہ سینر و ہم در بیان فقر باختیار آن سید مختار

برگزیده اختیار داده شدہ

چون ہنر فقر ہمہ دیدہ بود
خلعت لولاک ز فقرش رسید
فقر و غنا ہر دو بہ پیش نہاد
شاہ رسل فقر پسندیدہ بود
خطبہ بر افلاک ز فقرش رسید
فقر پذیرفت و غنا ترک داد

حکایت

بود تشینده نبی یک زمان
گفت که ای پاک حبیب و دود
بعد از ان داو پیاپی چنین
مالک و مختار جہاں کرد مت
گر تو نخواهی کنت مالدار
کوه قبتیس ست همه زر کنم
جائی که تشریف بری چون بہار
ہر چه کنی صرف از ان کود زر
یا کہ رہ فقر صبوری سپر
چونکہ توئی بندہ مختار من
گفت نبی پاک کہ فقرم قبول
روزیکے گرسنہ یک روز سیر
فاقہ و فقرست مراد دلم
گفت خدا فقر مبارک ترا
فقر چو گل ہست غنا جزو او
ہمت عالیت بدین در خورست

کامدہ جبرائیل زہفت آسمان
تحفہ رساندست خدانت درود
کردہ امت شاہ و زمان و زمین
سر نہانی کہ عیان کرد مت
مال و زروسیمہ وسال دار
بردرت استادہ سگ درکنم
در پیت آن کوه دود بندہ دار
باز بقدرت کنمش آن قدر
کن ز قناعت تو دل و دیدہ پر
ہست رضایت ہمہ درکار من
صبر کنم گاہ نباشم ملول
نیست غم زود رسد یا کہ دیر
فقر چو گل ہست غنا چون گل
جام تو شد بندہ چو شد جم ترا
فقر چو دریاست غنا نیم جوی
ذات ذات تواز فقر و غنا برترست

مقالہ چہار دم در بیان جو دو سخا آن سحاب با صفا

جو دو سخا مثل نبی کس نکرد
 آنچہ سخا کرد نبی بے حساب
 داد زرش بود چون گنج رواں
 رفت نہ لاگہ بزبان رسول
 ہیچکے از عشر و زکوٰۃ و خراج
 مال جہان از پے مولیٰ گزارشت
 کرد غنی ہفت اقلیم را
 لخط ز ایثار و کرم بس نکرد
 حاتم طائیش ندیدہ خواب
 بخش سوائم رمہ و کاروان
 کردنگہ خاطر سائل ملول
 خورد نہ خود داد باہل احتیاج
 داد بکل خویش پیشیزے نداشت
 خود نہ گرد کرد زرو سیم را

حکایت

رفت ششبی پاک نبی خانہ در
 عانشہ گفتاد و سہ در ہم در اند
 گفت بر و زدو بدہ با فقیر
 نزد من این سیم وزر از گند گیسٹ
 گفت کہ بو آیدم از سیم وزر
 ہدیہ فرستاد یکے ارجمند
 گشتہ ام از گندہ بو نیش زحیر
 راحت روحم ہمہ در بند گیسٹ

چیسٹ مرا کار بد نیامی دون

تا کہ نگہدار مش اندر درون

روزی ہر رورہ دہد تازہ ام

روز و شب افتادہد روازہ ام

چونکہ گرفتار بروزی دہم چون بدل آزار زر وزی دہم

مقالہ پانزدہم در بیان شجاعت آن مقرر قناعت

شاه شجاعت زہمہ پیش داشت رفتی بہ تنہا برون و برون
گرچہ یک او بود مخالف ہزار شیرولان موش شدندی ازو
شیر خدا شاہ علی مرتظی رفتہ پانہئے بہ منی جستے
ہم نہ در دل زبداندیش درشت موسوی و عیسولیش تشنہ خون
رفتی قوی دل بسوی کار زار موش دلان شیر بدنہ یدو
گفت کہ چون سخت شدستے دعا حرف مہالات ز دل شقمے

حکایت

فتح چو شد مکہ ازان پس قریب لشکر کفار برون از غدو
چونکہ رسیدند زہر دو طرف جنگ وجدل گشت چو از حد فزون
داو فدا کاذب شیطان پلید چونکہ شنیدند صحاب این خبر
اشک ز چشمان ہمہ ریزان شدند رفت سوئے جنگ حنین آل حبیب
شاہ رسل خواست زایزد مدو گشت روان تیر و سنان از دو صف
روز برون رفت و شب آمد برون گشت نبی پاک در سجا شہید
تیغ بیفتاد ز دست و بتر بیدل و بی نمولیش گریزان شدند

جملہ سگان وار بر آورده شور
 یک قدم از پیش میداخت پس
 منتظر فتح بدل با امید
 لشکر کفار شد اور احلیق
 ذاکر حق اسم خدا و رد او
 هیچ ز کفار مبالغات نے
 کرد روان سوی بداندیش را
 چار طرف هست هجوم محل
 پیش مردبہ کہ پس آئی یسیر
 نیست بدل وسوسہ مطلقم
 چون کنم از کند و کشیشان فراز
 ده تو بد ستم زمین مشمت خاک
 چارز طرف بعد از آتش فشاند
 کورشدند آن همه دونان نہ پاک
 گفت بخوان عم من اصحاب را
 جملہ شگفتند چو گل در بہار

عسکر کفار نمودند زور
 بود نبی مانده جان آن نفس
 بود نبی را کب اشتر سپید
 صحب نہ وده بر کابش رفیق
 او بمیان شیر و سگان گرد او
 در دل او غیر مناجات نے
 پاشنه زد اشترک خویش را
 صحب بجفتند کہ ای شیر دل
 ما چو قلیم و مخالف کثیر
 گفت نبی راست رسول حقم
 مطلبی و ہاشمی نام دار
 گفت بہ عباس کہ ای عم پاک
 اسم خدا پاک بر آن مشمت خواند
 رفت بہر دیدہ از ان مشمت خاک
 کرد برون روئے چو مہتاب را
 صحب چو دیدند نبی را سوار

حمله نمودند و قوی دل شدند
 راکب در اجل همه در تاختند
 کس رخ تیغ چو بر میخ شد
 لیک هر آنکس که شهادت بخواند
 گشت مخالف چو اسیر صلیب

جانب کفار مقابل شدند
 سیف کشیدند و سر انداختند
 لشکر کفار به تیغ شد
 او زمیان شاد و سلامت بماند
 فتح و ظفر گشت نبی را نصیب

مقاله شانزدهم در بیان عفاف آن سینه صاف

عفت او دور زحد بشر
 مد نظر جز مخدانش نبود
 بود چو منظور نظور خدا
 آنکه نظر و دخت زحور و تصور
 چون بصرش سرمه مازاع داشت
 از نظرش دیده و دل پاک شد
 چونکه نظر پر جلف انداخته
 بود چو معصوم زسم سفاح
 شاه که در خلق حسن فرد بود
 چار نکاح ست رومرد را
 کرد بسند او همه با حرم

بیشتر از بیشتر و بیشتر
 جانب اغیار هوایش نبود
 داد فراز دست حضور خدا
 چون شود او سوی محرم نظور
 از نظر غیر چنان آغ داشت
 درد هن بد نظران خاک شد
 در نفس اهل شرف ساخته
 ماس نگر دیده بغیر از نکاح
 قوت او شانزده صدمرد بود
 تا که فشانند زدل او گرد را
 می نتوان زد صبوریش دم

مقاله ہفد ہم در بیان حیای آن پاک از ریاعلیہ صلی اللہ علیہ وسلم

بود حیادار ز عزرا افزون
 سوی کسی پشت خود و پانکرد
 گرچه زگر میش شدی دل ملول
 کرد نہ گاہی سخن آن پردہ ور
 گاہ ندیدیم برہنہ نہاد
 گرچه کہ بودیم درون دو بدو
 دور ز مردم سوے دیرانہ شد
 آدمی و طائر مور و گس
 بود ہمر گنج و درد لعل وزر
 گنج ز معمورہ بر از دل نفیر
 ہیج ندیدند نشانس خاک
 رانحہ مشک ختن یافتند
 مشک پے گرم شدن بلع کرد
 مشک ز آہوز گس انگبین
 نور چشمان گفت کہ چندست چون
 میدہد و از مردگی دل نجات

شاہرسل پاک درون و برو نبودن
 چشم سوئے چشم کسے وانکرد
 کرد نہ تن گاہ برہنہ رسول
 باحرم پاک بروے دگر
 عاغشہ گفتا کہ بوصف اتحاد
 خاصہ کہ از ناف بز انوی او
 چونکہ ورا حاجت پاخانہ شد
 رفت بجائیکہ ندیدیش کس
 آنچہ شد از جوف مبارک بدر
 گنج بویرانہ بود جائے گیر
 صعب چورقتند در آن جای پاک
 چونکہ از ان پاک زمین کافتند
 طبع زمین ست چو دراصل سرد
 ہست ز تاثیر ہمان خوش دین
 نور خدا بود درون و برون
 بول نبی پاک چو آب حیات

بول نمی کرد بجز جائے نرم
داشت زر شائسته بول احتیاط
گه نه سوئے قبله نمود او کمیز
کرد نه وقت کمیز او کلام
باد بر وحش ز خدا صد درود

آنکه زحق داشت بهر کار شرم
آنکه زحق داشت دلش ارتباط
آنکه خدا کرد مر اور اعزیز
بود نبی پاک چو خیرالانام
بول ہی کرد بوقت قعود

مقاله ہشتم در بیان ماکولات آن مدرک معقولات

بود ز اشباع شکم بس نفوز
خورد نه خود سیر زنان جویں
سیر نخورده است دوروز از اشرف
خورد دہمہ آرد ناہنجیتہ
خورد زہر چیز کہ در پیش بود
طعمہ نہ مہختند در ابیات دے
بردی شب و روز بطاعت بسر
گرچہ کہ بد طعم بدی ہم معیب
دست نکردی بطعام آن امام
گفتی کہ آن مغز دگر پوست بود
رغبت او بود محیس و ثرید

خوردن شہ بود بوقت ضرور
گشت دو عالم بطیفیلش یقین
بود ز لذات جہان بر طرف
بود محق خاطرش اونچہ
خوردن او نان جویں پیش بود
گاہ دو ماہ گاہ سہ ماہ پے بہ پے
کردی کفایت بہ لبن یا تمر
عیب نکردی بطعام آن حبیب
لیک پسند اربندی آن طعام
حضرت کدوش بسی دوست بود
خوردن آن شاہ نبودی وحید

لحم عظام از سر دندان گزید
 رغبتش از جمله بان پیش بود
 خورد ز خرگوش و جناری عیان
 خورد جگر کره کباب کبار
 نان نبی بود بدور ضغیر
 گفت که انحل نعیم الادم
 خورد زپالوده و کردش پسند
 نیز خور دست بخرمائے تر
 خورد سیه میوه شجر الاراک
 زانکه در آن هست قرار جس
 خوردن انداشت بامت ورا
 فعل نبی پاک چو شد دست شیر
 خوردن انداشت بامت ورا
 ظرف پلیدے و اصبح تمام
 باز ہی کرد خلال آن پسند
 در دهن دشمن او خاک بود
 خورد در آوند سفالین وعود

بدزهمه رغبت لحمش مزید
 خوردنش از دست بز و میش بود
 نیز خورد از سمک و ماکیان
 خورد هم از اشتر و حشی حمار
 خورد نبی پاک هر یسه هر یه
 خورد چوباسر که شهنشه طعام
 خود تمر با سمن آن نوش خند
 خرپزه خورد دست بنان و شکر
 جله و تر یوز خورد دست و پاک
 شاه که اشکنجه خورد دست بس
 لیک نکر دست محرم ورا
 مثل همین حکم پیازست و سیر
 کرد بهر لقه ثنائے خدا
 چونکه شدے شاه فراغ از طعام
 پسکه ہی شست از دو تابه بند
 بعد از ان مائل بسواک بود
 آنکه خدا پاک مر او راستود

جست گے ارایش دنیانہ او
 خوان نبی بود زچرم ادیم
 نیز نخور دست بہ تکیہ یقین
 گے بد و پا گشت نشیندہ شیر
 طعمہ ہے خورد حال چنین
 گفت کہ اینست نشست عید
 خدمت من طاعت حق بردام
 میشود از خواجگییم دل ووشق
 نام شدم چونکہ تماش شدم

خورد نہ در مس و زر و سیم او
 کرد خدا پاک نبی را کریم
 گاہ نخور دست مربع نشین
 پائے بیدین کردہ زبرچپ بزیر
 بود نبی پاک بد و پا نشین
 آمدہ یک مشرک جاہل عید
 گفت نبی پاک کہ ہستم غلام
 خواجگے من ہست غلامے حق
 خواجہ شدم چونکہ غلامش شدم

مقالہ نوزد ہم در بیان مشروبات آن واجد المطلوبات

دوست بدش شربت شیریں سرد
 ہر دو گھی سادہ مخوردی خبیر
 نیز بتوصیف لبن ساختہ
 باد ہن پاک ولے گے گمان
 از نم مشک آب بلب نوش کرد
 لیک زرفتے چو سجد سکر
 نوش نکرد آب ز بعد الطعام

پاک نبی آنکہ وحید ست و فرد
 گے غسل و آب گے آب و شیر
 مدح غسل راز حد افراختہ
 خورد زردلو آب زجوائے روان
 آنکہ جہان جملہ پراز نوش کرد
 خورد بحرات نبیذالتمر
 منع نمودست ز شرب القیام

مقالہ بیستم در بیان منام آن خیر الانام

شاه رسل بود قلیل المنام
 خواب نبی نقض وضویش نمود
 خفت گاہ غلبہ نوم آن امام
 سنت فجر او چو ادائے نمود
 دیدہ ہی خفت و دلش در شہود
 خفت بہ پہلوی یمین آن قباد
 خفت و عشطیطش ہمہ کس میشود
 دست نہ خود اومے نہاد
 گاہ نصب کردہ در اعین دست
 زیر زنج کرده دو کف می نشست
 کرد برین حال نبی خوش منام
 وقت شتایی کہ علیہ السلام
 ہر کہ پس از شام بہ پیش از عشا
 خفت برو کر نبی بد دعاء
 آنکہ ہمہ راست سخن گفتہ ست
 دید یکے را کہ برو خفتہ است
 خواب کنند اہل جہنم چنین
 گفت کہ استادہ شود یا نشین

مقالہ بیست و یکم در بیان لباس آن الناس

داشت نبی جامہ بقدر ضرور
 کرد نہ افراط نہ تفریط شاہ
 بود ز اثواب نفائس نگاہ
 تخم لطافت ہم در کاشتہ
 داشت بہر کار توسط نگاہ
 شاہ رسل دید یکے را بر
 جامہ پاکیزہ نقی داشتہ
 گفت کہ این اشنت مرد زنی یابد اد
 جامہ چرکین و پش و لیدہ سر
 پاک کند جامہ و تن تا بدو

پاکئی تن پاکئی دل راسبب
 برد یمانی نہ براند اختہ
 گاہ قبا کرد ہیر چون سمن
 گاہ و ضو نزع نمودی یقین
 دین طلبی در رہ سنت بخوش
 عرض دو گز لیک بدستی فرذر
 رفع زپس کردی و از پیش پست
 بود با نصاب دو ساق ای محول
 آتش دوزخ بجزار دلیر
 کرد بے مدح و پے خود خرید
 سنت شاہ گشت کہ میداشت خوش
 اہل عرب را ہمہ این ست ورد
 کس بچہ جنگ بسر بر فراشت
 ہفدہ گز آن بود بگر ہائے بد
 لاطینہ و ناشرہ بودش کلاہ
 گاہ کلاہ کرد فقط بر سراو
 قدر بدستی کہ درست ست راہ

پاک بود پاکئی مومن طلب
 شاہ کہ باثوب سفن داشتہ
 دوست ترین جامہ بدش پیرہن
 جبہ پوشیدہ بہ تنگ آستین
 داشت نبی چاک گریبان بدوش
 طول رواجار گز شرع بود
 جامعہ نہ بند نبی سفت بست
 دامن نہ بند قمیض رسول
 گف کہ چون ذیل کند کعب زیر
 شاہ رسل چونکہ سراویل دید
 لیک نہ ثابت شدہ پوشیدنش
 بندش دستار نبی بود گرد
 شاہ رسل طرفہ دستار داشت
 کردہ بدش نام سحاب سند
 گاہ پوشیدہ عمامہ سیاہ
 زیر کلاہ کرد و عمامہ بر او
 در دو کف شملہ فرد ہشت شاہ

گاہ بہ تھینک بہ پرداختے
 آنکہ جہان یافت از و صد امید
 گاہ گہ آن عارف سر قلم
 اصفر و احمر کہ بود بے خطوط
 ابن عمر گفت کہ ناگہ براہ
 گفت کہ کفار لباس این کنند
 گاہ ہوشیخ رو اساختے
 بود پسندش ہمہ ثوب سفید
 سبز بیوشید و سیہ نیز ہم
 گاہ نپوشیدہ ازان کن قنوط
 حلہ اصفر بہ تنم دید شاہ
 دور کن و بازپوش ای پسند

مقالہ بیست و دوم در بیان انگشتی آن رشک مشتری

خاتم آن خاتم پنمبران
 گہ بہ ہمیں کرد گے در یسار
 بود نگین نیز زسیم اے رفیق
 روے نگین داشت موئے بطن گف
 نقش نگین بود سہ سطرای قبول
 سطر سوم کلمہ اللہ بود
 بود ہمان خاتم شہ انبیا
 ازید عثمان چہ افتاد شد
 بس کہ بچستند و نکس یافتند
 بود زسیم و سبک ونی گران
 سنت شاہ گشت ہمیں ہر دوکار
 گاہ نگین کرد زسنگ عقیق
 ہست ہمیں شیوہ اہل شرف
 سطر محمد سطرے از رسول
 نور رخس رشک خورد ماہ بود
 ورید ابو بکر عمر با صفا
 بآب فتن زود کہ بچشادہ شد
 جامہ نو مید شدن باقتند

مقالہ بیست و سیوم در بیان فرش فیض گستر صلی اللہ علیہ وسلم

بود فراش شہ شاهی فروش
 گاہ و نمودی زپلاس او فراش
 آنکہ شد از فضل خدا مستیز
 از اوم و حثوزلیف ای بہوش
 کرد بدنیا چو غریبان معاش
 کہ بہ زمین حقت و گئی بر حصیر

حکایت

بود یکے روز رسول خدا
 شد کہ تنش رشک حریر او فناد
 دید عمر آہ نمود و گریست
 گفت کہ ای پاک رسول خدا
 قیصر و کسرای کہ خدادشمن اند
 توبہ یقین دوست ترین خدا
 چونکہ نبی پاک شنید از عمر
 گفت مرا بار خدای کریم
 جملہ بطحاز ذہب پر کنم
 مال چو دیدم کہ مالش فناست
 فقر و قناعت برضا خواستم
 خفتہ برہنہ بسر بوریاء
 بر بدنش نقش حصیر او فناد
 گفت نبی باعث ایں گریہ چیست
 فقر تو آورد مرا در لکاء
 فرش زد پیاؤ حریر افگند
 بستر خواب تو بود بوریاء
 گفت کہ ہیسات کجا شد نظر
 گر تو نخواہی و ہمت زر و سیم
 وزپئے تو جملہ عصا در کنم
 ز آندل من غیر قناعت نخواست
 مفت نہ ہر رو بدو خواستم

مقالہ بیست چہارم در بیان نعلین آن نورالعین

نعل نبی پاک بدست از ادیم
 بود پئے نفل نبی ذات پاک
 شاه کہ کارش ہمہ بد سادگی
 امر نمودی بہ متعل رسول
 گفت متعل چو کنند مرد کار
 گاہ کہ آن مالک ہر دوسر اے
 نعل نبی پاک کہ تاج سراسر است
 خاک نہ اش پاک ترا از مزمست
 دیدہ دل سرمہ از ان خاک یافت
 گر تو باین خاک شوی دستیاب
 ہر کہ بقرطاس مثالش شد
 فتح و ظفر یابد گرد و عزیز
 آتش سوزندہ نسود و راء
 از ہمہ آفت سلامت بود
 وانکہ خانہ نهدش با ادب
 وانکہ نهد در گفتش چون سپر
 زرد بود سرخ نبود و بہیم
 جفت قبایلین مثنیٰ الشراک
 کرد نعل نہ با ستادگی
 برہنہ پا دیدی گشتی ملول
 چست و توانا شود او چون سوار
 مشی نمو دست برہنہ دو پائے
 قیمت آن از دو جہان برتر است
 نعل و گوہر گفتنم آن ز ازمست
 خاک از ان پنچہ افلاک تافت
 ترک وضو کن بہ یتیم شتاب
 تاج و ش آرا بسر خود نهد
 نور دل افزاید و عقل و تمیز
 سوزن سیلاب ند و زود راء
 روز قیامت بکر امت بود
 غم رود زخانہ و آید طرب
 گلشن جنت شود اورا قبر

سهل بود پرش منکر نکیر
 میخشم اسخابه ترک مثال
 هر که به بند بدش بر نهد
 شکر خدا پاک که توفیق داد
 دامن امید مرا کرد پر
 یک طلبیدم بصدم کرد شاد
 ستمه ز اخلاق نبی گفته شد
 گفتن و سفتن همه بهر خداست
 ای کرمت در دلم را طبیب
 اشن همه کوشش بهمین آرزوست
 صَلِّ عَلَىٰ فَيَّارِبِ عَلَٰی ذَاتِهِ
 صَلِّ عَلَىٰ الْآلِ وَ أَصْحَابِهِ

نصف ثانی ازین رساله فیض مبانی در بیان بعض

معجزات آن سید یوم المجازات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چون قلم رخت بد بخاکشید
 کای تو بهو کار مطیع منی
 باز پیامی ز دلم در رسید
 مائلی و کف منع منی

چونکہ ز اخلاق براندے سخن
چون دلم این نغمہ نوساز شد
بار شدہ باب سخن را نیم
معجزہ ہائے ہمہ پیغمبران
ہر چہ کہ کفار طلب داشتند
قادر مطلق ہمہ کرد آشکار
اہل سعادات پذیرا شدند
معجزہ ہائش زحد و عد برون
لیک ازان بحر نہ پیدا کران
نشہ لبے تاکہ کند تر دہن

معجزہ چند بیان نیز کن
باز سخن باز پیر واز شد
بار خدایا بدہ آسانیم
داد خدا حضرت مارا عیان
تخم خیالات بدل کاشتند
دین نبی گشت چور و شن نہار
بخت بدال ذیل نگیرا شدند
بت نگر در بہزاران قرون
جد و لکے می کنم اینجا روان
لب بدعا و اکند از بہرم

معجزہ اول از معجزات آن شفیع گناہ شق شدن شقہ ماہ

ابن عمر شاہ علی مرتضیٰ
شاہ رسل زیر حرا کوہ بود
جمع چو گشتند روس العرب
گفت ابو جہل و دیگر کافران
سحر تو دیدم بسے بر زمین
زانکہ درین کارنداریم شک
کرد روایت ز شہ انبیاء
مجمع کفار ربانہ بود
کرد نبی دعوت شان سوی رب
معجزہ ہنما ہمہ حاضران
معجزہ ہنما بہ فلک بر مبین
سحر نہ تاثیر کند در فلک

نات شناسیم پیغمبر حق
 هر که نه مومن شود او خر شود
 گشت دوشق ماه سربع الرسول
 شق دگر پیش شده منجلی
 کرد خدا قدرت خود راعیان
 حیرت غیرت همه را گشت پیش
 دیده مابست محمد به طیش
 زانکه بعالم بخت سحر کار
 چونکه شود راجع این خوش مقام
 تاش شناسیم پیغمبر ز رب
 زانکه بعالم بخت سحر و کار
 ماه ندیدیم گردون مبین
 سحر محمد همه را چشم بست
 کلمه بگفتند پاک اندرون

گر بحسنی ماه فلک را دوشق
 باز بگو تا به فلک بر شود
 کرد بسبا به اشارت رسول
 یک شق او در پس گوه شد خفی
 شاه رسل گفته که نینید هان
 جمله بدیدند پچشمان خویش
 گفت ابو جهل که اهل قریش
 هست عجب سحر شود آشکار
 قافله مارفت سوی ملک شام
 شان بگو اهی چو کشایند لب
 معجزه و سحر شود آشکار
 آمده گفتند فلان شب یقین
 گفت همان مدبر روز است
 اهل سعادات بدیدند چون

معجزه دوم از معجزات آن محبوب القلوب صلی اللہ

علیه و سلم طلوع نمودن آفتاب بعد از غروب

پاک نبی چون در خیبر کشاد
وحی در آمد پچنان حالتش
بود علی عصر نکرده ادا
گر جهم آزرده شود مصطفی
بودرین وقت ادا فوت شد
لیک بدل گفت که اینم قبول
چون ز نبی وحی شده منجلی
اشک ز چشمان توریزان چرا
بود سرت رسرزانوے من
پاک نبی کرد دعا پیش حق
چونکہ علی هست مطیع رسول
ساز رسندہ دلش امید را
تا کہ کند عصر ادا خوش شود
بذبد عادت کشودن همان
کرد ادا عصر علی با فراغ

تکیہ بز انوی علی کرد شاد
شاه علی ماند در آن طاعتش
گفت کہ آمدہ بسرم ووبلاء
ورنہ قضا گشت نماز خدا
غم بدلش بیشتر از موت شد
می بکنم خاطر حضرت ملول
گفت نبی پاک محیدر علی
گفت کہ شد عصر نماز م قضا
بد نہ مرا طاقت چشمک زدن
کائی تو خدا قادر ورب الفلق
شاه دلش کن کن اورا ملول
زود بکن طالع خورشید را
از دلش اندوہ فرامش شود
چہرہ خورشید نمودن همان
معجزہ پاک نبی شبدا چراغ

معجزه سوم از معجزات آن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سیر شدن ہشتاد و گرسنه مکین از یک قرص جوین

دید ابو طلحہ بنی را بجوع
گفت بزن ہیج تو داری طعام
دیدہ ام آواز رسول خدا
گفت کہ یک قرص جوین جا طرست
زود بخوان پاک نبی را درون
بو طلحہ گفت پانس کای انیس
چونکہ انس گوش رساند این سخن
دعوت ما کرد ابو طلحہ یار
بود دو چل بزم نشین رسول
دید ابو طلحہ چو ہشتاد درا
قصہ رسانید بگوش شریف
زود بیار آنچه کہ موجود تست
برکت حق باد بر این نان تو
قرص جوین خشک بیاورد پیش

کرد سوی خانہ خود زو رجوع
بہ خو رانیدن خیر الا نام
منخفض از جوع کہ جانم فدا
نیست دگر طعمہ خدا ناظرست
بیت ادب برون یکنان برون
رو تو بخوان شاہ رسل بی جلیس
شاہ رسل گفت بکل انجمن
زود بخیزید رفیقان بہار
جملہ بر قند قرین رسول
گفت کہ رسوا شدہ ام برملا
گفت کہ ای یارز میشودل ضعیف
میشود آمادہ کہ مقصود تست
سیر شوند این ہمہ مہمان تو
قدر قلیل از سمن آنخوب کیش

کرد مالش روغن بنان
آمدہ خوردند و شبع یافتند
گفت بہ ابو طلحہ کہ وہ کس نخوان
بعد ازان عشر دیگر تاقند
نیز ابو طلحہ ذکر ذ الجوار
معجزہ شاہ رسل شد شہود

معجزہ چہارم از معجزات آن جدید الطرف صلی اللہ علیہ وسلم

نہادن اصابع در ظرف و روان شدن آب برف از ہر طرف

شد مدیبیہ چو نازل رسول
شاہ رسل جفتہ طلب کرد زود
لشکر شاہ شد ز عطش بس ملول
ریخت در آن آب قلہی کہ بود
در وسط جفتہ مفرج نہاد
آب روان ہچو کہ از بحر و جو
سیر شدن این ہمہ زان آب خوش
پانزدہ صد ہذعد لشکرش

معجزہ پنجم از معجزات آن بشیر صلی اللہ علیہ وسلم سیر شدن

ابو ہریرہ ہدایت مصیر و جمیع اہل صفہ صفا پریر از یک کاسہ شیر

گفت ابو ہریرہ کہ بودم بجوع
داد نبی پاک نبی بے نظیر
سوی نبی پاک نمودم رجوع
یک قدحی خورد لبالب ز شیر
قدرت حق بود کہ ماندم عجب
سیر شدم ماند قدح لبالب

گفت نبی صفہ نشینان بخوان

جملہ بنزدیک نبی آمدند

قطرہ ازان کاسہ نمیکاست شیر

باز بمن داد کہ ابوہریرہ نوش

گفتمش اے شاہرسل بسکہ بس

شیر در ان کاسہ ہی جوش کرد

جملہ کہ ہستند ضعیف و جوان

سیر زیک کاسہ شیرش شدند

بلکہ فزون گشت حکم قدر

باز شدام سیر نمودم خروش

ماندہ نہ در معدہ من حسبی خس

بعد ازان پاک نبی نوش کرد

معجزہ ششم از معجزات آن نبی نبیل صلی اللہ علیہ وسلم

سیر شدن این عقیل از شربت سویق قلیل

مخشش آدمی پور عقیل عقول

گرسنہ و تشنہ شدم ناتوان

کرد نبی پاک چو شرب سویق

در دل من رفت کہ خیر اندکیست

باز بگفتم کہ چہ این قال و قیل

سیر شدم حاجت نانم نماند

از اثر فضلہ فرشتہ شدم

گفت کہ بودم بسفر برسول

آب نبودست بنزدوم نہ نان

فضلہ بمن داد کہ نوش اے رفیق

میل کجا چشمہ در یاسر بہ بست

نوش چنین ست چو امر جلیل

تر بشدم خشک زبانم نماند

جوع و عطش کانشد عایدم

معجزه ہفتم از معجزات آن شیریں خطاب صلی اللہ علیہ وسلم

نزول نمودن باران بحساب و سیر شدن اناسی و دواب

رفت نبی پاک بجنگ بتوک	بود چهل الف باورہ سلوک
نیمہ راہ چونکہ شهنشہ برید	تشنہ لبی گشت بہ لشکر پدید
آب نبودہ است در آن خاک منور	شود درافت او بانسان ستور
ذبح نمودند شتر ہاشتاب	نوش نمودند ز اشکنبہ آب
تشنہ لبی چون نہایت رسید	غوث بآن غیب عنایت رسید
کرد دعا پاک نبی با امید	گشت مبین بر فلک ابرے سفید
پر شدہ از بارش باران غدیر	سیر شدند آن ہمہ بر ناؤ پیر

معجزه ہشتم از معجزات آن عارف اسرارہ وصلی

اللہ علیہ وسلم سیر شدن صد کس از شیریک مادہ آہو

شاہ رسل بود براہ سفر	لشکر یانش ہمہ سہ صد نفر
تشنہ شدند آن ہمہ شیریں چوقند	آب نہ موجود کہ لب ترکند
پاک نبی کرد دعا در زمان	آمدہ یک مادہ آہو دوان
شاہ بد و شید ازان مادہ شیر	داد بہر یار بامر قدر
سیر شدند آن ہمہ ک عطشانیاں	سجدہ نمودند چو شکر انیاں

گفت به بورافه شاه رسل
 بردا بورافه شاه رسل
 بعد زمانے چو نظر کرد باز
 ماده بجانیست رسنها بجاست
 گشت چوزین قصه خیر قرین
 گفت نبی رافعه چون قصه خواند

ماده بر ساز مقید بغل
 کرد مقید بر سنهای سخت
 دید که خالیست رسنها فرار
 پی طلبی کرد نشان بر نخاست
 رفت بدرگاہ شهنشاه دین
 آنکہ فرستاد بمائش رساند

معجزه نهم از معجزات آن دافع الضیر صلی اللہ علیہ

و سلم برکت شدن در یک مست تمر ابوہریرہؓ

بوہرہ گفتا کہ بدم بس فقیر
 مشت تمر بردہ نہادم بہ پیش
 چونکہ توئی منبع جود و عطاء
 شاہ رسل دست گرفت آن تمر
 خود نخورد و ہر کہ نخواہد بدہ
 کم نشود دانہ ازان توشہ دان
 بود نبیؐ تاکہ بدنیہ حیات
 در زمن ابو بکرؓ توشہ عمرؓ

مضطرب و تنگ معاش و غیر
 گفتش اے مرہم دلہای ریش
 کن تو بر این مشت برکت عطا
 کرد دعا گفت ابوہریرہ بر
 خفیہ بیک توشہ دانش بنہ
 توشہ ایام حیاتش بدان
 بود همان توشہ دان بر تبات
 بود همان توشہ دان پرتمر

چونکہ شدہ حضرت عثمانؓ شہید توشہ دان نیز بغارت رسید

معجزہ وہم از معجزات آن حبیب الہ صلی اللہ علیہ

و سلم برکت شدن در تمر جابر بن عبد اللہ

جابر عبد اللہ کہ بود او سعید
بڈ ز قضا دام فراوان برو
تنگ گرفتند مرا چون نہنگ
بد و سہ خروار تمر پیش من
عرض نمودم کہ بگیری نہ کل
جملہ مگھتند کزین تو دہا
چون شدم از آتش غم دل کباب
شاہ رسل کرد تسلی مرا اثر
گرد یکے تو وہ نبی کرد طوف
زود ہمیں تو دہ بسنج دبدہ
چونکہ بسنجیدہ ام آنرا تمام
تودہ بر آنحال کہ بد پیش ازین

گفت کہ چون والد من شد شہید
جملہ عریمان بمن آوردہ رو
صلح پیمانند و نمودند جنگ
طعمہ اولاد من و خویش من
از عنقہم دو رفتند دین غل
عشر ز دین توانکرد و اداء
پیش نبی پاک رسیدم شتاب
کرد قدم رنجہ بھجن سرائے
گفت ز دل دور بکن بیم و خوف
تودہ دگر ہازپے خرچ نہ
خود ز ہمان تودہ او اگشت دام
معجزہ دیدیم قوی شد یقین

معجزه یازدهم معجزات آن ائمه صلی الله علیه و سلم پیداشدن شجره سنگین از سنگ سنگین

آمده یک روز به پیش رسول
جمله بگفتند که اے مدعی
هست بصر اجمری بس گران
گو که ازان یک شجر آید پدید
شش بودش شاخ ز زر خلاص
بر سر هر برگ بگلک قضاء
بر سر هر شاخ بود میوه شش
میوه تفاح و عنب نارهم
بار بهر شاخ بود جانور
پس کند آن مرغ ندهای چست
چونکه چنین معجزه یابد ظهور
جمله صنا دید مسلمان شویم
شاه رسل چونکه فرو کرد سر

جم صنا دید عرب بو الفضول
گر تو با یمان همه طامع
به که روی با همه نزدیک آن
تازه ترو سبزه عریض و مدید
جلوه کهند شاخ بگهای خاص
رقم بود نام تو نام خدا
لذت دیگر بد بد در حشش
امر و دو انجیر و سکر بار هم
لعل بود پاش بمقتار زر
هست محمد بر سالت درست
با همه کردیم ز تکذیب دور
کفر گذاریم بایمان شویم
آمده جبریل امین زود تر

گفت خدا غم مخور و باش شاد
 کے کنت خیرہ ہر نا پسند
 قدرت ما قدر تو گرد و عیان
 گشت زانبوہ عرب تہ تیگ
 ہر چہ گفتند ہمہ شد عیان
 گشت بدیدار همان رو برو
 معجزہ پاک نبی کرد رد
 شعبہ باز یست نہ پیغمبر یست
 شد شہادت پخشند شاد
 کفر بماندند و با یمان شدند

گفت کہ ای شاہ رسل مژدہ باد
 من کہ ترا ساختہ ام سربلند
 جانب آن سنگ کلان شود وان
 رفت نبی پاک بنزدیک سنگ
 کرد دعا پاک نبی در زمان
 آنچہ نمودند شہ جستجو
 آنکہ حقش کرد شقے ابد
 گفت کہ این شیوہ جادوگریست
 اہل سعادت نہ نیک اعتقاد
 یافتہ توفیق مسلمان شدند

معجزہ دوازدهم از معجزات آن سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

روئیدن درخت خرما از پشت اشتر

پیش نبی جملہ کشاد ندلب
 وزرہ انکار پشیمان شویم
 گو کہ بر وید تحمل از پشت او
 شاہ رسل کردز ایزد طلب

آمدہ یک روز رؤس العرب
 گر تو نخواہی کہ مسلمان شویم
 اینکہ ستادہ ست اشتر پیش تو
 میوہ دہد پختہ و شیرین رطب

نخل ر طب داد عریض و مدید
اکل ازان نخل ر طب در شدند
سنگ شدند اندر دهن کافرین
دین حقش کرد بر افلاک سر

کرد خدا پاک ز پشتش پدید
مومن و کافر که در آنجا بدند
شهد شد آن میوه بکام اهل دین
معجزه شاه چو شد جلوه گر

معجزه سیزدهم از معجزات آن مقصود حرف کن

بزر آمدن از بالای خرما و باز رفتن بر آن مکان کهن

گفت که دارم به نبوت شکی
دین ترا بنده فرمان به کرم
جانب آن شاخ تمر کن نظر
سجده کنان پیش من آید بزر
شک زد لم دور شود با یقین
زود تراز کای خود آن شد جدا
شاه رسل گفت برد باز جا
گشت همان مرد بر افکنده پیش
حرف شک از لوح دلم گشت حک

پیش نبی پاک در آمدیکه
گر تو کنی رفع شک از خاطر م
گفت نبی پاک که اب بے خبر
چونش بخوانم بسوی خود دلیر
گفت که گر معجزه بینم چنی
خواند نبی پاک چو آن شاخ را
پیش نبی پاک رسید از هوا
رفت بآن جای نخستین خویش
گفت که بس ای شاه ملک و ملک

معجزه چهاردهم از معجزات آن خلیل جلیل صلی اللہ علیہ وسلم
گردیدن شاخ تخیل سیف اصیل

ہست ز عبد اللہ جحش این مقال
روز احد ر حرب چو شد دور دست
چونکہ بتقدیر شدم بہ سلاح
در دامن شاخ ز نخل آن حبیب
بسکہ ز دم گردن کفار تند

گفت کہ دناست خدا ذوالجلال
تیغ من از صرف فراوان شکست
پیش نبی رفتہ نمودم صباح
در کف من گشت حسامان قصیب
گاہ نہ ہی آب شد آن تیغ کند

معجزه پانزدہم از معجزات آن رشک لعل بدخشان
صلی اللہ علیہ وسلم گدویدن نخیل شمع درخشان

گفت قتادہ کہ شبے در قضا
لیل بے مظلم و تاریک بود
چونکہ شدم بستہ دل بس ملول
گفت بر در ہبرت این شاخ باد
چشم چو افتد سیاہی چو دود
آنت سیاہی ز ابلیس رذیل
شاخ گرفتہم چو بدست نیاز

بارش باران شدہ بعد از عشا
خانہ من دورنہ نزدیک بود
داد بمن شاخ ز خرمار سول
چونکہ رسی خانہ درون گشتہ شاد
بر سراوزان بہمن شاخ زود
چونش زنی باز نگر دود خیل
گشت فروزندہ چو شمع طراز

پیش و پسیم جملہ طرف نور شد
چون بدرخانہ شدم من دخیل
بر سر آن شاخ زوم بید رنگ
ظلمت رہ خرید شدہ دور شد
گشت پدید ارسیاہی نہیل
گشت گریزند چوازشیر رگ

معجزہ شانزدہم از معجزات آن خلاصہ موجودات کلمہ

شہادت خواندن سنگریزہ در دست ابو جہل قینہ انگیز

رفت ابو جہل بہ پیش رسول
گر تو نبی راست بکن پس عیان
گفت نبی پاک کہ گوئم بتو
گفت ابو جہل دوم نادر ست
در کف او بود نہان سنگریز
زود ابو جہل ز کف دور کرد
معجزہ دید چو آن خود پرست
آنکہ خدا چشم دلش کور ساخت
آنکہ عزایل غرورش دہد
آنکہ بوگندہ سرد بے تمیز
گفت کہ تا چند گوئی فضول
چیز کہ آن ہست بد ستم نہان
یا کہ ہمان چیز کند گفتگو
گفت نبی پاک خدا قادر ست
کلمہ بگفتند با و از تیز
گفت بسگریزہ بسی گرم سرد
گفت نبی نیست کہ جادو گرسست
معجزہ و سحر نہ اند شناخت
معجزہ با سحر برابر نہند
فرق نہ اند بگلاب و کمیز

مجزرہ ہند ہم از معجزات آن ہدایت آہنگ داون

آمدن سنگ و ایمان آوردن حضرت عکرمہ نبی در رنگ

گرچہ گنر زندگ ابو جہل بود
گفت کہ از کفر دلم شد و نیم
کردہ یقین قابل ایمان شوم
پہن و عرق بود بدر یا نظر
کز طرف پاک نبی مے نمود
گو کہ ترا خواند نبی بے درنگ
سنگ بجنید کہ ہستم غلام
ہمچو کہ بط گشت ساحت پذیر
گفت کہ ہستم ز تانی جل
لیک نبود ست مرا پاء و پر
کردہ بدامان عطاے چنگ
بندہ حکم تو زمین آسمان
سنگ روان گشت بر آلطور پیش
کام دلش یافت ز ایمان مزہ

عکرمہ کان مرد بسائل بود
آمد نزدیک رسول کریم
مجزرہ ہند کہ مسلمان شوم
بود نبی جانش شد غدیر
بر شط دیگر حجر افتاد بود
شاہ رسل گفت برو سوی سنگ
عکرمہ چون داد بسنگ این پیام
زود روان گشت بر آب غدیر
آمد و در پیش نبی پاک دل
خواستہ بودم کہ روم لحظہ در
بندہ مسکین توام لوک دلنگ
حکم تو چون حکم خدا کن فکان
گفت نبی پاک برو حای خویش
عکرمہ چون دید چنین معجزہ

وسوسہ شیطان زد لش دور شد ظلمت دل رفت ہمہ نور شد

معجزہ ہر دو ہم از معجزات آن کاسدا لسنم

صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ آوردنارمہ غنم

گشت نبی پاک بھر اروان	پیش رخس چند بز آمد و ان
جملہ نمودند نبی را سجود	مدح بگفتند ثنا و درو
گفت ابو بکر کہ جانم فدات	چونکہ تویی قبلہ کل کائنات
بخش اجازت کہ سجودت کنم	سجدہ شکرانہ درودت کنم
گفت نبی از رہ کنج باز گرد	غیر خدا را نتوان سجدہ نکرد
سجدہ روا نیست بجز پیش او	کن بعبا داد سرو جبہ رو
سجدہ خلاق اطاعت بود	سجدہ مخلوق شاعت بود

معجزہ نوزد ہم از معجزات آن دافع مضار کلام کردن حمار

فتح چو شد قلعه خیر شدید	پیش نبی پاک خرے خوش رسید
شاہ رسل گفت ترا چیست نام	گفت یزید ابن شہاب ای امام
باز بفرمود کہ کام تو چیست	دل بچہ داری و مرام تو چیست
گفت کہ بد مالک من یک یہود	لیک سرین گاہ بہ پشتم نسود
عزم نمودی بر کوب آن چوسنگ	جفتہ برویش زدی بے درنگ

تانشودراکت من آن پلید
 جمله مراکب میانبدند
 روز و ششم ذاکر و وریاوشان
 شاه کریمان و سخیان توتی
 گل شود از پائی شریعت گلم
 نام تحسین تو مهور به ،
 مرکب من خاص تو باشی مدام
 بهر تو جو نیم یکے ماده خر
 خاطر من مائل اغیار نیست
 نیست بغیرت دے آرام من
 در حضر و سفر به بیگاہ گاہ
 جانب آنکس چور سولش دواند
 سوئی نبی پاک کشیدی بدم
 حضرت یعفور جہان را بہشت
 کرد زمین راز سر شک آب تر
 خویش در افگند در آنچاہ تفت
 جانب فردوس ز چاہ راہ شد

خویش برانده ختمی بر صعید
 زانکہ بزرگان من اہل پسند
 مانده یکم از ہمہ اولاد شان
 چونکہ بحق ختم نبیان توتی
 ہست رکوب تو مراد دلم
 گفت نبی نام تو یعفور بہ
 چونکہ توتی عاشق قبرم تمام
 باز نبی گفت تو خواہی اگر
 گفت مرا ہیچ بدان کار نیست
 خدمت تو ہست ہمہ کام من
 بعد ازان بود بدرگاہ شاہ
 چونکہ نبی پاک کسے راخواند
 جامہ آن شخص گرفتہ بقم
 شاہ رسل کرد چوعزم بہشت
 روز سے افتاد زخود بے خبر
 روز چہارم بسر چاہ رفت
 در حق او چاہ چراگاہ شد

چاہ بند بلکہ پل راہ بود زود رسانندہ بدرگاہ بد
گشت چون غواص چہ آن چارہ جوے گوہر وصل آمدہ در دست او

معجزہ بیستم از معجزات آن نبی محرابی صلی اللہ علیہ وسلم رہا کردن او

مادہ آہور از دام اعرابی و باز آمدن او بعد از رضاع ہشتانی

بود یکے روز بہ بیک دخیر رفت نبی پاک بصرای سیر
کامدہ آواز بجوش شریف پاک نبی زود گز بر ضعیف
دید نبی ہیچ نگویندہ بود کس نہ شنید نہ پونیدہ بود
راہ نبی پاک چو لختے برید باز همان شو رجو شش رسید
کرد طلب پاک نبی با امید دید یکے مادہ آہو است قید
ہست بنزدیک وی اعرابے رفتہ نحو است ز پتا بنے
گفت نبی پاک کہ ای مادہ زود حاجت خود گو کنم آمادہ زود
گفت کہ ای خواجہ منم شیردار چچہ دو دارم بفلان کوہ و غار
این کہ غفودست مرا بند کرد دورز خویشان و ز فرزند کرد
گر تو کشای زکرم دام را دورند اری زمن انعام را
شیر بنو شانم دآئم بزود نیست مرا عادت بقصص العہود
شاہ رسل بند زپایش کشاد رفت چو در یاؤ درائید چو باد

گشت چو بیدار شکاری ز خواب
گفت که ای پاک حبیب خدا
گفت که این ماده رها کن تو زود
ماده همیرفت خرامان و شاد
دید که بارست بزود ذباب
حاجت تو چیست باین پیوا
در نفس او دام ز پاشش کشود
کلمه شهادت بزبان کرد یار
معجزه پاک نبی شد قبول

معجزه ۲۱ از معجزات آن مبین اسرار سخن گفتن سو سمار

بود نبی پاک بمجلس نشین
کامده از دور شکاری جهول
صحب بگفتند که اے خیر
سوئے خدا راه نماینده ایست
هر که کند دین تینش قبول
گفت نبی پاک چه خواهی بگو
داشت نمان در بغل خوش صب
گفت بگو تا که کشاید زبان
گفت نبی پاک که ای صب بگو
گفت توئی پاک رسول الہ
هر که ترا کرد قبول او برست
صحب زده حلقه انگشترین
گفت که این چیست زہام و شمول
پاک رسول ست ندانی مگر
عقدہ اشکال کشاینده ایست
گشت بدرگاہ خدا نش وصول
تا نگرے قدرت حق رو برو
کرد رہا پیش نبی با ادب
زود شود صدق ترا تر جمان
شرح بدہ حال مرا مومنو
صادق و مصدوق شفیع گناہ
جست ز سخن و بخت نشست

و آنکه نه او دین ترا بنده شد
چون ز صب این نکتہ شکاری شنید
درود جهان جیفہ دش و گندہ ست
پیر هن کفر ز تن بر کشید
جب برون از صف طاغوتیان
شد بھفا داخل لا ہو تیان

معجزہ بیستم و دویم از معجزات آن حکیم یگانہ صلے اللہ

علیہ و سلم شفایا فتن اشتر دیوانہ

یا ریک آمد محصور بنے
بود مرا یک شترے بار بر
گفت کہ گشتہ ز غموم غبے
نیست مرا ہیچ دگر سیم و زر
روزہ چار ست کہ از بخت شور
گشت بتقدیر الہی عقور
رفت ز معمورہ بویرانہ جائے
گفت نبیؐ تو مرا پیش آن
چونکہ نبی پاک رسیدش بہ پیش
گشت شتر شرزہ سرافکنده پیش

بوسہ بلب کرد تسیم خاک را

سجدہ بسر کرد نبی پاک را

این چه عجب کرد یہائم سجود
شاہ رسل گوش گرفتش بدست
نعت ہے کرد بنے را جمود
گفت بہوش آء چه نشینی تو مست
داد مہارش بھف مالکش
گفت بروکارکن و بارکش

باز شتر بارکش و رام شد مالک اورا بدل آرام شد

معجزه بیست و سیوم از معجزات آن عادم العداوة

صلی اللہ علیہ وسلم بدل شدن ابوہریرہ را عبادت بدکاة

ہست روایت دگرز بوہرہ
گفت ز نسیان در ذہن غبے
گانچہ خوانم ز حدیث و کتاب
در حق من بہر خدا کن دعا
گفت کہ بجسازد و ایکطرف
گفت کہ با سینہ حال ای سنی
مس چو با سینہ نمودم روا
سینہ من گشت محاذی بلوح
حفظ من افزود بفضل احد
نیست چنوکس بر وایت سرہ
پیش نبی پاک شدم ہشتمے
دور ز دل میشود اندر شتاب
تا شوم حفظ نصیب و ذکا
کرد بدان مس بدان با شرف
تا بدت از حفظ بدل روشنی
سہو و غبادت زد لم شود جدا
شاد و لم شد چوز ریحان روح
علم لدنی زد لم جوش زد

معجزه بیست و چہارم از معجزات آن طیب اظہر بدل شدن

فنج منظر ابن زید محسن اظہر بہ برکت دعائے آن خیر البشر

عبدالرحمن کو بد ادمن زید
دان دگران قامت شان چون سہی
کو تہ قدش بود ز بون چون معید
صورت شان ہچو زر دہ دہی

والد وا خوان نخرید ندنش
 خسته دلش بود مسافه صباح
 جانب آن رحمت فواره شد
 گفت دعا کن که شوم سرفراز
 کرد دعا گشت رخسار چون قمر
 از همه اقران شده بس ارجمند
 دیده و ران را نبد از وی شکیب

جمله بتقیر بدیدندیش
 هر که بدندیش نمودی مزاج
 چون ز مطاعن دلش آواره شد
 غرض بدرگاه نمود از نیاز
 شاه رسل دست نهاوش بسر
 کو تهمیش دور شد و شد بلند
 دور شد از وی همه طعن و غیبت

معجزه بیست و پنجم از معجزات آن مرشد شیوخ شتاب

بدل شدن شیب عمر بن اخطب بشباب

کرد طلب با عمر بن خطب
 پیش نبی پاک دو یدم شتاب
 زود با نگشت کشیدم برون
 کرد دعا بهر من اندر شتاب
 تازه تر روز و روز و با توان
 دیده امش چار نو دساله بود
 مومے سرو لویه او بد سیاه

روز یکے شاه رسل باطرب
 گفت عمر قدح نمودم پر آب
 بود یکے موی بآب اندرون
 شاه رسل چونکه بوشید آب
 گفت که باشی تو بهر وم جوان
 گفت نهیگ آنکه روایت نمود
 قرص رخسار بود چو رخنشده ماه

معجزہ ۲۶ از معجزات آن خیر العباد گریختن ناقہ

و مہار گرفتہ آوردنش گرد باد

روز یکے بود کہ خیر البشر	بود با صحاب براہ سفر
ناقہ مرکوب نبی ناگمان	گشت گریزندہ چو تیر از کمان
قطرہ زنان رفت سوی کوهسار	گشت نہان از نظر جملہ یار
صحب ہمہ در پس آن تافتند	کو فتنہ ماندند کہ نا یافتند
شاہ رسل چونکہ دعا کرد یاد	حکم خدا کردیکے گرد باد
کرد مہارش بچف آن گرد باد	زود رسانید مخیر العباد

معجزہ ۲۷ از معجزات آن مرہم دلہائے خستہ

شہادت دادن بر سالتش کودک زبان بستہ

گفت معقب کہ خیر البشر	بود بمکہ بچے خانہ در
آمدہ یک شخص سعادت کیش	کودک یک روزہ اش آوردہ پیش
گفت کہ ای شاہ دعا کن برین	تا شودش عزت و برکت قرین
شاہ رسل گفت کہ ای نبی زبان	راست بگو کیستم اندر جہان
گفت کہ ای پاک رسول حقی	ہر کہ نہ باور کند او دان شقی

گفت نبی راست بجفستی یقین

باد نزا برکت و دنیاؤ دین

چونکہ نبی کرد دعا در حقش

کرد بہر کار مبارک حقش

شد بجهان طفل مبارک لقب

گشت برکت شمر اندر عرب

معجزہ ۲۸ از معجزات آن ذوالمن صلی اللہ

علیہ وسلم شہادت دادن مردہ در زیر کفن

این مسیدب کہ سعیدست نام

کرد روایت ^{بفصیح} الکلام

گفت کہ یک مرد ز انصاریاں

مرد بدیدند ہمہ کس عیان

عسل چوداوند و کفن نیز ہم

مردہ بنا گاہ کشا دست دم

کہ تکلم کہ محمد خیار

ہست فرستادہ پر وردگار

گفت ہمین کلمہ و خاموش شد

تا بلخ رفتہ ہم آغوش شد

معجزہ ۲۹ معجزات آن صاحب قاب قوسین زندہ

شدن والدین و ایمان آوردن بر آنحضرت برای العین

گفت حمیرا کہ نبی ہادئ

گشت چو نازل نجوں دادئ

غم زدہ گردید و پریشان درون

کرد دوسہ روز در آنجا سکون

باز شد از فضل خدا خوش منش

پریش زان حال نمودم منش

گفت بمن راز زراہ کرم

ہست درین جاقبر ما درم

کہ کنڈا و زندہ بدنیا ش باز
 داخل جنات شود بے حساب
 زان شدم از آتش غم اشکبار
 کرد ز الطاف خودم فتیاب
 دین مرا کرو قبول و مرد
 ہر دو پدر مادران یادشہ
 باز زد نیا رخ تاقند
 معجزہ شاہ رسل در پذیر
 منکر این کار مشو زمینہار

عرض نمود بہ خدا بے نیاز
 تاکہ زایمان شود او بہرہ یاب
 گشت نہ مسموع دعا چند بار
 باز چو الحلاح نمودم بیتاب
 زندہ شدہ مادر من غم ببرد
 ہست روایت دگر از عائشہ
 زندہ شدہ دولت دین یافتند
 گرچہ ضعیب ست قوی کردہ گیر
 قدر نبی قدرت حق پاس دار

معجزہ سی ام از معجزات ان کان صلے اللہ

علیہ وسلم آواز دادن دختر مد فون از قبر ۱۲

گفت کز اندوہ شدم بس ملول
 سوختہ ام از آتش ز عم چون سپند
 در نہ شناسم کہ توئی بو الفضول
 جانب گورش تو بخود بر مرا
 گفت کہ ای دختر چونت خبر

مشیر کے آمد بحضور رسول
 دختر من مردہ شدہ روز چند
 گر کینش زندہ کنم دین قبول
 گفت نبی کونہ بکن ماجرا
 رفت با ستاد نبی بر قبر

گفت دعا گوئی توام یا رسول
گفت که خواهی بکنم من دعا
گفت که ای پاک ندارم قبول
گشته ام آزاد مقید بدم
مهر خدا یافته ام بیشتر
عرض نمود او به از ان خضوع
والد دختر چو شنید این سخن

شد همه مقصد بطفیلت حصول
باز بدنیات فرستد خدا
زانکه دلم گشت ز دنیا ملول
رسته ام از سخن و بخت شدم
یاد مرا نیست ز مادر پدر
دارم معافم که نخواهم رجوع
گشته دلش پاک ز کفر کهن

معجزه ۳۱ از معجزات آن کامل الصغات زنده شدن شتاب

جابر بن سمره که بود از جمند
جمله بیک جفته در انداخت او
شاه رسل گفت بیاران تمام
لیک عظامش همه یک سونهد
تا که به بینید که حق قادرست
خواند بر آن عظیم نبی زیر لب
دم برفشاند و دیدن گرفت
در دل بینده غباری نماند

بهر بنی پخت یکے گو سفند
پیشکش پاک نبی ساخت او
سیر خورید این همه لحم و طعام
چون خورید این همه با من دهند
قدرت او از همه بالا ترست
زنده شد آن شاه بتقدیر رب
گاه و علف زود چریدن گرفت
با گل دین زحمت خارے نماند

معجزه ۳۲ از معجزات آن دواء درد نیستی صلی اللہ

علیہ وسلم شفایا فتن حضرت معاذ از مرض پیستی

کرد نکاحی برن ذی جمال
 کرد بزن صورت حالش عیان
 چون شودت رغبت دل سوی او
 برص ز امراض بتر خوانده اند
 زوداز و صادر د بیز ار شد
 گشت دلم تا فرفا از ز فاف
 نیست مرا گاه ز فافش قبول
 گشت زعم دیدہ او اشکبار
 کرد همه قصہ حضرت عیان
 کرد بدان مالش بر صش مبین
 جیب سخن چین در آن چاک شد
 گاه ز دیدار رنجستی صبور

یار نبی پاک معاذ آن کمال
 رفت یک از فرقہ غمازیان
 علت برص ست بہ پہلوی او
 تجربہ در زمان کہ سخن رانده اند
 زن چو از ان راز خبر دار شد
 گفت ہمدار کہ تو دارم معاف
 شد دلم از حالت شوہ ملول
 شوہر او گشت چو آگاہ کار
 رفت سوی شاہ رسل در زمان
 شاہ رسل چوب گرفت از زمین
 برص تنش رفت و صفایاک شد
 گشت زنش عاشق او بالضرور

معجزه ۳۳ از معجزات آن پیشانی کشاده بصحت رسیدن

حضرت قتاده

یار نبی پاک قتاده رشید
 دیده فردو سخت بر خساره او
 آمده در پیش رسول آن جرح
 گفت باین چشم یک ای خوش سرشت
 گفت قبول ست بهشت ای خلیل
 ریش پچشمم چو به پند عیان
 کن تو دعا تا بصر ام شود
 کرد نبی پاک بجهت دیده اش
 پس بدرون خانه چشمش نهاد
 دیده جهان گشت جدید البصر
 عرض دگر کرد براه نیاز
 از کرم خویش دعا کن دگر
 کرد دعا پاک نبی شد قبول
 روز احد تیر پچشمش رسید
 گشت زبون دل شده انگار او
 گفت همه قصه یکایک صریح
 صبر کنی هست جزائش بهشت
 لیک زخم هست جوان و جمیل
 دور کن مهر من اندر زمان
 معجزه ات عفاش بجهت ما شود
 مانش لب کرد بدال سرمه و ش
 گفت که ای یار ترا مژده باد
 معجزه شاه رسل شد سمر
 کائے ز تو شد جمله مقاصد بساز
 تا شوم از لطف تو جنت مقرر
 شد بطفیش همه مقصد حصول

معجزہ ۳۴۰ از معجزات آن اسجد وار کع شفا یافتن سلمہ بن کوع

سلمہ او کوع کہ جوان مرد بود
روزے کہ شد جنگ نخبیر شدید
جملہ بگفتند کہ نو میدی ست
پیش نبی آمد و اظهار کرد
پاک نبی نوش لبش مال شد
پیش رخس کوه کلاں گرد بود
برتن او زخم بکاری رسید
ہیچ کس از زخم چنین خود نرست
از تف دل آہ بر آورد سرد
دور شدش درود شفا حال شد

مناجات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

ای تو شفا بخش مریضان عاک
زخم فراق تو بجانم رسید
بردرت افتادہ منم روز و شب
چاک شدہ حبیب صبوری من
یک نظر کار تمام کند
دار نہ محروم ز دیدار خود
بندہ مسکین توام ناتوان
چون زدم معتقد معجزات
گرچہ کہ ہستم زمعاصی ملول
چند کہ با شتم ز گنہ دردناک
تا بجا درد تو انم کشید
جان ز جدائیت برآمد زلب
در لب تو داری دوری من
جلوہ تو دفع طلا م کند
ساز دلم زندہ بگفتار خود
ہمچو سگ از داغ خودم کن نشان
بخش ز امراض درونم نجات
چشم خلاصی ز طفیل رسول

صلی فیارب علی ذاتم
صلی علی آل و اصحابہ
حسب سجایا و حسانتہ
صلی علی جملہ احبابہ

مناصحت فرزند حمید فخر الدین عبدالرسول ابو سعید کہ

بعد از تصنیف این رسالہ یکسال متولد شوہ قادر بر حق

اور العمر طبعی رسانیدہ بہرہ یاب کمالات علمیہ و عملیہ فرماید

ایکہ ہنوزی تو بختم عدم	زود بگلزار جہان نہ قدم
منتظر تست دل و جان من	مثل گہر جلوہ کن ارکان من
راحت دل نور دو چشم منی	آب زن آتش ختم منی
سو ختم از آتش مجوریت	تابہ کجا عرصہ مستوریت
چند بہ کتاب عدم جای گیر	رخصت ہستی ز معلم بگری
شاد دلی وہ زو جودت مرا	دار نہ محروم ز جودت مرا
بہ کہ نہم نام تو عبدالرسول	یاد بدرگاہ رسولت قبول
کنیت توبہ کہ بود ابو سعید	عمر تو باند کہ بود بر مزید
باد ز حق خوش لعب فخر دین	با د بہر کار خدائیت معین
امی و ہمت از دل خود چند پند	چونکہ سوی ہست بدان کار بند
ہست یقین گر تو بکارش بری	درد و جہان یافتہ باشہ سری

رسته ز غیبت بشهود آمدے
 در خور صد گو نہ پاکی شدی
 امت مرحومہ خیر الرسل
 ساکت ناطق بزبان فصیح
 مدرک اسرار بعقل و قیاس
 سچہ بچف دادنہ ز نار داد
 از رہ کفران وی اعراض کن
 خانہ اخلاص ازیں درورا
 گاہ فرستد بتواند ک بلاء
 شاد بلار اچو عطا کن قبول
 تاشوی از ز مرہ اہل صفا
 صبر بود فاتح باب الفرج
 کار تو گردد ز شریعت تمام
 یافتن نور حقیقت از دست
 دان بیقین کابل خدیعت بود
 طاعت حق شفقت درجات او
 مرد پدر زن تو چو مادر بدان

شکر خدا کن بوجود آمدے
 ز نسل آدم خاکی شدی
 شتہ او یافتہ فضل کل
 جملہ اعضای تو سالم صحیح
 ہوش بدل طبع سلیم الحواس
 جات بمسجد نہ بہ بازار داد
 شکر چنین منعم فیاض کن
 شکر چہ باشد ہمہ بدون ورا
 از چو منعم این دائم عطاء
 جزع مکن فزع مشود ملول
 صبر کن و وہ بفضائش رضا
 صبر بود رافع داء الحرج
 باش پئے پاس شریعت مدام
 یافتن راہ طریقت از دست
 ہر کہ نہ از اہل شریعت بود
 ہست بحق خلص حسنات او
 ہر کہ بسال از تو فزون باشد آن

دان تو چو ہمیشہ برادر و
 دختر و فرزند خود اور اسم
 بد نظری تیر ہم آلودہ دان
 جز کہ بمکوحہ خود حل مکن
 از پے در دست دوائی متین
 بر سر نا اہل جہان تیشہ کن
 جانی و نانی و ز بانی شناس
 جود کن و لطف کن و ایثار کن
 زانکہ بود صحبت ایشان چو ما
 کمر بتن یار بہ ایمان زن
 تاشوی از صحبت شان سر بلند
 ہست یقین بیخ خرید راکنال
 قامت خود بہر طمع خم مکن
 خم مکن این پشت بجز پیش
 کس نہ ہد تا نہ ہاند
 خطرہ اغیار بخاطر خطاسہ
 ترک طمع گیر شوی تاج

وانکہ بسال ست برابر ترا
 وانکہ بسال ست تو خوردتر
 دید مکن جانب نا محرمان
 بند سراویل مسلسل مکن
 بند سراویل عفیفان یقین
 دوستی اہل دلان پیشہ کن
 ہر کہ بتو گشت محبت اساس
 باہمہ بروفق دلش کار کن
 صحبت او باش مکن زمینہار
 صحبت یاران بد از مارد
 صحبت نیکان طلب ای ہوشمند
 صحبت بسیار بچودک زنان
 اہل غنا صحبت شان ہم مکن
 آنکہ نہادست ترا پشت درد
 کیست کہ او نفع رساند ترا
 نفع و ضرر منع و عطا از خداست
 گر تو کنی از شوی خاک در

چشم تو تنگ ست تہی میرود
پس ز طمع چشم پری چون نہی
میشود از ہمت تو خاک زر

گل شود از ہمت تو خار ہا
آنچہ بر آید ز شکم قہقتش

تا کہ بہ پیری نشوی خاکسار
رازق ما خالق ارض و سما

در شب پیریت بوم مر ترا
روی بجز خوی نیر ز دجو

خوئے نکور از سانند رنج
شو تو گل جملہ مشو خار کس

خار بن کینہ ز دل کندہ بہ
کنہ و افسردہ مشو تازہ باش

نام نکوئیت بیاد آورد
دشمن تو نیست کہ یاری کند

تا کہ ترا کس نشود عیب گیر
ژاژنخائے و خموشی کنی

کہ طمع کرد نہ پرے شود
ن کہ طمع حرف سہ وارد تہی
بہر کار بہمت کمر

ت عالی بجد کا رہا
شکمی ہر کہ بود ہمتش

ر جوانی بعبادت گزار
ت پیمبر ز خدا پاک ما

ز جوانی چو تو باشی مرا
وز نکو یافتہ غرہ مشو

وئے نکوبہ زبے مال و گنج
ش نہ در بند دل آزار کس

بیس ز چین دور افگندہ بہ
ہمہ خوش خوی خوش آواز باش

لیب بسیار فاد آورد
ہر کہ ترا عیب شماری کند

عیب گزارد رہ نیکی پذیر
عادت خود پردہ پوشی کنی

هر که بود هر زه سرا پرده ور
 حسن ادب درز که مهتر شوی
 بزم بزرگان چو نشینی خموش
 نیست ادب پیش بزرگا سخن
 باش زخدا م مساجد مدام
 خادم مسجد پے عمدہ مشو
 مسجدیے دل یر از یاد غیر
 ظاہر و باطن پیکر بک باش
 وعدہ مکن بکن وفا
 حق ہمہ اہل حق آورد بجاء
 از ہمہ حق حق معلم فزون
 مادر مشفق مدہ اید اے او
 نیست پدر جز بسرت تاج سر
 عمر تو باندگہ شود صرف علم
 علم بود سیر نخستین تو
 علم بود آنکہ عزیزت کند
 علم چو خواندی بعمل شو گرائے

آدمیانش ہمہ خوانند خر
 بے ادبی پیشہ کنی خر شوی
 سو خظار اچو بہ بیسختی بہ پوش
 هر چه گویند بدان کار کن
 خدمت مسجد و ہدت جملہ کام
 عمدہ چو خواہی سوی تختانہ رو
 دل چو بغیر ست چہ مسجد چہ دیر
 زنگ مشو مصقلہ زنگ باش
 نقص مواعید بود بس جفا
 والدہ والد و استاورا
 اوست تر اسوئے خدا ر ہنمون
 جنت عدن ست تہ پای او
 شاہ جز تاج ندا رد قدر
 لب نکشا تو جز حرف علم
 علم بود روشنی دین تو
 با خرد ہوش تمیزت کند
 لیک عمل بہ کہ بودے ر

راست نمانده است شد معوج
 نفع ازان نیست بسان سراب
 بہ کہ کنی کسب علوم ضرور
 پیر گزین پیر کند واصلت
 پیر بود پیر بود پیر پیر
 پیر بود مطلع انوار ہو ہو
 راز نہانی ہمہ دانندہ
 گیر پرش تا بہ ثریا پیر
 زاویہ گیران با مید ظہور
 دام نہادند برائے شکار
 مور کشا نند بمکر و عذر
 ظاہر شان مسجد و باطن آباد کنی
 قصد سوی شاہ جہان آباد کن
 فانی فی اللہ فنا فی الرسول
 نیست دم از یاد خدا او جدا
 سری وقت ست و جنید زمانہ
 خفیہ نہ این کار عملی می کند

چونکہ عمل شد بر یامزدوج
 ہست عملہائے ریای خراب
 مقصد اصلیت چو با حق حضور
 علم ضروری پوشدہ حاصلت
 صیقل مرآت ضمیر ای سمیر
 پیر بود مخزن اسرار ہو
 پیر بود راہ رسانندہ
 پیر چوشا ہیں تو چو مورش پسر
 لیک گریز آرز پیران زور
 مدعیانند درین روزگار
 گربہ و شانند مراقب بسر
 صورت انسان بسیرت ابلیس
 از ہمہ پیران دلت آزاد کن
 ہست دران شہر شہ دل قبول
 دیدن او باعث دیدن خدا
 فیض دہ اہل زمین آسمان
 یک نظرش کار جہان میکند

شیخ همه شاه غلام علی
زودی شوی غرق در امواج نور
منع رسیدم که سخن کوی به
با و بقاتا دم یوم التسناد

غوث زمین قطب زمان منجلی
هست امیدم چور سی در حضور
در دلم آمد که کشایم گره
سایه اش از فرق جهان کم مباد

مناجات جناب و اہب اعطیات جل شانہ و عظیم برہانہ

معرفت خویش کنم در نصیب
سوزدلم بخش و بسازم رسان
ساز مراد اخل نور انیان
خانہ خراب ست تو معمور کن
تا کہ نہ بینم بسوئے ماسوا
غیر تو دل نشود جائے گیر
دمبد مم سوئے مناہی کشد
تصفیہ از خلق رجیم بہ بخش
رستم از مجلس پیدا رده
کن زدلم حقدو حسد مضمحل
خاتمہ با لخر بہر کار کن
انت معاذی وا لیک المعاد

بار خدایا بطفیل حبیب
سوی حقیقت ز مجازم رسان
دو رکن از حلقہ ظلمانیان
ظلمت غفلت زدلم دور کن
ہمت عالیم عطا کن عطا
لطف تو باید کہ شودد شتگیر
نفس تباہم بسلاہی کشد
تزکیہ نفس خیسیم بہ بخش
دیدہ بجی و دل بیدارده
علم عمل بخش باخلاص دل
فضل خودم در دو جہان یار کن
اہد فیارب سبیل الرشاد

چونکہ ازین نظم پرداختم
گشت بہ نیکی چو سر انجام او
خلق و را تحفہ ادا کرده ام
اوست سلیمان و منم مور لنگ
ہدیہ من پای ملخ پیش نیست
تحفہ بدرگاہ نبی ساختم
تحفہ رسولیہ شدہ نام او
خواجہ من اوست منش برده ام
شاہ کریم ست و منم چشم تنگ
عوض کریمانہ جز پیش نیست

حکایت بر سبیل تمثیل

یوسف یعقوب چو شد مصر شاہ
بود یک از وقت صبا یار او
چونکہ شد این قصہ برو آشکار
چند کہ سوزم بفراق حبیب
تحفہ برم دست تھی چون روم
کرد نظر ہیج نہ در خورد دید
تحفہ آئینہ شدش دل پذیر
چونکہ رخ خویش بہ پند دران
زو بحدج ہیج کسی روی خویش
گشت پدر این گہر آبدار
ناظم این سلک جواہر یقین
شد بجهان شرہ او ہچو ماہ
مونس او محروم اسرار او
گفت روم بہر ملاقات یار
بہ کہ نہم در د بہ پیش طبیب
ورنہ روم از غم او چون شوم
پیش بزر گیش ہمہ خورد دید
زانکہ دران دیدر خش جاگیر
زود قبولش کند او در زمان
میشود از تحفہ چنین رتبہ پیش
در سن یک الف دو صد سی چہار
ہست غلام ملک محی الدین

بندۂ درگاہ مجد و سعید او صلہ اللہ اے ما پرید
 قادری حنفی قرشی نسب حاصلہ اللہ علیٰ با طلب
 مولد او مسکن او در قصور عمرہ اللہ اے نفع صور

: تَمَّت : :

مذہبِ حق سؤلہ (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حکیم کی حکمت کے خزانوں کی چابی بسم اللہ الرحمن الرحیم (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے) ہے

- (۱) خدایا تو میری مدد فرما اور رحم فرما کہ تو ہی سب کمزوروں اور مسکینوں کا کارساز ہے۔
- (۲) (یا اللہ! عزّوجلّ) میں تیرے محبوب پاک ﷺ کا حلیہ مبارک بصورت نظم رقم کرنے لگا ہوں جو کہ دونوں جہاں میں تیرا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔
- (۳) (یا اللہ! عزّوجلّ) تو اپنی کرم نوازی سے اس (کار خیر) کو پائیہ تکمیل اور اس (کتاب) کے پڑھنے والوں کے دلوں میں اپنی قبولیت کی چاشنی بھر دے۔

حضور ﷺ کا حلیہ مبارک

- (۱) نبی اکرم ﷺ کا رنگ مبارک سرخ اور سفید تھا روایات میں آیا ہے کہ (دو ضدیں) یعنی دو مختلف رنگ بیک وقت آپ کی ذات اقدس میں پائے جاتے تھے۔
- (۲) اگر یہ کہہ دیں کہ گندمی اور سفید پن دونوں رنگ کہیں جمع ہو گئے تو وہ رسول اکرم ﷺ کا چہر مبارک ہے
- (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس رب ذوالجلال کے اسرار و رموز کا عظیم خزانہ تھا۔
- (۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نہ ہی بہت زیادہ کم تھے اور نہ ہی زیادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حکیم کی حکمت کے خزانوں کی چابی بسم اللہ الرحمن الرحیم (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے) ہے

- (۱) خدا یا تو میری مدد فرما اور رحم فرما کہ تو ہی سب کمزوروں اور مسکینوں کا کارساز ہے۔
- (۲) (یا اللہ! عزّوجلّ) میں تیرے محبوب پاک ﷺ کا حلیہ مبارک بصورت نظم رقم کرنے لگا ہوں جو کہ دونوں جہاں میں تیرا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔
- (۳) (یا اللہ! عزّوجلّ) تو اپنی کرم نوازی سے اس (کار خیر) کو پائیہ تکمیل اور اس (کتاب) کے پڑھنے والوں کے دلوں میں اپنی قبولیت کی چاشنی بھر دے۔

حضور ﷺ کا حلیہ مبارک

- (۱) نبی اکرم ﷺ کا رنگ مبارک سرخ اور سفید تھا روایات میں آیا ہے کہ (دو صدیوں) یعنی دو مختلف رنگ بیک وقت آپ کی ذات اقدس میں پائے جاتے تھے۔
- (۲) اگر یہ کہہ دیں کہ گندمی اور سفید پن دونوں رنگ کہیں جمع ہو گئے تو وہ رسول اکرم ﷺ کا چہر مبارک ہے
- (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس رب ذوالجلال کے اسرار و رموز کا عظیم خزانہ تھا۔
- (۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نہ ہی بہت زیادہ کم تھے اور نہ ہی زیادہ

سخت تھے کہ آپس میں الجھے ہوئے ہوں۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بہت زیاد نرم اور سیدھے تھے اور نہ ہی بہت زیادہ گھنگھر یا لے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اس فرمان کے عکاس تھے۔ خیر الامور اوسطھا۔

(۶) داناؤں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال مبارک (زلفیں) کبھی کانوں کی لوتک ہوتے اور کبھی کند ہوں تک آجاتے۔ (عام طور پر کانوں کی لوتک ہوتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنگا فرماتے تو بال مبارک کند ہوں تک آجاتے۔) (۷) سر کے بال مبارک رکھنا سنت مصطفیٰ ہے اور سر کو بالکل منڈوانا بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔

(۸) آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اللہ تعالیٰ کے کرم سے ایسا کشادہ تھا کہ ان جیسا کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔

(۹) آپ کے چہرہ مبارک پر ایک رگ تھی جب آپ کبھی شکر انجی فرماتے (غصہ فرماتے) تو وہ رگ جو دونوں ابرو کے درمیان تھی نمایاں ہو جاتی علاوہ ازیں آپ کی پشانی مبارک پر کسی نے شکن نہیں دیکھا۔

(۱۰) آپ ﷺ کے ابرو مبارک نہایت نازک ترین خشبودار سنبل کی طرح تھے۔ اور ہونٹ مبارک گلابی لعل کی طرح چمکتے ہوئے جیسے عقیق پر مسکراہٹ بکھیر دی گئی ہو۔

(۱۱) آپ ﷺ کی ناک مبارک مٹی (یعنی بلند اور ذرا خم دار تھی) یہی وہ قول ہے جو معتبر ہے اور جو ہر کسی کو پسند ہے۔ (جو الف کی کتابت کی مانند سیدھی تھی)۔

(۱۲) آپ ﷺ کی آنکھ مبارک نرگس کے پھولوں کی مانند تھیں اور ان میں (مازاغ

البصر کا قدرتی سرمہ نمایاں تھا۔

(۱۳) آپ ﷺ کی آنکھ مبارک کی پتلی جو کہ چشم جہاں کی پتلی ہے سیاہ رنگ اور دلوں میں گھر کر جانے والی تھی۔

اکھاں وچ قدرتی سرمی دی دھاری
دلاں نوں قتل جیوں کر دی کٹاری
زلیخاوس نوں جے ویکھ لیندی
نہ پچھے یوسف مصری دے پیندی

(۱۴) حضور ﷺ کے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے دانت مبارک حرف سین کے دندانوں کی طرح محسوس ہوتے تھے جو کہ دین کے باریک و لطیف رازوں کو عیاں کرنے والے تھے۔

(۱۵) آپ ﷺ کے گل لالہ جیسے حسین رخسار مبارک یکساں تھے۔ نہ اندر اور نہ ہی زیادہ باہر۔

(۱۶) آپ ﷺ کے حسین بال مبارک (زلفیں) آپس میں تہ درتہ تھے (یعنی درمیانے گھنگھریالے) جس کو دست قدرت نے خود کنگھی کر کے سوار تھا۔

(۱۷) خضاب میں علماء کا اختلاف ہے (یعنی بعض نے کہا ہے کہ حضور ﷺ نے خضاب لگایا اور بعض کہتے ہیں کہ آپ نے خضاب نہیں لگایا تھا) اسکی تحقیق کی تلاش یہ ہے کہ زیادہ علماء اسکو لگانا جائز کہتے ہیں۔

(۱۸) (دوسرے علماء کے نزدیک) خضاب لگانا ثابت ہے اس لئے اسے سنت نبوی کہا جاتا ہے۔

(۱۹) آپ ﷺ کے سر کے بال مبارک داڑھی کے بال مبارک میں صرف 26 بال

سفید تھے نہ اس سے کم تھے نہ اس سے زیادہ۔

(۲۰) آپ ﷺ کی مبارک زلفیں سیاہ تھیں یعنی اس قرآنی آیت وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ۔ کی تفسیر۔
(۲۱) رات کی طرح کالی زلفیں مبارک کہ بہار کے دن کی طرح روشن بھی تھیں گویا دن اور رات دونوں جمع ہو گئے ہیں۔

(۲۲) پیارے آقا علیہ السلام کی گردن مبارک ہرن کی طرح بڑی خوبصورت تھی ایسی خوبصورت کہ جسکی تعریف ممکن ہی نہیں۔

(۲۳) مہر نبوت گردن مبارک کے نیچے دونوں شانوں کے درمیان تھی اور دائیں کندھے کے کچھ زیادہ قریب محسوس ہوتی تھی۔

(۲۴) مہر نبوت ایک پھول کی طرح آپ کے جسم اقدس پر اٹھی ہوئی تھی جو تمام بالوں سے آراستہ تھی۔

(۲۵) ایک دوسری صاحب کمال روایت کے مطابق کبوتری کے انڈے کی طرح تھی اور اس کا رنگ سُرخ تھا۔

(۲۶) اس مہر نبوت پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔

(۲۷) اے فاتح عالم یعنی اے محبوبِ خدا ﷺ آپ جس جگہ اور جس طرف نظر فرمائیں گے وہ سبھی آپکا ہے اور آپکی خاطر ہی تخلیق کیا ہے۔

(۲۸) آپ ﷺ کی پشت مبارک جو کہ پناہ گاہِ دین ہے (جسے دین کی مدد کیلئے بنایا گیا ہے) خالص چاندی سے زیادہ صاف تھی۔

(۲۹) آپ ﷺ کے جوڑ مبارک موٹے اور مضبوط تھے میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں۔

(۳۰) آپ ﷺ کی کلاہیاں مبارک کہ دراز خوبصورتی میں چاندی کی طرح سفید و شفاف

تھیں اسی طرح جسم اقدس کے تمام اعضا اعتدال والے (درمیانہ) تھے۔

(۳۱) آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک لمبے تھے اور فراخ دستی کے اعتبار سے آپ کی ہتھیلی دونوں جہان کی وسعت سے زیادہ فراخ تھی۔

(۳۲) آپ ﷺ کے ہاتھ کی ہتھیلی کا نور کی مانند تھی اور سخاوت میں حاتم طائی آپ ﷺ سے پیچھے تھا۔

(۳۳) آپ ﷺ کا سینہ مبارک اور شکم مبارک برابر تھے گویا ہر دونوں تحت قائم کی طرح ہوں۔

(۳۴) آپ ﷺ کے جسم اقدس پر بال نہیں تھے صاف تھا۔ البتہ سینے سے ناف تک لکیر یا خط کی شکل میں بال مبارک موجود تھے۔

(۳۵) اے میرے بھائی آپ ﷺ کے بازو اور پنڈلی مبارک کے علاوہ سینہ مبارک پر بال تھے۔

(۳۶) عام اور صحیح روایت میں اسی طرح درج ہے جیسے کہ میں نے بتدریج نقل کر دیا ہے۔

(۳۷) آپ ﷺ کے بال مبارک جو زیر ناف ہوتے ہیں مخلوق خدا کیلئے ظاہر نہ ہوئے اور نہ ہی انکا کاٹنا اور مونڈنا کسی روایات سے ثابت ہے (اس سے ظاہر ہوا کہ آپ کے زیر ناف بال تھے ہی نہیں اگر ہوتے تو انکا صاف کرنا سنت ٹھہرتا۔

نوٹ: زیر ناف بال مونڈنا یا اکھڑنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے)

(۳۸) آپ کی پنڈلی مبارک جو کہ آپ کے نخل قد مبارک کیلئے تناک کی حیثیت رکھتی ہے پتلی اور نرم تھی۔

(۳۹) آپ ﷺ کی ایڑھی مبارک شیشے کی طرح صاف و شفاف تھیں انکی تمام رگیں

مبارک صاف نظر آتی تھیں۔

(۴۰) آپ ﷺ کی ایڑی مبارک راہ حق میں گھسی ہوئی ہے اسی وجہ سے اس پر گوشت کم تھا۔

(۴۱) آپ ﷺ کے پاؤں مبارک خوبصورت اور بالکل صاف تھے نہ ہر قسم کے پھٹنے اور شگاف سے پاک تھے۔

(۴۲) اے دوست خوشی سے سن کے کہ آپ ﷺ کے کف و پا (ہاتھوں اور پاؤں) میں خم وغیرہ نہیں تھا۔

(۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن بعض دوسری روایت اس سے جدا بھی ہیں۔

(۴۴) آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کی چھنگلی (سب سے چھوٹی انگلی) قدرے لمبی تھی لیکن بد نما نہ تھی بلکہ خوبصورت تھی۔

(۴۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس لئے میرے دل میں قطعاً شک کی گنجائش نہیں رہی۔

(۴۶) لیکن مشہور یہی ہے کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کی شہادت والی انگلی لمبی تھی۔

(۴۷) یہ محض غلط ہے اور یہ غلطی درست نہیں کیونکہ یہ بات نہ تو کسی قوی روایت سے ملتی ہے اور نہ ہی کسی ضعیف روایت سے ہے (یعنی چھنگلیہ کا قدرے لمبا ہونا)۔

(۴۸) ابن حجر (مکی) رضی اللہ عنہ جو کہ علم میں مضبوط ہیں انکی کتاب دیکھ کر انہوں نے بھی یقین سے یہی بات کہی (ہے کہ آپ ﷺ کی شہادت کی انگلی مبارک لمبی تھی۔

(۴۹) آپ ﷺ کا تمام قد مبارک اللہ کے اظہار حسن کا عظیم نقشہ ہے میرے ماں باپ، میرا دل، اور میری جان آپ پر قربان ہوں۔

(۵۰) اس قد مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ جب آپ لوگوں کے اجتماع میں ہوتے تو سرو کی

ماند سب سے اونچے نظر آتے اور یوں محسوس ہوتا جیسے آفتاب روشن ہے۔

(۵۱) اے سننے والے آپ ﷺ کے قدم مبارک کا سایہ نہ تھا اور نہ ہی کسی (روح جان) (جن وانس اور ملائکہ) نے آپ ﷺ کے قدم مبارک کا سایہ دیکھا۔

(۵۲) آپ ﷺ کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ کوئی کتنا ہی تیز رفتار کیوں نہ ہو آپ ﷺ کی رفتار کو نہ پہنچ سکتا

(۵۳) رہبر کائنات حضرت محمد ﷺ جب صحابہ اکرام کے ساتھ کسی راستے پر چلتے تو صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کو آگے کرتے اور خود پیچھے چلتے۔

(۵۴) آپ ﷺ فرمایا کرتے کہ میری پشت کو خالی رکھا کرو اسلئے کہ میرے پیچھے کئی فرشتے چلتے ہیں۔

(۵۵) آپ ﷺ کا پسینہ مبارک عنبر و کستوری کی مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور آپ کا فضلہ (پاخانہ) مبارک بھی اسی حکم میں ہے۔

(۵۶) نبی اکرم ﷺ کا پاخانہ و فضلہ اور خون اور پیشاب سب پاک ہیں ماہرین دین (یعنی علماء حق) نے یہی بیان فرمایا ہے۔

(۵۷) ایک روز ایک سادہ آزاد مرد نے رات کے اندھیرے میں غیر دانستہ حضور ﷺ کا پیشاب مبارک دیکھا۔

(۵۸) اس کے دل کی رات یا سیاہی صبح کی طرح چمک اٹھی اور پاک ہو گئی۔ اور اس کا تمام جسم عطر کی طرح معطر ہو گیا (یعنی پورے جسم سے عنبر و کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی۔

(۵۹) حضور اکرم ﷺ کا پاخانہ یا فضلہ نایاب تھا سبحان اللہ جس نبی کا فضلہ نایاب ہو اس نبی کی اپنی ذات کتنی بلند شان کی متحمل ہوگی۔

(۶۰) جب آپ ﷺ کی عمر شریف دنیا میں تریسٹھ برس کو پہنچی تو آپ ﷺ چکور کی طرح

خراماں خراماں جنت کی طرف تشریف لے گئے۔

(۶۱) حضور اکرم ﷺ حق کی دعوت دینے والے تھے لوگوں کو حق کی دعوت دی اور تشریف لے گئے۔

(۶۲) تا قیام قیامت میری طرف سے اور تمام احباب کی طرف سے آپ ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ درود اور سلام ہوں۔

(۶۳) آپ ﷺ اللہ کا نور ہیں مگر میرے اور ہم سب کے گناہوں کو معاف کرانے کیلئے صورت بشری میں تشریف لائے وہ جو آپ کی بشری صورت مبارک تھی۔ میں نے آپ ﷺ کا تمام حلیہ مبارک (الف سے یا تک نظم کی شکل میں بیان کر دیا ہے۔ (۶۴) اے میرے دوست جو کچھ میرے قلم نے لکھا ہے صحیح روایت کے مطابق ہے اس میں کمی و بیشی نہیں کی۔

(۶۵) میں نے صبح و شام کوشش کر کے اس کو حاصل کیا ہے اور پھر اسکو نعمت عظمیٰ سمجھ کر لکھ دیا ہے۔

(۶۶) حضور ﷺ کا حلیہ مبارک جس جگہ ہو گا وہ جگہ تمام آفات و بلیات سے محفوظ اور امن میں ہے۔

(۶۷) حضور ﷺ کا حلیہ مبارک ہر جگہ خیر و برکت کیلئے موثر ہے۔

رب الارباب کی بارگاہ اقدس میں اپنے لئے کتاب کے خاتمہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔

(۱) اے رب ذوالجلال حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے تصدق سے اس بندے کو جمال رسول سے مشرف فرما۔

(۲) مجھ سے دوریاں ختم کر کے اپنے قرب میں جگہ عطا فرما کیونکہ میں تیری معرفت

(پہچان) کا طالب ہوں مجھے اپنی معرفت نصیب فرما۔

(۳) میرے تمام کام شریعت محمدی ﷺ کے عین مطابق رہیں اور جب جان تن سے جدا ہو میرا ایمان سلامت رہے۔

(۴) جو شخص بھی اس حلیہ مبارک کو پڑھے اور کرم کا خواہش مند ہو تو اُسے اپنے کرم کی نگاہ سے نواز دے اور دین و دنیا میں بھلائی نصیب فرما۔

(۵) (اس محبوب کریم کے صدقے) کہ جن کا خاصہ یہ ہے وہ علم و حیا کا مخزن و مرکز ہیں اور جن کا اسم گرامی حضرت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

(۶) اسی محبوب ﷺ کے صدقے اس نظم کو اعلیٰ شان عطا فرما کہ اس میں تیرے محبوب ﷺ کا حلیہ مبارک ہے۔

(۷) اے کرم کرنے والے اس حلیہ مبارک کے طلب کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے دونوں کو اپنے فضل و کرم سے عزت عطا فرما۔

(۸) اس منظوم کتاب میں یہ قیمتی موتیوں کا خزانہ ہے جو کہ ۱۲۳۵ھ میں مزین کیا گیا ہے

(احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے)

(۹) اس نظم کو لکھنے والا (یعنی حلیہ مبارک احاطہ نظم میں لانے والا) شخص صدق یقین سے محی الدین (شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی) رحمۃ اللہ علیہ کا غلام ہے (یعنی حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری) ہے۔

(۱۰) اس کی جائے پیدائش اور ٹھکانہ اور رہائش (قصور شہر ہے اللہ تعالیٰ اسے صور پھونکنے تک قائم رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) اس کے راستے پر چلنے والا جسکو تو نے دلیل کے ساتھ خاص کیا ہے اس ذات اقدس پر درود ہوں جسکو تو نے گمراہی کے راستے سے محفوظ رکھا۔

(۲) میں بندۂ مسکین اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے اور اسی طرح اللہ کے رسول سرور کائنات ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہوئے اس کتاب کو شروع کر رہا ہوں۔

(۳) خاص کر اس ذات پر جس نے مجھے بہترین دلیل (یعنی قرآن مجید) عطا فرمائی اور مجھے دین اسلام عطا فرمایا۔

(۴) اور آپ ﷺ کی تمام آل پر (درود ہوں) اور تمام آپ کے اصحاب پر کہ میں انہیں کے کرم و احسان سے اس کتاب کو شروع کرنے کے قابل ہوں۔

(۵) انکی آل پر درود ہوں اور آپ کے تمام یاروں پر جو دین کو ظاہر کرنے والے ہیں اور نیکی میں ابتداء

کرنے والوں پر بھی۔

رباعی

(۱) رسول اکرم ﷺ کے تمام صحابہ اور اہل بیت تمام آنکھوں کا نور ہیں۔

(۲) ان میں سے ہر کسی نے جو طریقہ اختیار کیا وہ اللہ تعالیٰ کو پسند آیا۔

حرف آغاز (پیش لفظ)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اسکے رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کے بعد یہ رسالہ حضور ﷺ کے عادات اخلاق سے ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے یعنی ساری مخلوق کے خالق کے محبوب اور چودہ طبق کے مالک ہیں؛ آپ ﷺ جو کہ بدلے کے دن (یوم قیامت) کے سردار ہیں قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرانے والے

ہیں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے چند معجزات اخذ کئے اور تحریر میں لائے گئے ہیں۔ ان پر اور انکی آل و اصحاب پر کامل درود ہوں اور افضل سلام ہوں۔

اس رسالہ کو بندہ مریض عشق رسول (حضور کے عشق میں بیمار رہنے والا) فقیر غلام محی الدین صدیقی قریشی حنفی و قادری قصوری اللہ نے دوام عطا کیا اور اس کو اہل علم کے نام کرتا ہے۔ جو کہ اسکے مقبول اور عاجز و منکسر افراد ہیں اگر اس نظم کا مطالعہ کریں گے تو یہ ان کیلئے موتیوں کی لڑی ہے۔ جو سروں کا تاج بنے گی۔

نظم

- ۱) یہ تحفہ فیض بخشنے والے بادل کی طرح ہے اور اچھا راستہ دکھانے والا رہنما ہے۔
- ۲) اس تحفے کے اشعار اور انکے اوزان آسان اور صاف ہیں۔ اسکی عبارت سادہ ہے۔
- ۳) اس تحفے کی طبعات دل پسند ہے (دل خوش کرنے والی) اس تحفہ میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاق و معجزات کا بیان ہے۔
- ۴) طلب کرنے والا اس سے ہر اسان نہیں ہوگا؛ (اس کی طلب ہر زمانہ میں رہے گی) اسلئے کہ اس سے زیادہ آسان کوئی کتاب نہیں ہے۔
- ۵) سخن و روں (بات کرنے والوں) کے بہت سے نام ہونگے جیسے خاقانی اور انوری اور نظامی وغیرہ۔
- ۶) ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر نایاب موتی ہے اور ہر کسی نے ایسی بات کی ہے جو پہلے نہیں کہی گئی۔
- ۷) لیکن کسی کو یہ سعادت نصیب نہ ہوئی اور نہ ہی حکمت الہی سے یہ عادت نصیب ہوئی

(کہ حضور ﷺ کا حلیہ مبارک اور معجزات اس طرح نظم کرے)

(۸) اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص لطف و کرم کا ظہور کر کے اس فقیر (خواجہ غلام محی الدین کو

یہ سعادت

نصیب فرمائی۔

(۹) مجھے تو طریقہ نہ آتا تھا مگر یہ سب اللہ تعالیٰ نے سامان و سبب کیا۔ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو بغیر سبب کے بھی نواز دیتا ہے۔

(۱۰) اے اللہ تو مبین ہے اس تحفہ (کتابچہ) کے پڑھنے والوں کو نور کے صدقے دو جہاں کے اندھیروں سے نکال کر روشنی عطا فرما دے۔

(۱۱) یہ (تحفہ و کتابچہ) زمین و آسمان کا نور ہے اور خیال و گمان سے بالا ہے۔

(۱۲) یہ محی الدین کے چراغ کا نور ہے کہ لوگوں کا دین میں نے انہیں یقین بنا کر دیا ہے۔

(۱۳) اس (تحفہ و کتابچہ) کا نور قیامت تک فروزاں و روشن رہے گا اور تمام حاسدوں کا سینہ جلتا رہے گا۔

(۱۴) یا اللہ جل جلالک میرا یہ کام بے ریا فرما اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں قبول فرما۔

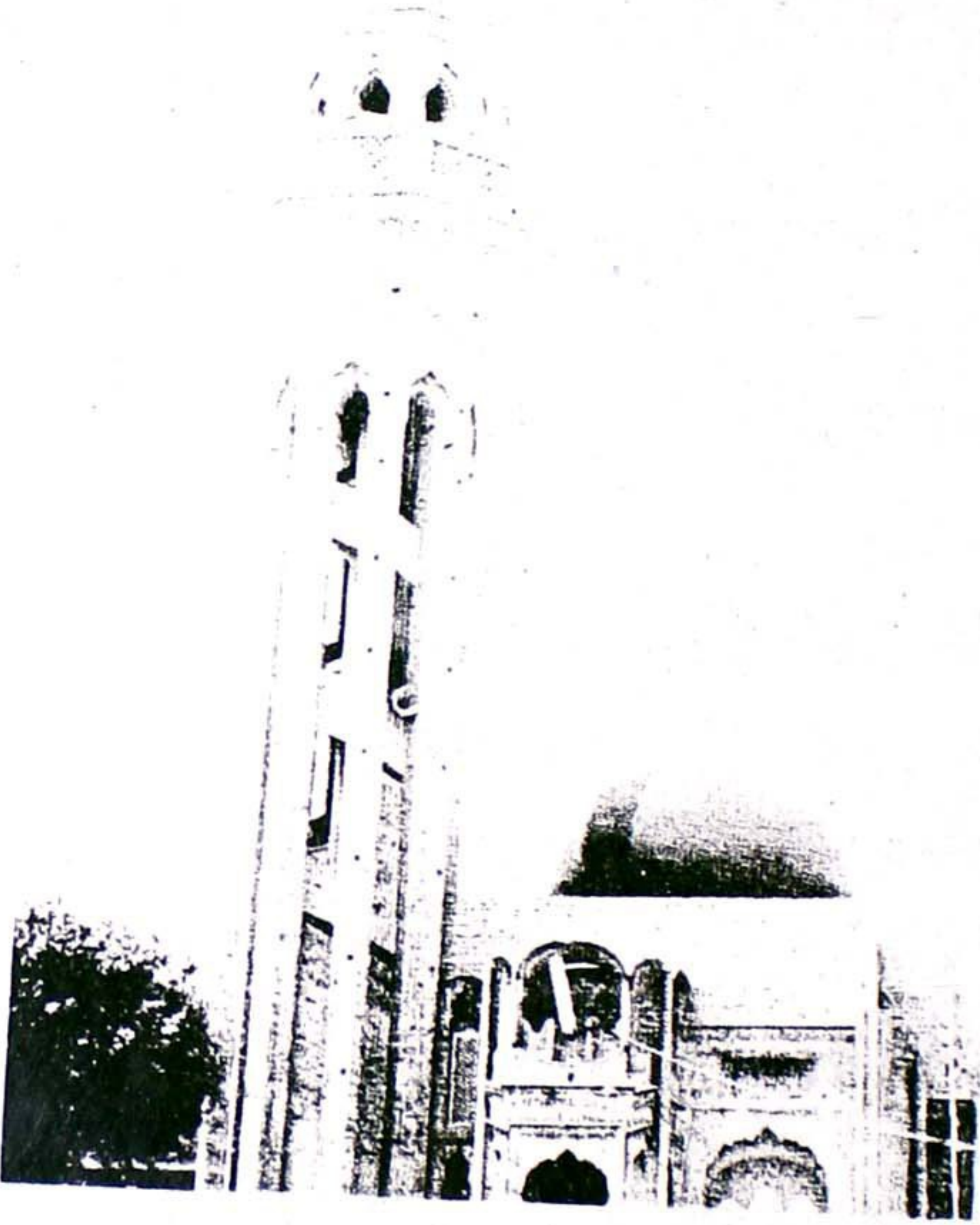
(۱۵) قیامت تک یہ (تحفہ رسولیہ) سب کے کام آئے میرے بیٹے کو بھی ہر قسم کے عذاب دنیا و آخرت سے محفوظ فرما۔

(۱۶) یہ (رسالہ) سب کیلئے عموماً اور میرے لیے خصوصاً جنت کی چابی ثابت ہو اور مجھے تیرے محبوب ﷺ کی دائمی قربت نصیب ہو۔

(۱۷) یا اللہ جل جلالک میرے لیے رسول پاک ﷺ کی دوری کا غم ختم کر کے آپ کی نعمت دیدار سے بہرہ مند فرما اور حضور کی بارگاہ پاک تک رسائی عطا فرما۔

(۱۸) میں نے اس رسالہ کی تاریخ لفظ "چراغ" کے حوالے کرتے ہوئے اس کو مکمل کیا

ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم (اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔) اور جنت میں جانے کی دلیل و ثبوت ہے۔

(۲) اے بیٹے (یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم) سورۃ فاتحہ کے سر کا تاج ہے اور اس میں معانی کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔

(۳) یہ اللہ تعالیٰ کی شاخوانی کے دفتر پر مطاع کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطاؤں کے دفتر میں داخل کرنے والی ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ جو ہر نیک و بد کا پیدا کرنے والا ہے وہ سب کو رزق دیتا ہے وہی ہے جو نیک لوگوں کو ہمیشہ کی زندگی عطا فرماتا ہے۔

(۵) (اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے) کہ سو سالہ مردے کو زندہ فرما دیتا ہے (حضرت عزیر علیہ السلام) اور تمام جہانوں کو بقا و دوام عطا فرماتا ہے۔

(۶) وہی ہے جو ہر بلندی و پستی سے ظاہر ہوتا ہے (یعنی بلندی و پستی اسی نے بنائی) اور وہی ذات اقدس ہے جو ذوق و شوق عطا فرماتی ہے۔

(۷) اسکی صفتیں تمام پوشیدہ رازوں کی مظہر ہیں اور جب کچھ بھی نہ تھا تو اسکی ذات تمام اوصاف کے ساتھ موجود تھی۔

(۸) وہی ذات ہے کہ جس نے انسان کے اندر دل رکھا ہے اور سر کے اندر قوت (یعنی سوچنے سمجھنے اور پہچاننے کی طاقت) رکھی ہے۔

(۹) بڑے بڑے شیر دل اور طاقت ور اسی نے بنائے اور پھر انکو ختم کرنے کی طاقت چیموٹی کو عطا کر دی۔

(۱۰) وہی ذات ہے جس نے آنکھوں کو سمجھ عطا فرمادی کہ وہ اپنی بینائی سے تمام زمانے کے حسین باغات کا نظارہ کرتی ہیں۔

(۱۱) ہر پاک صورت میں اسی کا جلوہ ہے اور اسی نے اپنی قدرت کاملہ سے جسم میں روح پھونکی۔

(۱۲) وہی ذات تو ہے جس نے مغر کو چمڑا پہنایا ہے اور دوست و دشمن کو بھی اسی نے (اپنی حکمت سے) تخلیق فرمایا۔

(۱۳) اسی ذات نے آسمان کو بلندی عطا فرمائی ہے اور زمین کو پستی عطا فرمائی ہے۔
 (۱۴) مٹھی بھر خاک کو آسمانوں کے اوپر پہچانے والی ذات اور پھر اُسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تیسرے الغرض ساتوں آسمانوں کی سیر کرانے والی وہی ذات ہے (یعنی رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام زمین و آسمان کی سیر کرائی حتیٰ کہ اپنے دیدار سے بھی مشرف فرمایا) جسے معراج کے عنوان سے شہرت بخشی

(۱۵) ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی ذات کا اقرار کرتی ہے مگر کسی کے اُسکی کنہ و ماہیت کو نہیں پایا۔ جیسے ارشادِ بانی ہے۔ لا تدركه الابصار۔

(۱۶) تمام جہانوں کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے اوصاف بیان کرنے سے عاجز ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شان اور اک و بیان سے وری ہے۔

(جیسے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ یا اللہ میں تیری تعریف ویسے نہیں کر پاتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)

سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمدؐ

مصطفیٰ ﷺ کی نعت شریف

(۱) حضرت محمد ﷺ تمام نبیوں کے سردار ہیں خدا کی تمام خدائی کے جملہ سرداروں کے سردار ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کا وجود مبارک شان میں اس طرح سب سے بلند و عالی مرتبت ہے جیسے عام موتیوں کے خزانوں میں لعل چمک رہا ہو۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو (بطور سفیر) ہد ہد عطا کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ببل عطا فرمایا۔

(۴) ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ جو کہ اُمّی (جس کا کوئی دنیا دار استاد نہ ہو) لقب ہیں اور اپنے علم کے فیض سے سارے جہاں کا عالم بنایا آپ اللہ تعالیٰ کے راستے کے معلم ہوئے۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لولاک (یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر کل کائنات کو تخلیق فرمایا) کا تاج پہنا کر باعث تخلیق کائنات بنایا اور عمر کا تاج آپ کے سر پر سجایا۔

(۶) تمام مخلوق آپ کی غلام ہے اور آپ تمام مخلوق کے آقا ہیں مشکل کے وقت تمام مخلوق اسی در کی طرف رخ کرتی ہے۔

۷) آپ ﷺ کی ذات اقدس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے شام و سحر درود و سلام ہوں آپ پر آپ کی تمام آل پر اور تمام اصحاب پر بھی۔

۸) خصوصاً آپ ﷺ کے دوستوں اور یاروں پر جو دوسرے صحابہ میں زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور آپ کی دید کے پیا سے تمام عشاق پر بھی درود سلام ہو۔

۹) حضرت ابو بکر صدیقؓ جو کہ ہمیشہ سے نیک ہیں اور بچپن سے لیکر قیامت تک اور قیامت کے بعد جنت میں حضور علیہ السلام کے دوست ہیں اور ساتھی ہیں جنکے لیے

قرآن نے فرمایا ہے ثانی اثین اذہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تخزن ان اللہ معنا (۱۰) جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدیق (سچ کی تصدیق کرنے والا) بنے اور آپ یعنی ابو بکر صدیقؓ ہر کافر و زندیق کو قتل کرنے والے ہیں۔

۱۱) انکے بعد حضرت عمر فاروق ابن خطابؓ پر بھی سلام ہو کہ جن کی رائے قرآن کے موافق ٹھہری۔

۱۲) آپ رضی اللہ عنہ زمانے کے سردار عادل (یعنی عدل کرنے والے) اور فاروق (حق کو باطل سے جدا کرنے والے) ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے کفار کے دلوں کو (ارادوں کو) پاش پاش کر دیا۔

۱۳) حضور اکرم ﷺ کے تیسرے دوست جو کہ علم و حیا کا پیکر اور اللہ تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن مجید کو جمع کرنے والا ہے۔

۱۴) ان کا اسم گرامی حضرت عثمان غنیؓ ہے جن کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی طرف سے دشمنوں کے آگے ڈھال بننے والے ہیں۔

۱۵) آقا علیہ السلام کے چوتھے یار حضرت علی المرتضیٰ ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے جسم و

جان پر میرے جسم و جان قربان ہوں۔

(۱۶) آپ رضی اللہ عنہ دین کے میدان کے غازی اور اللہ کے شیر ہیں (اسد اللہ الغالب) جو مرد و دون (کافروں) کو ذبح کرتے ہیں۔

(۱۷) ہر جو کوئی شخص بھی ان چار یاروں میں سے کسی ایک کا بھی دشمن و مخالف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر بے شمار لعنتیں بھیجتا ہے۔

غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی
قد سرہ کی شان و عظمت کا بیان۔

(۱) سارے جہاں کے پیر میرے مرشد میراں محی الدین (دین کو احیاء دینے والے) ہیں اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے میں نے انکا دامن صدق و یقین سے تھاما ہے۔

(۲) حضور ﷺ کی دونوں آنکھوں کا نور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لاڈلے

ہیں (جن کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری نسل فاطمہ رضی اللہ عنہ سے چلے گی) یعنی سیدزادے ہیں۔

(۳) آپ (یعنی سید عبدالقادر جیلانی) شریعت کے بادشاہ اور طریقت کے امام ہیں حقیقت و معرفت کے آفتاب ہیں۔

(۴) خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی اولاد سے پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے سر پر ولایت کا تاج رکھا (آپ سید الاولیاء ہیں۔

(۵) آپ رضی اللہ عنہ تمام رازداروں کے رازدان ہیں کیونکہ تمام صاحب راز (ولی) آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔

(۶) آپ رضی اللہ عنہ کا نام گرامی اسم اعظم ہے (یعنی غوث اعظم) اللہ کے اس دوست و محبوب کے کل ننانوے (۹۹) نام ہیں۔

(۷) اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں اسم اعظم نہ ہو تو ایسے ہے جیسے روح کے بغیر جسم اسی طرح آپ کا نام درجہ ولایت میں اعظم ہے (بڑا ہے) اولیاء کے نام بھی سیدنا عبدالقادر کے نام کے بغیر اس طرح ہیں جیسے روح کے بغیر جسم ہو۔

(۸) قادر مطلق (یعنی اللہ تعالیٰ) نے انکو بے انتہا طاقت؛ درجہ؛ مرتبہ عطا فرمایا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے سوا کچھ ناخریدا۔

(۹) تمام جن وانس (جن و انسان) آپ کے قدموں پر سر رکھتے ہیں (احترام کرتے ہیں) اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے سراپا سردار بنایا۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ بھی آپ کی رضا چاہتا ہے اور تمام اولیاء کرام کی گردنوں پر آپ کا قدم ہے۔

(۱۱) آپ رضی اللہ عنہ ازراہ پیارا طرف و اکناف کے تمام اولیاء کرام کے بزرگ و پیرو مرشد ہیں انکے والی ہیں آپ کے حلقہ مریدین میں شامل ہونے والے قطب ہو جاتے ہیں

(۱۲) آپ کے فیض کا یہ عالم ہے کہ حاتم طائی جیسے سخاوت میں مشہور شخص آپ کی عطاؤں کے متلاشی نظر آتے ہیں ایسے لگتا ہے کہ جیسے یہاں عطاء لہی کی نہریں چل رہی ہوں۔

(۱۳) آپ کے فیض کے دھارے ایسے ہیں جسے آبِ خضر (کہتے ہیں) تمام پانی پر حضرت خضر علیہ السلام کی حکمرانی ہے

یعنی حضرت خضر علیہ السلام کا سارا پانی اس کے لبوں میں چھپا محسوس ہوتا ہے اور آپ کی کرامات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ یاد کرا دیا ہے (یعنی آب

کی کرامتیں حضرت عیسیٰ السلام کے معجزوں کی طرح آشکار اور مشابہت رکھتے ہیں۔

(۱۴) آپ کے در کے کتے شیروں کو ذبح کرتے نظر آتے ہیں۔ (یعنی شیروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اور آپ کے در کے غلام کسی سے ذاتی دشمنی و عداوت نہیں رکھتے۔

(۱۵) آپ کی ناراضگی و غضب سے غیرت الہی جوش میں آجاتی ہے۔ جس سے کاری گاروں کے تمام کئے ہوئے کام (یعنی اعمال) اکارت و برباد ہو جاتے ہیں۔

(۱۶) آپ (یعنی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ) کا سینہ ہمیشہ یاد الہی کا گنجینہ بنا رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں اتنا محو رہتے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے جلوؤں میں کھو جاتے

(۱۷) جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر جیلان میں خطبہ دیا وہ مشرق میں چمکتے سورج کی طرح سب پر عیاں ہے

(۱۸) آپ رضی اللہ عنہ نے دنیائے عالم کو ایسا روحانی فیض عطا کیا ہے کہ مشرق و مغرب آپ کے فیض روحانی کے نور سے چمک رہے ہیں۔

(۱۹) مجھ پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص عنایتیں ہیں یہ ان کی عنایتوں کا جو آغاز ہو ہے تو میں آپ رضی اللہ عنہ سے مزید فضل و عنایت کا طلبگار ہوں

(۲۰) میرے تو دن رات انہیں کے احسانات میں غرق ہیں (یعنی مجھ پر تو دن رات انہیں کی عنایات ہیں)

اور اتنی عنایات ہیں کہ میں آپ کے احسانات کا شکر یہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(۲۱) اے دلوں پر راج کرنیوالے بے تاج بادشاہ مجھ پر خوش رہنا میں نے یہ تحفہ رضائے الہی کے حصول کیلئے پیش کیا ہے۔

سبب تصنیف کتاب مستجاب

(۱) میرے عشق نے میرے ضمیر کی آواز کو باہر نکالا اگرچہ مجھ میں کمی ہے لیکن میں نے ہمت کی اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے محبوب کی بارگاہ قدسیہ میں قبول فرمائے گا۔

(۲) میں نے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر لی ہے کہ میں نے سب سے اول نبی کریم ﷺ کے خلق عظیم کو بیان کیا ہے۔

(۳) مصنف (خواجہ دائم الحضور) اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ مردوں کی طرح ہمت کر کے حقیقت حال کو بیان کر اور سب بے مقصد قصے اور قصیدے چھوڑ دے۔

(۴) نبی اکرم ﷺ کے اخلاق حمیدہ کو بیان کر اور اس طرح جو چھپا ہوا ہے اسے ظاہر کر دے۔

(۵) نبی پاک ﷺ کے خلق عظیم کو نظم کی صورت دے اور اس خاک کو سورج کی روشنی عطا کر (یعنی حضور کا خلق لکھ کر اپنے جسدِ خاک کو آفتاب نبوت کی روشنی سے منور کرو۔

(۶) اے سچی بات تلاش کرنے والے میں نے حق بات اس طریقہ سے بیان کر دی ہے کہ اس میں کسی قسم کے سوال کی گنجائش نہیں چھوڑی۔

(۷) رسول اکرم ﷺ کے اخلاق مبارک پڑھانا اور سنانا سعادت مندی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی علامت ہے ہر ایک آدمی کی قسمت میں یہ کام نہیں ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کے اخلاق حسنہ کو بیان کر سکے۔

(۸) (بیان کرنے والے) کبھی ذرے کو خورشید ظاہر کر دیتے ہیں اور کبھی تنکے کو پہاڑ

اور کوہ قاف کہہ دیتے ہیں۔

(۹) (مصنف اپنے آپ سے کہتا ہے) کہ عذر قبول کرنے والے کی بارگاہ پاک کے وسیلے سے اعتدال والی بات بیان نہیں کرتے جزو کو پکڑ لیتے ہیں۔

(۱۰) (وہ ایسا کیوں کرتے ہیں یعنی کل کی بجائے جزو کو کیوں پکڑتے ہیں) اسلئے کہ انکی خواہشات انکو ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہیں اور وہ اپنی خواہشوں کی وجہ سے جان بلب ہو جاتے ہیں حالانکہ اصل حقیقت جو انکے بھی سامنے ہوتی ہے انکے ضمیر کو اندر ہی اندر لعنت و ملامت کرتی رہتی ہے اور اس غم میں کہ کہیں اصل حقیقت ظاہر نہ ہو جائے تڑپتے رہتے ہیں۔

(۱۱) میں کہتا ہوں کہ سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں (کیونکہ علم میں اضافہ ہوتا ہے) لیکن ذلیل قسم

کا سوال کرنا (جو کسی کی توہین کرنے کے ارادے سے کیا جائے) گناہ ہے۔ (اور اللہ ہی ہے جسے چاہے عزت بخشے جسے چاہے ذلت)

(۱۲) چونکہ میں نے اپنی گفتگو کو دل کی گہرائیوں سے لکھنا شروع کیا ہے سو اس کی طلب و جستجو میں مجھے اپنی ہوش نہ رہتی۔ (یعنی عشق رسول میں مست ہو جاتا)۔
محبت کی بے تابیاں کچھ نہ پوچھو جب رخ مصطفیٰ کا خیال آتا ہے۔

(۱۳) اتنا مست و محو ہو جاتا کہ مجھے یہ خبر نہیں رہتی کہ کب بیٹھتا ہوں کب اٹھتا ہوں پس یہی خواہش اور آرزو تھی کہ میں اپنے سخن کو اچھائیوں سے آراستہ کر دوں۔

(۱۴) حضرت رسول اکرم ﷺ زندہ اور بخشش لٹانے والے ہیں ہر ضعیف و کمزور کی دستگیری فرمانے کیلئے حاضر و ناظر بھی ہیں۔

(۱۵) الہی مجھے اس دونوں دریاؤں (یعنی احیا اور مواہب کا دریا) میں غوطہ لگانے والا بنا دے اور میرے عقیدے کی مضبوطی کو دوام عطا فرما۔

(۱۶) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرے شامل حال ہوا تو آپ ﷺ مجھے اس عہدے (زندہ و بخشش لٹانے والے عہدہ) پر فائز فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(۱۷) جب نبی پاک ﷺ کی رحمت و نگاہ کرم رہنمائی فرماتی ہے تو تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

نبی پاک ﷺ اور کتب و صحائف انبیاء علیہم السلام

(۱) آسمانوں سے جتنے بھی صحیفے نازل ہوئے ہیں سب میں رسول پاک حضرت محمد ﷺ کا ذکر خیر موجود ہے۔

(۲) انجیل اور زبور میں تو نبی اکرم ﷺ کے تمام اوصاف بیان ہو چکے ہیں۔

(۳) آپ ﷺ کا نام مبارک آپ کی کنیت اور تمام باقی اوصاف اسی طرح غزوات و حج حتیٰ کہ آپ کا کلام فرمایا اور آپ ﷺ کا خاموش رہنا یہ سب کچھ ان میں موجود ہے۔

(۴) توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا کہ جب نبی آخر الزمان حضرت

محمد ﷺ کا دور آئیگا۔

(۵) تو میں (یعنی اللہ تعالیٰ) اس ایک رسول کی بعثت سارے جہاں پر محیط کر دوں گا (یعنی آپ کے وقت میں کوئی دوسرا نبی یا رسول آئیگا اور نہ ہی اُنکے بعد کوئی نبی یا رسول آئے گا) آپ کی یہ صفت ہے کہ آپ ﷺ شاکر (اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے) صابر (صبر کرنے والے) حلیم (حوصلے والے) ہیں اور تحمل فرمانے والے ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ میرا بندہ کائنات کا مختارِ کل ہے نرم دل اور رحم دل اتنا ہے کہ کسی پریشانی میں سخت دل نہیں ہوتا۔

(۷) میرا نبی ﷺ عربی ہے قریشی ہے ہاشمی۔ ہے انسانیت کو کفر سے پاک کرتے ہیں جو آپ کی شان میں کمی کے تصورِ خیال بھی لائے وہ کافر ہے جبکہ اللہ نے فرمایا ہے (ورفعنا لک ذکرک۔)

ترجمہ (اے محبوب ہم نے تیری شان بلند کر دی ہے)

(۸) آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی۔ احمد (سب سے زیادہ اللہ کی حمد کرنے والا) محمود (جس کی تعریف کی گئی ہو)

محمد ﷺ (دنیا میں سب سے زیادہ جسکی نعت و تعریف کا چرچا کیا گیا ہے) اور آپ ﷺ تمام اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں میں سب سے زیادہ عزت و تکریم والے ہیں۔

(۹) آپ ﷺ ساری کائنات کیلئے رحمت ہیں۔ تمام رسولوں کے خاتم اور سب رسولوں سے زیادہ فضیلت والے صاحبِ لولاک ہیں (یعنی باعثِ تخلیق کائنات اور باعثِ اظہارِ ربوبیتِ خدا اور آپ تمام کائنات کے امام ہیں۔)

(۱۰) آپ ﷺ کے نور کی روشنی سے اطراف و اکناف میں چمک ہے۔ دلوں کی جلا آپ کی محبت و جستجو میں مضمحل ہے اگر حضور ﷺ کی چاہت دل میں نہ ہو تو وہ دل کو ہوجاتے ہیں۔

(۱۱) آپ ﷺ کی محبت و غلامی سے انسان کی الجھنیں بڑھتی نہیں بلکہ آسان ہو جاتی ہیں اور آپ ﷺ کی نصیحت و فیضان و فرمان تمام لوگوں کیلئے ہے۔

(۱۲) آپ ﷺ کی مشاوت آدمی کو نیک کام کرنے کی دعوت دیتی ہے اور فضول کی دنیا سے نکل کر عمل کرنا ہی آپ ﷺ کی وصیت ہے۔

(۱۳) آپ ﷺ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ ہے (جو اُس وقت) ملک شام میں تھا اور حضور ﷺ

رضائے الہی کے مطابق ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے طیبہ یعنی مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

حضرت سیدہ عائشہ حمیرا رضی اللہ عنہا اور اخلاقِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

(۱) رسول پاک ﷺ کے ایک عاشق و غلام نے حضرت امام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔

(۲) میری اور سب مومنوں کی مہربان ماں ہم غم کے ماروں کو رسول اکرم ﷺ کے اخلاقِ عظیم کے بارے میں کچھ بیان فرماہیں۔

(۳) امّ المؤمنین حضرت عائشہ نے فرمایا اے عاشقِ رسول، حضور ﷺ کے خلقِ عظیم کو جاننا چاہتا ہے تو قرآن کو پڑھ لے اس لیے کہ سارا قرآن حضور ﷺ کا خلق ہی تو ہے۔

(۴) تمام قرآن حضور کا خلق ہے اے عروہ رضی اللہ عنہ قرآن اٹھا کر دیکھو بس یہی کافی ہے۔

(۵) اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے جیسے گفتگو فرمائی بڑے سے بڑا ادب والا بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

(۶) یعنی میرے پروردگار نے آپ ﷺ کو ایسی شیریں بیانی اور گفتگو کا سلیقہ عطا فرمایا کہ آپ کے منہ سے نکلنے والی ہر بات سب سے اعلیٰ خلق کا نمونہ تھی۔

(۷) کیونکہ ادب سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور ادب کی وجہ سے دنیا میں راہنمائی اور حکومت کی جاسکتی ہے۔

(۸) ادب و احترام کی برکت ہی ہے کہ مجھ جیسے جاہل و خاکسار کو آپ ﷺ کے تمام اخلاق کریمہ بیان کرنے کا شرف نصیب ہوا۔

(۹) وہ جس نے آپ ﷺ کا خلق حاصل کیا اور احترام کیا اس نے بلند مقام حاصل کر لیا اور جس نے (ادب و احترام میں) بخل کیا پستیوں کے گھڑے میں جاگرا۔

(۱۰) ارے نادان جس نے اُس خلق کو پالیا یا قبول کر لیا وہ چمک اٹھا اور جو اس سے خالی رہا وہ مٹ گیا۔

(۱۱) تو رسول پاک ﷺ کے خلق کو کیا جانے کہ وہ تو بے مثل اوّل المراد ہے۔

(۱۲) حضور ﷺ کے تمام اخلاق بے مثل ہیں کہ آپ کے اخلاق و افعال نے دلوں میں دودھ اور شہد سے بڑھ کر مٹھاس پیدا کر دی۔

پہلی گفتگو حضور ﷺ کی عقل کے بارے میں جو

محض سچائی کو اخذ کرتی ہے۔

(۱) عقل خلق حسن کیلئے اولیت کا درجہ رکھتی ہے اور عقل روح اور جسم کیلئے نور کی طرح ہے۔
(۲) ہر وہ شخص جس میں عقل دوسروں کی نسبت زیادہ ہے اسکے اخلاق بھی دوسروں کی نسبت اچھے ہیں۔

(۳) اللہ رب العزت نے جب عقل کی تخلیق فرمائی تھی تو اس وقت عقل کے کل سو (۱۰۰) جز (حصے) بنائے تھے۔

(۴) ایک حصہ زمین و آسمان کی باقی تمام مخلوق (انسانیت) کو عطا فرمایا اور عقل کے (۹۹) حصے صرف رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائے۔

(۵) حضور ﷺ کی عقل شریف دانو کے ڈبیر کی طرح ہے جبکہ باقی تمام مخلوق کی عقل ایک دانے کی مانند ہے۔

(۶) دنیا والوں کو تعلیم و علم کے توسط و توصل سے مکمل عقل فہم اور عقل معاد و معاش عطا کی۔

(۷) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم و تعلیم کے توسط سے عقل نہیں دی بلکہ معاد و معاش کی عقل سب سے پہلے عطا فرمائی اور یہ دولت عقل تو آپ ﷺ کو بچپن میں ہی عطا فرما

(۸) اللہ تعالیٰ نے جتنی عقل و شعور اس پاک دل والے رسول محترم ﷺ کو عطا فرمائی ہے سارے جہاں کی عقل اکٹھی کر لی جائے تو وہ اسکے مقابلے میں عشرِ عینز بھی نہیں ہے۔

(۹) اہل طلب عقل حاصل کرنے کیلئے گومتے ہیں اور آپ ﷺ کی عقل و دانائی سے جہاں بھر کی رات ظلمت ختم ہوتی ہے۔

(۱۰) حضور اکرم ﷺ ساری کائنات کے ذرے ذرے کے عالم ہیں لیکن آپ ﷺ کا لقب اُمی ہے (اُمی ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کا کوئی دنیا دار استاد نہ ہو بلکہ نبی کا استاد اللہ ہوا کرتا ہے)

(۱۱) آپ ﷺ نے تمام جہاں والوں کو اپنے رب کی طرف کھینچا (یعنی دعوتِ حق دی) اسی طرح بد بخت بھی آپ ﷺ کی نگاہِ نظر سے نیک بخت بنتے چلے گئے۔

دوسرا مقالہ آپ ﷺ کا کلام فرمانا۔

(۱) حضور اکرم ﷺ کی شان پاک تخلیق کائنات میں سب سے بلند ہے آپ کا نظام (زندگی گزارنے کے طریقے) سب سے جدا ہے کیونکہ آپ ﷺ خود ساری کائنات میں سب سے ارفع و اعلیٰ اور سب سے زیادہ فصاحت و بلاغت کے متحمل ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کا کلام پاک ہر ایک دل میں گھر کرنے والا تمام خوبیوں کا جامع ہے اور اسی طرح اس میں کمال تھا کہ قریب اور دور سے یکساں سنائی دیتا تھا۔
 دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
 کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(۳) آپ ﷺ کی گفتگو ایسے تھی کہ جیسے منہ سے واضح اور جدا جدا موتیوں کے ہار گر رہے ہوں۔

(۴) آپ ﷺ جو لفظ بھی کہتے وہ آہستہ آہستہ (یعنی ٹھہر ٹھہر کے) کہتے اور کبھی (ضرورت محسوس کرتے تو) ایک کلمہ کو تکرار سے بھی بیاں فرمادیتے۔

(۵) آپ ﷺ کی آواز مبارک کا سوز و گزاز حضرت داود علیہ السلام کی آواز سے بہتر تھا (کہا جاتا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام جب اپنی خوبصورت آواز میں زبور کی تلاوت کرتے تو اڑتے پرندے بھی سننے کیلئے ٹھہر جاتے تھے) گویا وہ ایسی صدائے بازگشت تھی جو بار بار دلوں کو تنبیہ (خبردار) کرتی رہتی۔

(۶) نبی پاک ﷺ کا بات کرنے میں کوئی ثانی نہیں تھا جب آپ گفتگو فرما رہے ہوتے تو آپ کے منہ سے نور کی کرنیں پھوٹتیں۔

(۷) آپ ﷺ کی باتیں سننے والوں کا جی نہیں بھرتا تھا لوگوں میں سے زیادہ اوصاف رکھنے والے آپ کے اوصاف کے بھکاری نظر آتے ہیں۔

(۸) رسول پاک ﷺ اپنی زبان مبارک سے جو بھی گفتگو فرماتے وہ معجزہ تھی (یعنی اسکی تعریف کرنے میں زباں و عقل عاجز ہے۔)

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی مجلس شریف

(۱) آپ ﷺ کی مجلس پاک علم و آداب سے پُر تھی حضور ﷺ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص لب کشائی نہیں کرتا تھا۔

(۲) آپ ﷺ کی مجلس پاک قہر و جبر سے پاک تھی لیکن پیار و شفقت سے لبریز ہوتی اور تمام لوگ اس طرح خاموشی سے بیٹھتے جیسے کوئی تصویر ہو۔

(۳) کسی شخص میں آپ ﷺ کے جلوہ حسن کو دیکھنے کی تاب نہ تھی مگر آپ کی نگاہِ شفقت تمام پر ہوتی تھی۔

(۴) آپ ﷺ جب گفتگو کا آغاز فرماتے تو تمام لوگ سبر و چشم اسکو قبول کرتے۔

(۵) ہر جو شخص بھی حضور پر نور شافع یوم النشو ﷺ کی باتوں کو سنتا وہ ان باتوں کو اپنے دل میں بسالیتا اور آپ کی بات انکے دلوں میں نیک بختی کا بیج بودتی تھی۔

(۶) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بتقاضہ ادب آپ ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند و اونچی نہ کرتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ کی آواز پر آواز لگاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

(۷) جو کوئی شخص آپ کی محفل میں داخل ہوتا دوزانوں (گھنٹوں کے پل) بیٹھ جاتا اور حضور ﷺ کا قدرتی جلال یہ تھا کہ کئی لوگ ڈر کے مارے بے ہوش ہو جاتے تھے۔

(۸) آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں اور صحابہ کرام ایک دوسرے میں گھل مل جاتے ایک دوسرے سے پیار کرتے اور عداوتوں کو ختم کر دیتے۔

ہمارے آقا علیہ السلام نے امیر اور غریب کا فرق کالے اور گورے کا فرق آقا و غلام کا

فرق ختم کر دیا تھا۔

اور

۵ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(۹) آپ ﷺ کی صحبت ہمیشہ فقیروں اور غریبوں کے ساتھ ہوتی آپ ﷺ

کا دل امیروں کی طرف میلان نہ کرتا تھا۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ جسکو بہت زیادہ تقویٰ عطا کرتا ہے وہ رسول اکرم ﷺ کے زیادہ قریب

ہو جاتا ہے۔

(۱۱) جب کوئی شخص مجلس سے رخصت ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوا اور

حضور ﷺ سے دعا کی درخواست کرتا ہوا رخصت ہوتا۔

(۱۲) (مصنف پڑھنے والے سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں) اے میرے دوست میری

گفتگو (بات) سنہرے حروف ہیں اسے اپنے دل کے کانوں سے غور کے ساتھ سن

اور عمل کر۔

(۱۳) جیسا کہ حدیث مبارک میں ارشادِ نبوی ہے کہ تمام دین کا دروازہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

ام الکتاب (یعنی قرآن پاک ہے) ایسے ہی حضور ﷺ کا پیغام مبارک گویا دوسری ام

الکتاب ہے (مکمل ایمان کیلئے ادب رسول اور محبت رسول ﷺ دین و ایمان کے

دروازے کی حیثیت رکھتا ہے۔

حکایت

(۱) جب بھی کوئی مسافر دور سے آتا لوگ رسول پاک ﷺ کی طرف اشارہ کرتے۔
 (۲) آپ ﷺ اس آدمی کا نام وطن کا نام اور عرف پوچھتے اس پر رحم فرماتے اور بخش دیتے۔

(۳) (مصنف اپنے آپ کو مخاطب کرتا ہے) اے دل تو غم نہ کر اسلئے کہ سارا جہان حضور ﷺ کے خلقِ رحمت کا شکار ہے (یعنی ہر ایک پر کرم فرماتے ہیں) تجھ پر بھی فرمائیں گے۔

(جو تھا مقالہ)

اس حُسن معاشرت کے بارے میں جو صحابہ

کرامؓ کو حضور ﷺ کے فیضان سے عطا ہوا۔

(۱) سرکارِ دو عالم ﷺ ایک مرتبہ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک جاہل قسم کا مسافر آ گیا۔

(۲) اُسے مسجد نبوی کے صحن میں بُری حرکت کی (یعنی مسجد کے صحن میں پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کر دیا۔

(۳) صحابہ کرامؓ نے جب اس شخص کی اس بُری حرکت کو دیکھا تو اسے مارنے پٹنے کیلئے تیار ہو گئے۔

(۴) آپ ﷺ نے اہل مجلس کو فرمایا کسی کے دل کو دکھانا تکلیف دینا بڑی بات ہے۔

(۵) جو اُس نے کیا یہ پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے کیا چنانچہ آپ نے پانی ڈال کر اس جگہ کو پاک کر دیا۔

(۶) اے سننے والے تو بھی پاک ہو جا جس طرح سرکار نے اس شہر کو پاک کیا ہے۔
کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خیر البشر (انسانوں کی بہتری چاہنے والا) نبی و محبوب عطا فرمایا۔

صالحہ امینہ

آپ ﷺ کا ہر آنے

والے کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔

(۱) آپ ﷺ ہر آنے والے کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے تاکہ کسی آنے والے کی دل آزاری نہ ہو۔

(۲) آپ ﷺ آنے والے مہمان کیلئے کبھی اپنی چادر مبارک بچھا دیتے اور اسے اس چادر پر بیٹھا دیتے اور خود نیچے بیٹھ جاتے۔

(۳) آپ ﷺ کے پاس جو چیز بھی ہوتی وہ آنے والے مہمان کے سامنے پیش فرما دیتے اور وہ جب تک کھاتا رہتا کلام نہ فرماتے۔

(۴) اگر کوئی شخص نماز میں دیر سے شامل ہوتا تو آپ ﷺ بعد میں آنے والے کی شمولیت کی خاطر نماز طویل کر دیتے۔

(۵) آپ ﷺ تمام آنے والے حاجت مندوں کی حاجت پہلے پوری کرتے اور بعد میں عبادتِ تسبیح میں شامل ہو جاتے۔

حکایت

(۱) ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں تشریف فرما تھے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ ایک راستے سے آتی ہوئی نظر آئیں۔

(۲) آپ ﷺ انکی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر مبارک نیچے بچھا دی تاکہ حضرت حلیمہ اُس پر بیٹھ جائیں۔

(۳) آپ ﷺ نے انکی کما حقہ خدمت کی اور انکے کھانے کیلئے ترید (شورے میں روٹی ملا کر کھانا حضور علیہ السلام کی پسندیدہ غذا تھی) پیش کیا۔

(۴) آپ ﷺ کے متعلق صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے کہ آقا علیہ السلام ہم پر بادلوں کی طرح اللہ کی رحمت ہیں جو ہم سب پر محیط ہے۔

(۵) ہر جو کوئی سائل بھی اپنی حاجت لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اگر اسکی حاجت درست ہوتی تو آپ ﷺ اسکا ہاتھ پکڑتے اور اپنے صحابہ سے فرماتے۔

(۶) جو شخص میری حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ سے اجر پائیگا۔

(چھٹا مقالہ)

حضور ﷺ کا حسن معاشرت

جس سے صحابہ کرام فیض یاب ہوئے۔

(۱) آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تبسم (اس طرح ہنسا کہ منہ نہ کھلے تبسم کہلاتا ہے) فرمانے والے اور پریشان دلوں کے غم کی گرہ کھولنے والے ہیں (یعنی غموں کو دور فرمانے والے ہیں۔)

(۲) بلند آواز سے قہقہہ لگانا جائز نہیں یعنی اتنا ہنسا جائے کہ دانتوں کے آخری حصے تک ظاہر ہو جائیں جائز نہیں۔

(۳) اس طرح آپ کی پیشانی مبارک پر کوئی بے چینی یا بل نہ تھا اور آپ کا چہرہ پیشانی مبارک اس طرح تھا کہ تمام جہان اس پیشانی کی بدولت چمک اٹھا۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا ہا

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

(۴) آپ ﷺ مہربانی و شفقت کے پیکر اتم ہیں ہر دوست کے ساتھ شفقت فرماتے جب آپ ﷺ نظر فرماتے تو آپ کی نگاہ صحابہؓ کے دلوں تک اتر جاتی۔

ابو بکر و عمر و عثمان و علی اودھی زلف کنڈل دے قیدی نے

کئی ویکھ اویس بلال ہوئے ایسی آقادی آکھ مستانی اے

(۵) آپ ﷺ اپنے ہر دوست کا اس طرح خیال رکھتے کہ دنیا میں آپ ﷺ کی طرح کوئی شفیق نہ ہوگا۔

(۶) آپ ﷺ کی عادت مبارکہ میں یہ بات شامل تھی کہ آپ صبح کے وقت اور پانچوں نمازوں سے فراغت کے بعد (یعنی ہر نماز کی فراغت کے بعد)

(۷) اپنے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حال پوچھتے اور آپ ﷺ اس قدر فصیح الکلام تھے کہ کائنات میں کوئی شخص ایسا ہوا نہ ہوگا جو آپ کی طرح گفتگو کر سکے۔
۵ تیرے آگے سب ہیں دے رچے فصحا عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منہ میں زبان نہیں نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں

(۸) اگر کسی شخص کے متعلق بتایا جاتا کہ وہ بیمار ہے تو آپ ﷺ خود بنفسِ نفیس اس کا حال دریافت کرنے کیلئے تشریف لے جاتے۔

(۹) آپ ﷺ اسکو تسلی دینے کیلئے فرماتے کہ تو گھبرا نہیں کہ کوئی مریض گناہ سے پاک نہیں ہوتا۔ (یعنی بیمار ہونے سے مومن کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔)

(۱۰) جب کوئی شخص تقدیر الہی سے وفات پا جاتا تو آقا علیہ السلام خود اس کی نماز جنازہ پڑھاتے۔

(۱۱) اس شخص کی نماز جنازہ اور دفن سے فراغت کے بعد آپ اس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعاء مغفرت فرماتے (ایک قول کی مطابق آپ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت یہ

دعا فرمایا کرتے تھے۔ الیاس طہور انشاء اللہ طہور انشاء اللہ تعالیٰ۔
 (۱۲) اگر کوئی آپ ﷺ کے ساتھ سلوک بد کی انتہاء بھی کر دیتا تب بھی آپ ﷺ اسکو
 بدی کا جواب بدی نہ دیتے اسی طرح آپ ﷺ کا یہ بھی وصف پاک تھا کہ آپ کسی
 امیر و غریب کی دعوت کو رد نہ فرماتے بلکہ ہر کسی کی دعوت قبول فرماتے۔
 (۱۳) آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ ﷺ اُسے تناول
 فرماتے تو میزبان کیلئے دعا بھی فرماتے۔

(۱۴) اگر کوئی شخص آقا علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے روزے کی افطاری کرواتا تو
 آپ ﷺ اس کے گھر میں دو رکعت نماز (نفل) بھی ادا فرماتے۔ (جس جگہ

(جس جگہ پر آپ ﷺ نماز ادا فرماتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس
 جگہ کو تبرک جانتے اور اس جگہ کو جائے نماز بنا لیتے)

15. اگر کوئی شخص کسی صحابی کو گالی دیتا یا غلط الفاظ منہ سے نکالتا تو آپ ﷺ اس شخص پر
 اپنا دست شفقت رکھ دیتے۔ (جس کی برکت سے وہ شخص بالکل نرمی اختیار کر
 لیتا)

16. نبی اکرم ﷺ کبھی کبھی اپنے صحابہ کرام کے ساتھ باہر چہل قدمی کے لئے تشریف
 لے جایا کرتے اس طرح کبھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی باہر تشریف لے جایا
 کرتے۔

17. جب آپ ﷺ مجلس سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تمام صحابہ کرام بھی احتراماً
 کھڑے ہو جاتے اور کبھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین احتراماً پہلے
 کھڑے ہو جاتے۔ آپ ﷺ نے اس طرح کا خلق (نمونہ) بگڑے ہوئے
 لوگوں کے سامنے پیش فرمایا۔

18. آپ (حضرت محمد ﷺ) جو کہ تمام رسولوں کے سردار ہیں کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ کوئی عجیب بات سنتے تو آپ ﷺ کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں ظاہر نہ ہوتیں یعنی ہاتھ کھلے نہ ہوتے۔

19. بلکہ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یقین سے رکھ لیتے۔

20. اہل عرب کی یہی عادت تھی کہ جب کوئی عجیب بات سنتے تو ایسا کرتے۔

ساتواں مقالہ

آپ ﷺ کی بعض عادات کے بارے میں

1 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کے ساتھ کبھی مذاق نہیں کیا اور نہ ہی کبھی رسول اللہ ﷺ سے مذاق سنا تھا۔

آپ ﷺ سے فراق سنا تھا۔

(۲) آپ ﷺ ہمیشہ بہت پیاری پیاری باتیں فرمایا کرتے جو حکمت و دانائی اور دل پسندی سے لبریز ہوتیں۔ مگر آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

(۳) آپ ﷺ کی باتیں پاکیزہ سے پاکیزہ اور دانائی سے پر بیماریوں کو دفع کرنے والی اور بیماریوں کو شفا بخشنے والی ہیں۔

تھوڑی سی دل لگی کی بات

(۱) ایک روز ایک نیک خاتون (جو کہ بوڑھی تھی) آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں کہ میں جنت میں جاؤں۔

(۲) آپ ﷺ نے فرمایا اے خوش بیان عورت سن لے کہ کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔

(۳) اس خاتون نے جب یہ بات سنی تو اس کا دل ٹوٹ گیا اور عرض کرنے لگی پیارے آقا علیہ السلام کیا اللہ کی تقدیر میں یہی لکھا ہے۔

(۴) جب وہ عورت گریہ زاری کرنے لگی رونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے عورت غم نہ کر اور پریشان نہ ہو۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کر کہ تیرا سویا ہوا نصیب جاگ اٹھا ہے۔

(۶) ہر بوڑھا قیامت کے دن جوان ہوگا اور تو اس بات پر خوش ہو جا کہ تو جنت میں جوانی کی حالت میں جائیگی۔

(۷) جب عورت نے یہ بات سنی تو اس کا دل خوشی سے جھومنے لگا اور اس کا (دل والا) ویران گھر آباد ہو گیا۔

دوسری بات

(۱) ایک مرتبہ ایک عورت حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا شوہر بہت باتیں کرتا ہے۔

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے خاتون تیرے شوہر کی آنکھیں سفید ہیں۔

(۳) اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکی آنکھیں تو سیاہ ہیں سفید ہرگز نہیں ہیں۔

(۴) پھر وہ عورت ہنس پڑی اور عرض کرنے لگی اے تیز بصیرت والے آپ نے راز کی بات کہی جو میں سمجھ نہ پائی تھی۔ اب سمجھ گئی ہوں۔

(۵) آنکھوں کا سفید رنگ کوئی نہیں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ تمام سیاہ آنکھ کسی کو عطا نہ کرے۔ (امین)

ایک اور بات

(۱) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے سادے دل والی عورت سے کہا کہ کیا تیری خالہ کا بھائی ہے

(۲) سادہ دل والی نے سر نیچے کیا اور سوچ میں پڑ گئی آپ ﷺ مسکرائے۔

(۳) آپ ﷺ نے فرمایا اے سادے دل والی ہوش سے کام لے کہ تیری ماں نے

اسے بھلا دیا ہے۔

چوتھی بات

(۱) آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہوا کسی حاجت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے پریشان تھا۔

(۲) وہ شخص آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا تھا کہ کچھ سوال کرے گا اور اپنی حاجت روائی کرا سکے گا۔

(۳) صحابہ کرام نے کہا کہ اے سوال کرنے والے اللہ کے رسول ﷺ تیری خاطر پریشان ہیں۔

(۴) جب آپ ﷺ کی طبیعت مضطرب ہوتی ہے تو آپ ہر طلب گار کی طلب کو پورا فرماتے ہیں۔

(۵) سوال کرنے والے نے کہا آپ فکر نہ کریں میں حضور ﷺ کے دل کو ایک گھڑی میں خوش کر دیتا ہوں۔

(۶) وہ شخص بڑی تعظیم سے آگے بڑھا آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کرنے لگا اے مبارک و بابرکت چہرے والے مرد حق۔

(۷) میں نے آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے گروہ سے یہ خبر سنی ہے اور بلاشبہ آپ کے دوستوں کا بیان بھی حق ہے۔

(۸) کہ جس طرح آپ ﷺ کا چہرہ اور دبدبہ پورے جہاں میں پھیلا ہے اطراف و اکناف کے بادشاہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

(۹) خدائی کا دعویٰ کرنے والے کو اس کا یہ دعویٰ تباہ و برباد کر دیتا ہے اس کا کھانا پینا

دنیا سے اٹھ جاتا ہے یعنی وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اور جو آدمی اپنے رب پر اعتماد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے پیٹ بھرنے کیلئے طعام و شراب (پینے کی چیزیں) کا خوب بندوبست کرتا ہے۔

(۱۱) اور جو اس سے بیزار ہو کر نہ بھاگے یہ بات سن کر میرا دل خوش ہوا ہے۔

(۱۲) آپ ﷺ ہی اس لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم عطا فرمائے اور آپ کے قتل کرنے والے پر ہمیشہ کیلئے خدا کی لعنت ہو۔

(۱۳) یا رسول اللہ ﷺ نان و پانی کیلئے عذر نہ کریں میں اپنی بات میں سچا ہوں (یعنی میں مستحق ہوں) اور انکار نہ فرمائیں۔

(۱۴) اگر میں سیر ہو کر کھاپی لوں تو مجھ پر عتاب کیسا جب میں جھوٹا نہیں ہوں۔

(۱۵) اُس سادہ دل آدمی نے جب اپنا قصہ حضور ﷺ کو سنایا تو رسولوں کے سردار اس طرح اسکی بات سن کر خوش ہو گئے۔

(۱۶) آپ ﷺ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا تیرا کام ہے۔ اگر تو اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف رکھے گا تو اللہ تعالیٰ تیرا بار مددگار ہوگا۔

(۱۷) اس حالت میں جبکہ تو روٹی کا محتاج ہے تو تو اپنی زبان سے کلمہ پاک کا ورد کیوں نہیں چھیڑتا۔

(۱۸) جی بھر کے اسکا ورد کر اور اسکے ذکر سے اپنے دل کو بھر لے اتنا شیر دل ہو کر گریہ زاری کیوں کرتا ہے

(۱۹) چونکہ رسول خدا ﷺ کا دل خوش ہو چکا تھا لہذا وہ شخص اپنی مراد پا گیا۔

پانچویں بات

(۱) ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ سواری پر سوار ہو کر ابوہریرہؓ سے فرمانے لگے کہ اے ابوہریرہ میرے ساتھ سوار ہو جاؤ۔

(۲) آپ ﷺ نے اپنے دستِ کرم سے ابوہریرہ کا ہاتھ پکڑا اور ابوہریرہ نوجوان تھے اور تیز بھی۔

(۳) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ سے پہلے تیزی کے ساتھ سواری پر سوار ہو گئے اور حضور سے عرض کیا کہ حضور ہاتھ لائیے گا۔

(۴) جب نبی پاک ﷺ نے ابوہریرہ کا ہاتھ زین کو پکڑ کر کھنچا تو دونوں ز میں پر آ گئے (یعنی ابوہریرہ پہلے سے سوار تھے جب حضور کو کھنچا تو زمین پر آ گئے)۔

(۵) تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے جو پکڑ پر کھنچا تو ابوہریرہ نے ڈرتے ڈرتے ہاتھ پکڑ لیا لیکن پھر چھوڑ دیا۔

(۶) اور ابوہریرہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری روح و جسم آپ ﷺ پر قربان میں نے اپنا ہاتھ اس نیت پر واپس کر لیا ہے کہ کہیں ہلاک نہ ہو جاؤں کیونکہ۔

(۷) میں خود بھی گرا ہوں اور آپ ﷺ کو بھی گرا دیا ہے اس لئے میں اپنے آپ کو سست اور بزدل تصور کر رہا ہوں۔

(۸) حضور ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا خیر خیر دلوں پر راج کرنے والے

بادشاہ (حضرت ﷺ) نے فرمایا کہ تو اونٹ کے گلے سے بھاگنے والا نہ ہو۔

(چھٹی)

(۱) انبیاء کے سردار (حضرت محمد ﷺ) اپنے صحابہ کرام میں جلوہ گر تھے کہ باہر ایک سائل آ گیا۔

(۲) اُس نے عرض کی اے رسول خدا ﷺ میں سفر سے عاجز ہو گیا ہوں اور میرے پاؤں میں زخم آ گئے اے میرے مہربانی فرمانے والے مجھے ایک اونٹ عنایت فرما دیجئے گا۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہئے قبول کر لے میں تو تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔

(۴) اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اونٹنی کا بچہ کب اس قابل ہوتا ہے کہ کوئی چیز اٹھا سکے۔

(۵) نبی پاک ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ اونٹ بھی تو کسی اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

د آٹھواں مقالہ از واج مطہرات

کے ساتھ تعلقات

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ خلق عظیم کے مالک تھے۔

(۲) کوئی آپ ﷺ سے پہلے بیدار نہ ہوتا تھا اور آپ ﷺ خدمت خلق کیلئے خود کمر بستہ ہوتے تھے۔

(۳) گھر کا پوہا خود گرم کرتے اور اپنے کپڑے اور نعلین مبارک خود سیتے تھے۔
(۴) آپ ﷺ نے کبھی کھانا پانی طلب نہیں کیا تھا جو چیز ہم دیتیں خوشی سے تناول فرماتے تھے۔

(۵) اگر گھر میں کوئی کھانا نہ دیتا تو آپ روزہ کی نیت فرما کر روزہ رکھ لیتے۔
(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی آپ ﷺ کو پریشان نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی آپ نے بے ہودہ بات کی۔
(۷) مباح (وہ فعل جس کے کرنے سے نہ گناہ ہو نہ ثواب ہو) کھیل سے کبھی منع نہ فرماتے تھے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہتے تھے۔

(۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت پیار کرتے تھے اور آپ کی عمر چھوٹی تھی اسلئے کبھی حضرت عائشہ سے کھیل بھی لیتے تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔
(۹) آپ ﷺ کی دختر پاک بھی آپ ﷺ کی مہربانی اور پیار کی وجہ سے آتی اور حضرت عائشہ صدیقہ سے کھیل میں مصروف ہو جاتیں۔

حکایت

1. ایک مرتبہ اہل حبشہ میں سے چند غازی نوجوان ڈھول بجا رہے تھے اور رقص کر رہے تھے۔
2. یہ لوگ حرم نبی پاک ﷺ یعنی مسجد نبوی شریف میں ایسا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ ان کے اس فعل سے پریشان نہ ہوئے۔
3. بلکہ آپ ﷺ ان دف یا ڈھول بجانے والوں کو خود دیکھتے رہے اور ہر مشکل وقت میں آپ ﷺ مشکل کشائی فرمانے والے ہیں۔

نواں مقالہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی بچوں بالخصوص حسنین

کریمین سے شفقت

1. نبی کریم ﷺ بچوں سے بہت زیادہ شفقت فرمایا کرتے تھے۔ بہت زیادہ شفقت ماں سے بھی زیادہ اور باپ سے بھی زیادہ۔
2. بالخصوص بہت چھوٹے پنکوڑے والے بچوں کے لئے آپ ﷺ کی محبت اور شفقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی۔
3. جب کوئی بہت چھوٹا بچہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے گود میں لے لیتے اور کبھی دائیں رخسار پر بوسہ فرماتے اور کبھی بائیں رخسار پر۔
4. حسنین کریمین کے ساتھ آپ ﷺ بہت زیادہ شفقت و پیار فرماتے تھے اس لئے کہ وہ تو آپ ﷺ کی آنکھوں کا نور اور ٹھنڈک ہیں۔
5. آپ ﷺ کبھی اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں رکھ دیتے اور کبھی ان کے سر اور پیشانی کا بوسہ لیتے۔

حکایت

1. ایک مرتبہ آپ ﷺ کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تشریف لائے اور حضرت حسنؓ آپ ﷺ کے کندھے پر سوار تھے۔
2. حضرت ابو بکر صدیقؓ راستے میں ملے اور حضرت حسنؓ کو سرکار کے کندھوں پر سوار دیکھ کر فرمایا اے نوجوان تو کتنا خوش نصیب ہے کہ تیری سواری کتنی پیاری ہے (کہ سرکارِ دو عالم تیری سواری بنے ہوئے ہیں)
3. سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اے صدیقؓ سوار بھی تو کتنا اچھا ہے۔ صاحب راز ہے، ذکی ہے، اور باہوش ہے۔

حکایت

(۱) ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ امامت فرما رہے تھے اور تمام صحابہ کرام صف بہ صف قیام میں تھے۔

(۲) حضور ﷺ کی آنکھوں کے نور شہزادے آگئے جو شہیدوں کے سردار اور نیک بختوں کے سردار ہیں جنکا اسم گرامی حسینؑ ہے۔

(۳) جب نبی پاک ﷺ سجدے میں گئے تو شہزادے حضرت حسینؑ نے حضور ﷺ کی گردن تھام لی۔

(۴) رسول پاک ﷺ نے اپنی گردن کو سجدے میں رکھے رکھا تا کہ کچھ دیر کے بعد حضرت حسینؑ خود ہی الگ ہو جائیں گے اس طرح کافی دیر کے بعد حضرت امام حسینؑ آپکی گردن سے جدا ہوئے۔

(۵) صحابہ میں کچھ نے عرض کی کہ اس بچہ کی حرکت پہ ہم حیران ہیں کہ اس نے کتنی چالاکی کی اور بیباکی کا کام کیا ہے (حضور کی نماز کا خیال بھی نہ کیا)

(۶) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے پاک باز دوستو! یہ دونوں ساری دنیا میں میرے پھول ہیں۔

(۷) میری روح کی راحت و خوشی اور میرے دل کا سرور ہیں اور پھر یہ اصل نور میں سے ہیں نہ کہ مٹی اور پانی میں سے ہیں۔

(۸) یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں جائز ہے میرا ہر لمحہ انکی خوشی و رضا کیلئے ہے۔

حکایت

(۱) ایک دن حضرت حسن اور حضرت حسینؑ دونوں حضور ﷺ کے پاس گئے حضور ﷺ نے انکے سروں کو بوسہ دیا۔

(۲) ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری چند لڑکیاں اور لڑکے ہیں میں نے

(۳) انکو کبھی بوسا نہیں دیا کبھی وہ میرے پاس آئیں بھی تو میں نے ایسا نہیں کیا۔

(۴) نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے اولاد والے ہر وہ شخص جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔

(۵) وہ ہماری سنت پر عمل نہیں کرتا اور نہ ہی وہ نیک بخت ہو سکتا ہے (یعنی جو اپنے بچوں

کو بوسہ نہیں دیتا پیار نہیں کرتا وہ جنت سے محروم ہے کیونکہ حضور کا ارشاد ہے من

لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا فلیس منا ..

ترجمہ: جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں ہے۔

(حاشیہ) پانچ وجہ سے بوسہ دینا جائز ہے۔ (۱) مومن کا بوسہ دینا (۲) اولاد کو بوسہ دینا

(۳) اپنی عورت کو بوسہ دینا (۴) بھائی کو بوسہ دینا (۵) حجر اسود کو بوسہ دینا فتاویٰ

عالمگیری۔

(دسواں مقالہ)

حضور ﷺ کا غلاموں اور خدام سے حسن سلوک

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خاص خادم تھے آپ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے ہیں۔

(۲) حضور ﷺ نے کبھی مجھ سے سخت بات نہ کی اور نہ کبھی یہ کہا کہ یہ کرا اور وہ نہ کر۔

(۳) اگر کام کرتے ہوئے مجھ سے کئی بار بھی کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو آپ معاف

فرمادیتے۔

(۴) میں جب تک حضور ﷺ کے ساتھ رہا ہوں میں نے درگزر اور بخشش کے سوا حضور کا کوئی کام نہیں دیکھا۔

(۵) آپ ﷺ ہر سوالی پر رحم فرماتے تھے اور اسکی جھولی بہرتے تھے خاص غلاموں پر بھی اور ناداقوں پر بھی۔

(۶) آپ ﷺ کے شب دروز میں سختی کا کوئی کام نہ تھا جو غلام تناول فرماتے آپ بھی وہی تناول فرماتے۔

(۷) آپ ﷺ نے تمام غلاموں کو آزاد فرمایا تھا آپ ﷺ نے تمام غمزدہ لوگوں کا دل خوش فرمایا۔

(گیارہواں مقالہ) حضور ﷺ کے حلم

(حوصلہ کے بارے میں جو کہ علم کا لامحدود

خزانہ ہیں۔

(۱) آپ ﷺ جو کہ جنت کے گلزاروں سے بھی پاک ہیں مٹی کے سینوں سے کانٹے کھینچتے تھے۔

(۲) جاہل اور سخت دل والے (کافر) آپ پر ظلم کرتے تھے مگر آپ انکو ایمان کی روشنی عطا کرنے کی خاطر برداشت فرماتے تھے۔

(۳) مخالفوں (کافروں) کے پتھروں نے جب آپ ﷺ کے لب اور دانت مبارک کو خون آلود کیا تو آپ نے پیاری پیاری دعاؤں کیلئے انکے لئے ہاتھ اٹھائے (اللهم ارحم قومی فانہا لا يعلمون۔ اے اللہ میری قوم پر رحم فرما یہ نادان ہے نہیں جانتی۔

(۴) ہر ابولہوس نے آپ ﷺ پر ظلم کیا لیکن آپ کسی سے بدلہ لینے کے درپے نہیں ہوئے۔

(۵) لیکن جو شخص کفر کی حالت میں مر کے مٹی میں مل گیا اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے غضب کی آگ میں پھینک دیا۔

حکایت

(۱) ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ جنگل میں صحابہ کرام سے دور کچھ فاصلے پر آرام فرما رہے تھے۔

(۲) ایک خوش نصیب درخت آپ پر سایہ کر رہا تھا اور آپ کی تلوار ایک ٹہنی پر لٹک رہی تھی۔

(۳) ایک مشرک سخت غصے میں آیا اس نے آپ ﷺ کی تلوار کو پکڑ کر حضور ﷺ پر وار کرنا چاہا۔

(۴) حضور ﷺ نے آنکھیں کھول دیں (اللہ کے نبی کا سونا اور جاگنا یکساں ہوتا ہے۔) اس کا فرنے کہا آپ کے ساتھی کہاں ہیں؟ (یعنی اب میرے ہاتھ سے آپ کو کون بچائے گا)

(۵) آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرا نگہبان ہے میرا حافظ و ناصر اور مددگار ہے۔

(۶) جب رسول پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو مخالف پر زردہ طاری ہو گیا۔

(۷) اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی رسول پاک ﷺ نے دلیری سے تلوار پھر اسے پکڑا دی۔

(۸) آپ ﷺ نے فرمایا تیرا حال کیا ہے اور تیرا منزل تک پہنچنا کیا ہے۔

(۹) اس شخص نے عرض کی اے بلند خلق والے تیرا حوصلہ تو ہی جانتا ہے مجھ پر کرم کریں اور آگے (قیامت میں) میرے شفیع ٹھہریں۔

(۱۰) اے کرم کرنے والے میں نے سچے دل سے توبہ کی ہے تیرا کرم و درگزر کا فیض عام ہے مجھ پر رحم فرما دے۔

(۱۱) اس میں شک نہیں کہ میرا کام دل کو دکھانے والا ہے مگر کریموں کا کام مہربانی کرنا ہوتا ہے۔

(۱۲) آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رکھے آپ ﷺ مجھے نجات دیجئے (بخش دیجئے) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

(۱۳) اندھے نے جو درد بھری آہ بھری اسنے دیکھا کہ سامنے بخشش کرنے والے کھڑے تھے۔

(۱۴) چونکہ نبی پاک ﷺ معاف فرمانے والے اور عذر سننے والے آپ ﷺ نے جب اسکا عذر سنا تو اسے معاف فرما دیا۔

(۱۵) وہ توبہ کے سوا گناہوں کی اور کوئی سزا نہیں دیتا تھے بھی چاہئے کہ توبہ کرنی ہے تو اس بادشاہ کے سامنے کر۔

(۱۶) اس شخص کے دل کا اندھیرا ختم ہو گیا اور سینہ نور ایمان سے روشن ہو گیا وہ ابلیس والی صورت ختم ہو گئی اور اس کا چہرہ اچمک اٹھا۔

(۱۷) وہ پھول کی طرح روشن اپنے گھر جب پہنچا تو اس نے تمام کے سامنے حضور ﷺ کا حُلم (بردباری حوصلہ) بیان کیا۔

(۱۸) اسکے گھر والے بھی تمام اسلام کی روشنی سے مشرف ہوئے اور آپ کے غلام بن گئے۔

(بارہواں مقالہ) عاقبت فہم آقا علیہ السلام کی تواضع

(۱) نبی پاک ﷺ عاجزی کو پسند فرماتے تھے جیسے میوے سے بھری ہوئی شاخ زمین کی طرف جھک جاتی ہے۔

(۲) آپ ﷺ پر چودہ طبق اپنی جان قربان کرتے ہیں اور چاروں فرشتے (حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ اللہ کے الواعظ فرشتے تمام فرشتوں کے سردار ہیں) انکے در پر حلقہ بگوش (غلام) ہیں۔

(۳) جنت و دوزخ ان کے غلام ہیں بندہ و مالک اور رضوان سبھی انکے غلام ہیں۔

(۴) آپ ﷺ راستے پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور اپنے آپ کو مسکین شمار کرتے ہیں۔

(۵) صحابہ اکرام کے سامنے فرماتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس لیے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

(۶) خود کو بندہ کہنے والے اللہ کے رسول نے خوشی کے راستے میں قدم نہیں رکھا۔

(۷) آپ فرماتے مجھے یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح مت بڑاؤ اور آپ کبھی کسی سے سخت بات بھی نہ فرماتے تھے۔

(۸) اُس بادشاہ کی دعا مسکینوں کو نواز نے والی تھی اور انہوں نے اپنی گردن بارگاہ ایزدی میں جھکائی ہوئی تھی اور عرض کر رہے تھے۔

(۹) یا اللہ مجھے عاجز و مسکین رکھ اور قیامت والے دن بھی مجھے عاجزی کرنے والوں میں اٹھا۔

(۱۰) جب آپ غزوہ کی طرف تشریف لے جاتے تو عام مرد اور عورتوں کے ساتھ جاتے

تھے۔ (یعنی علیحدہ کوئی نشان و شوکت نہیں بنواتے تھے)

(۱۱) حضور ﷺ نے ہمیشہ عجز کو پسند کیا اور اللہ کی بارگاہ میں تواضع کی دعا کی اس کے بعد یہ دعائیں لگتے کہ یا اللہ مجھے دھوکا دینے والوں سے بچا۔

(۱۲) ہر جو شخص ملتا اُسے سلام بلانے میں پہل کرتے اور تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے۔

حکایت

(۱) ایک مرتبہ جب نبی ﷺ جنگل میں تھے کوئی شخص ایک بکری اور کچھ آٹا بطور ہدیہ لے کر پیش ہوا۔

(۲) آپ ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا کہ بسم اللہ کرو (یعنی اسے تیار کرو) دوسرے نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اسے مکمل صاف کر دیتا ہوں۔

(۳) تیسرے صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے پکانے کا بہت شوق ہے چوتھے نے عرض کیا آٹا میں گوند دیتا ہوں۔

(۴) رسول پاک ﷺ نے فرمایا لکڑیاں میں اکٹھی کروں گا ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ تکلیف نہ فرمائیں ہم خدمت کیلئے موجود ہیں۔

(۵) آپ ﷺ نے فرمایا اے سیاہ آنکھوں والے اس کام میں میں آرام نہیں کروں گا بلکہ تمہارا ہاتھ بٹاؤں گا۔

(۶) ایک صحابی نے عرض کی پھول کا کیا کام ہے کہ کانٹے چنے آپ ﷺ نے اس کام کو کیوں پسند فرمایا ہے۔

۷) یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے غلام ہیں اور آپ ہمارے سردار ہیں ہم آپ کے نام نامی پر جان قربان کرنے والے ہیں۔

۸) آپ ﷺ بادشاہ ہیں تخت پر بیٹھیں جو آپ کا کام ہے اور ہم غلاموں کی اطاعت قبول فرمائے۔

۹) یہ بات ہمیں اچھی نہیں لگتی کہ غلام سامنے بیٹھے ہوں اور آقا کام کریں۔

۱۰) آپ ﷺ نے فرمایا لیکن یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور وہ بے کار و جوہود کو دوست نہیں رکھتا۔

۱۱) مرد اسی کو کہتے ہیں جو دوستوں کے ساتھ کام کرے اور مرد وہی ہوتا ہے جو دوستوں کا دوست ہو۔

۱۲) جب کہ اللہ تعالیٰ نے میرے وجود کو سالم بنا ہے۔ میں کیوں بے کار بیٹھوں۔

حکایت

۱) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ الصدیقہؓ سے فرمایا ہر کوئی اپنا کام خود کرے۔

۲) تاکہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم مددگار ہو اور جنت نصیب ہو اور (جنت میں) اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو۔

۳) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی اس طرح مہربانی کہ ہم تو تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں مسکین اور یتیم بندہ ہوں۔

۴) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرا شامل حال نہ ہو تو میں جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا۔

۵) (مصنف کہتا ہے) جنہوں نے حضور ﷺ کی غلامی قبول کی ہے انہوں نے آپ ﷺ کے عجز و تواضع کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

(تیرھواں مقالہ) آپ ﷺ کا کائنات کے

مالک ہو کر بھی فقر کو پسند کرنا۔

(۱) تمام لوگوں کا ہنر فقیری دیکھا مگر رسول پاک ﷺ کا فقر پسندیدہ ہے۔

(۲) آپ کے فقر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لولاک کا تاج پہنایا اور فقر ہی کی وجہ سے آپ کا خطبہ آسمان پر پہنچا۔

(۳) حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزیں فقر اور غنا پیش کیں مگر رسول پاک ﷺ نے فقر کو پسند کیا۔

۵ مالک کو نین ہیں پاس کچھ رکھتے نہیں
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں آپ کے خالی ہاتھوں میں

حکایت

(۱) ایک مرتبہ حضرت رسول پاک ﷺ تشریف فرما تھے کہ آسمان سے جبرئیل آمین حاضر ہوئے۔

(۲) انہوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے حبیب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر درود سلام کا تحفہ بھیجا ہے۔

(۳) اور سلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ زمین و آسمان یا رسول اللہ آپ کی امت میں کر دیئے گئے ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پوری کائنات کا مالک و مختار بنایا ہے اور تمام پوشیدہ راز آپ ﷺ پر ظاہر کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۵) اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو مالدار کر دوں مال سونا و چاندی اور جانور غرض ہر چیز عطا کر دوں۔

(۶) آپ کی خاطر پہاڑ کو سونا کر دوں اور آپ ﷺ کے دروازے پر پہرے دار کھڑے کر دوں۔

(۷) آپ جس طرف بھی تشریف لے جائیں وادیاں اور پہاڑ آپ کی خدمت کیلئے ساتھ ہوں۔

(۸) اگر آپ ﷺ کوئی چیز سونے وغیرہ سے خرچ کریں گے تو میں کمی نہیں آنے دوں گا بلکہ اپنی قدرت کا ملہ سے اور زیادہ کر دوں گا۔

(۹) یا آپ فقیری پسند کریں گے صبر و قناعت قبول کر کے مجھے اپنا دل عنایت کریں گے۔

(۱۰) کیونکہ تو میرا مختار (اختیار والا) بندہ ہے میرے ہر کام میں تیری رضا (خوشی) شامل ہے۔

(۱۱) رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں فقر کو قبول کرتا ہوں صبر کروں گا اور (کسی تکلیف میں) پریشان نہ ہوں گا۔

(۱۲) اگر تو پسند کرے تو مجھے ایک دن بھوکا رکھ اور ایک دن میرا پیٹ بھرے مجھ کو کچھ غم نہ ہوگا تو مجھے جلد کوئی چیز عطا کرے یا دیر سے۔

(۱۳) فقر و فاقہ میرے دل کی مراد ہے فقر مثل پھول کے ہے اور غنا مثل پاگل پن کے۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے محبوب تمہیں فقر مبارک ہو تیرا دسترخوان بھرا رہے گا۔

(۱۵) فقر پھول ہے اور غنا اس کا جزو ہے فقر دریا کی مانند ہے اور غنا اس کے ایک لہریا نالے کی مثل ہے۔

(۱۶) اے اس جہان کے بلند حکمت والے تیری (ذات و شان) تو فقر اور غنا دونوں

سے برتر ہے۔

چودھواں مقالہ

(۱) رسول پاک ﷺ کا جو دو سخا میں کوئی ثانی نہ تھا ایک لمحہ بھی ایسا نہ گزرتا تھا کہ جس لمحے حضور ﷺ کا فیضان ہر خاص و عام کیلئے عام نہ ہو۔

(۲) حضور ﷺ کی سخاوت شمار و بیان سے ماورا ہے حاتم طائی (جو کہ سخاوت میں بڑا مشہور ہوا ہے) نے بھی آپ ﷺ جیسا سخی نہ دیکھا ہوگا۔

(۳) آپ ﷺ اس طرح عطا فرماتے تھے جیسے چشمہ رواں دواں رہتا ہے ایسے جاری خزانہ سے آپ کی بخشش جانوروں پر بھی جاری تھی۔

(۴) حضور ﷺ کی زبان اقدس پر کبھی نہیں ہی نہیں آیا وہ ہر وقت ہر گھڑی اور ہر حال میں سائل و پریشان حالوں پر کرم فرماتے ہیں۔ فرمان الہی ہے

و اما السائل فلا تنهر

ترجمہ: کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا۔

(۵) عشر؛ زکوٰۃ اور خراج وغیرہ میں سے آپ ﷺ کچھ نہ لیتے تھے وہ سب کچھ غریبوں میں تقسیم کرتے تھے۔

(۶) جہاں کا بے حساب مال آتا تھا حضور ہر شخص کو عطا فرماتے تھے مگر اپنے لئے ایک زرہ تک نہیں رکھتے تھے۔

(۷) غلاموں کو سات ملکوں کی بادشاہی عطا کر دی مگر خود سونے اور چاندی کو (یعنی مال و دولت) کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حکایت

(۱) ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ جب گھر تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ مجھے گھر سے سونے اور چاند کی لو آتی ہے۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا تین درہم ہیں کسی نیک بخت نے ہدلہ کے طور پر بھیجے ہیں۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا تم نے یہ درہم اب تک کسی فقیر کو کیوں نہ دیئے اب میں اس کی بوسے پریشان ہوں۔

(۴) میرے نزدیک سونا اور چاندی گند (بری چیز) ہے میری روح کا تمام سکون اور راحت عبادت الہی میں ہے۔

(۵) مجھے اس بُرے کام سے کیا حاصل کہ اسکی دن رات نگرانی کرتا رہوں۔

(۶) میں تو دن رات اسی اللہ کی بارگاہ میں رہوں گا جو مجھے ہر روز تازہ روزی عطا کرتا ہے۔

(۷) اس لیے کہ وہ پکڑ کر روزی دیتا ہے اور ہر دکھے ہوئے دل کو بھی روزی عطا کرتا ہے۔

(پندرواں مقالہ) سرکار کی شجاعت

(۱) حضور پر نور ﷺ سب سے زیادہ بہادر اور شجاع تھے۔ نہ ہی دل میں کسی کا خوف تھا اور

نہ ہی کوئی بُری سوچ رکھتے تھے۔

(۲) آپ ﷺ اس وقت بھی اکیلے تنہا اندر باہر تشریف لے جاتے جب یہودی اور عیسائی آپ کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔

(۳) گرچہ آپ ﷺ اکیلے اور مخالف (دشمن) ہزاروں تھے مگر پھر بھی آپ اپنے کام میں قوی اور مضبوط رفتار رکھتے تھے۔

(۴) بڑے بڑے شیر دل آپ ﷺ سے ڈرتے تھے مگر آپ کسی سیر دل والے سے نہیں ڈرتے تھے۔

(۵) شیر خدا حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب سخت جنگ ہو رہی تھی سب بھاگ گئے تھے مگر حضور ﷺ جمے رہے تھے اور بزدلی کا کوئی حرف کبھی زبان سے نہ نکلا تھا۔

حکایت

(۱) جب مکہ فتح ہوا اس کے تھوڑی دیر بعد اللہ کے حبیب حنین کی طرف تشریف لے گئے۔

(۲) کافروں کا لشکر بہت زیادہ تھا (تعداد حد سے باہر تھی) رسولوں کے بادشاہ نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔

(۳) جب ہر طرف سے دشمنوں نے حملہ کر دیا اور تیر و تلواریں دونوں طرف سے چلنے شروع ہو گئے۔

(۴) جب جنگ وجدل حد سے بر گیا لڑتے لڑتے رات آگئی۔

(۵) شیطان پلید نے آکر آزدی (افواہ پھیلا دی) کہ نبی پاک ﷺ اس جگہ شہید ہو گئے ہیں (جنگ میں ایسی افواہیں دشمن کا حوصلہ پست کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں)

(۶) اس خبر کو جب صحابہ کرام نے سنا تو انکے ہاتھوں سے تلواریں گر پڑیں۔

(۷) انکی آنکھیں اشک بار ہوئیں دل ٹوٹ گئے بیدلی اور خوف زیادہ ہو گیا۔

(۸) کفار کا لشکر اس وقت زوروں پر تھا سب کتوں کی طرح شور مچا رہے تھے۔

(۹) اللہ کا نبی اپنی جان بھی نہ بچا سکا اور نہ ہی ایک قدم پیش قدمی کر سکا۔

(۱۰) ادھر نبی پاک ﷺ اونٹ پر سوار ہوئے اور دل جمعی سے فتح کی امید کے ساتھ فتح کا انتظار کرنے لگے۔

(۱۱) چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین منتشر تھے اسلئے آپ کے ساتھ ہم رکاب نہ ہو سکے کافروں کے لشکر نے آپ کو گھیرے میں لے لیا۔

(۱۲) آپ ﷺ شیروں اور کتوں کے درمیان پھر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مگھن تھے۔

(۱۳) آپ ﷺ کے دل نے کسی دوسرے سے التجا کی اور نہ ہی کسی کافر سے ڈرے گھرائے۔

(۱۴) آپ ﷺ نے اپنے اونٹ کو سوئی ماری (ہانکا) اور بُری سوچ رکھنے والے کافروں کی طرف روانہ ہوئے۔

(۱۵) صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم تھوڑے ہیں اور اے شیر دل دیکھئے تو چاروں طرف کافروں کا بہت بڑا ہجوم ہے۔

(۱۶) یا رسول اللہ ﷺ ہم بالکل تھوڑے ہیں اور کافروں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور کسی بھی مرد کیلئے بہتر یہی ہے کہ آسان کام کرے۔

(۱۷) آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں اور میرے دل میں مطلقاً کسی قسم کا وسوسہ یا ڈر نہیں۔

(۱۸) مطلبی (حضرت عبدالمطلب کا پوتا) اور بائمی ہوں میں نے ہر باطل دین کو اعراض کیا ہے۔

(۱۹) آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا چچا جان زمین سے میرے ہاتھ میں مٹی کی ایک مٹھی دیجئے۔

(۲۰) آپ ﷺ اس مٹی پر اللہ تعالیٰ کا نام لیکر چاروں طرف کافروں میں پھینکتے ہیں۔

(۲۱) جب حضرت عباس مٹی لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہر دیکھنے والے کافر کی طرف پھینکی جس کی وجہ سے وہ سب ناپاک لوگ اندھے ہو گئے۔

(۲۲) آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس کی طرف چاند سا چہرا کر کے فرمایا کہ چچا جان صحابہ کو بلائیں یا آواز دیں۔

(۲۳) جب صحابہ کرام نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا تو تمام صحابہ کرام بہار کے پھولوں کی طرح کھل گئے یعنی انتہائی خوش ہو گئے۔ (چونکہ آپ ﷺ کی شہادت کی خبر پھیل چکی تھی اسلئے صحابہ کرام انتہائی پریشان و مایوس ہو گئے تھے مگر جب آقا علیہ السلام کو صحیح سلامت دیکھا تو انکی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

(۲۴) صحابہ کرام جو انتہائی قوی اور شیر دل تھے حضور ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر مقابلہ کی ہمت نہ رکھتے تھے لیکن حضور ﷺ کو سلامت دیکھ کر پھر سے کفار کے مقابلے میں

آگئے۔

(۲۵) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار کی اجل بن کر ان پر دھاوا بول دیا اور تمام نے اپنی تلواریں سونت لیں۔

(۲۶) ہر کسی کی تلوار کا رخ میخ کی طرف تھا اور کفار کا لشکر تلواروں کے نیچے تھا۔

(۲۷) ایسی سخت لڑائی میں ہر کوئی مسلمان شہادت چاہتے ہوئے بھی ان کافروں کے درمیان خوش و خرم اور سلامت تھا۔

(۲۸) پھانسی والے قیدی کی طرح کافر ذبح ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو فتح و کامیابی نصیب فرمائی۔

(سوٹھواں مقالہ حضور ﷺ کے سینہ مبارک کی

پاکیزگی:

(۱) حضور پر نور ﷺ کی پاک دامنی بشر کی حد سے زیادہ تھی اس سے بھی زیادہ اور زیادہ سے بھی زیادہ تھی۔

(۲) حضور ﷺ کی نظر اللہ تعالیٰ کے سوا کہیں نہیں اٹھتی تھی اور غیروں کی خواہش کی جانب کبھی نہ ہوئی۔

(۳) آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے منظور نظر تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر شفقت والا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

(۴) آپ ﷺ کو جب سے حور و تصور نے دیکھا تو وہ آپ ﷺ کے فدائی ہو گئے۔

(۵) پیارے آقا ﷺ کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ نے ما ذراع البصر کا سرمہ لگایا اسلئے آپ غیر سے نظریں نیچی رکھتے تھے۔

(۶) آپ ﷺ کی نگاہ پاک ساری کائنات کو دیکھنے والی ہے اور دل پاک ہے جو زبان آپ کی نظر کو برا کہے یا سمجھے اس کے منہ میں خاک ہو۔

(۷) آپ ﷺ جب کسی کی طرف مہربانی کی نظر فرماتے تو اُسے ایک لمحے میں اہل شرف اور صاحب عزت بنا دیتے۔

(۸) آپ ﷺ کسی عورت کی طرف بغیر نکاح کے نظر نہ اٹھاتے تھے اس طرح (معصوم عن الخطا تھے) کسی کی طرف نظر کرنے سے بچتے تھے جیسے کوئی زہر سے بچتا ہے۔

(۹) آپ ﷺ حسن خلق میں سب سے زیادہ تھے اور آپ ﷺ کی قوت و طاقت پندرہ سو مردوں جتنی تھی۔

(۱۰) مرد کیلئے چار نکاح جائز ہیں تاکہ وہ اپنے دل کے گرد و غبار (نظر بد) سے بچ سکے۔

(۱۱) تمام بزرگوں نے اسی طریقے سے سند بیان کی ہے (یعنی حضور ﷺ کی نظر مبارک کے بارے صحیح روایات) کمزور اور ضعیف روایت کوئی بیان نہیں کی۔

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود

اونچی بھیننی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

(سترھواں مقالہ) حضور ﷺ کا لوگوں سے

حیا فرمانا

- (۱) حضور ﷺ گھر میں ہوں یا باہر ہوں آپ ﷺ کی حیا حد سے بڑھ کر تھی۔
- (۲) آپ ﷺ اپنی نگاہوں کو کسی کی آنکھوں کی طرف نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی کی پشت اور پائیوں کی طرف کبرتے تھے۔ کبھی برہنہ نہیں کیا چاہے گرمی کی شدت سے
- (۳) آپ ﷺ نے اپنے جسم مبارک کو کبھی برہنہ نہیں کیا چاہے گرمی کی شدت سے پریشان ہی کیوں نہ ہوں۔
- (۴) حرم پاک کے سامنے آپ کبھی کسی دوسرے غیر کی بات نہ کرتے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔
- (۵) حضرت عائشہ نے جو روایت بیان کی ہے (کہ میں نے آپ کو کبھی ننگا نہیں دیکھا) اس پر سب کا اتفاق ہے۔
- (۶) خاص کر کے ناف سے لیکر گھٹنوں تک کا جسم اقدس کبھی ظاہر نہ فرماتے خواہ کسی کے سامنے ہوں یا اکیلے۔
- (۷) آپ ﷺ کو جب پاخانہ وغیرہ کی حاجت ہوتی آپ لوگوں سے دور جنگل میں تشریف لے جاتے۔
- (۸) اور کسی ایسی جگہ تشریف لے جاتے جہاں کوئی شخص نہ دیکھتا ہو یہاں تک کہ آدمی چرند پرند، چیونٹی اور مکھی بھی آپ کو نہ دیکھ سکتی۔
- (۹) جب آپ ﷺ کا پیٹ مبارک ظاہر ہوتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے قیمتی موتیوں کا خزانہ ظاہر ہوا ہے۔

(۱۰) آپ ﷺ کے پاخانہ کرنے کی وجہ سے اس ویران جگہ کو خزانہ میسر آجاتا۔ دنیا کے تمام خزانے آپ ﷺ کے تابع تھے مگر آپ دنیاوی خزانوں سے نفرت کرتے تھے۔

(۱۱) جب کبھی آپ ﷺ کے صحابہ کرام اس جگہ پر جاتے جہاں آپ نے پاخانہ کیا ہوتا تو وہاں مٹی کے سوا کچھ نہ پاتے (یعنی زمین فوراً پاخانے کو اپنے اندر سمو لیتی تھی)۔

(۱۲) وہ (یعنی صحابہ کرام) اس زمین اور جگہ سے (فضلہ والی جگہ سے) ایسی خوشبو پاتے جو مشک و عنبر کی خوشبو کو مات کر دیتی۔

(۱۳) اصل میں زمین کی طبیعت سرد ہے مشک گرم ہونے کی وجہ سے زمین کے اندر سما جاتی ہے۔

(۱۴) جہاں وہ مشک دفن ہوتی اس جگہ سے تاثیر اچھی خوش کن ہوتی ہے کہ ہرن کی طرح خوبصورت اور بھلی لگتی۔

(۱۵) آپ ﷺ اندر سے اور باہر سے سب کے سب اللہ کے نور ہیں۔ اسی طرح ہی چشمان پاک کا نور بیان کیا گیا ہے۔

(۱۶) آپ ﷺ کا بول (پیشاب) مبارک آب حیات کی مثل تھا جو مردادلوں کو نجات بخشتا تھا۔

(۱۷) حضور ﷺ پر نور شافع یوم النشور کا ہر ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تھا اور اس میں حیات تھی۔ آپ ﷺ نرم جگہ کے علاوہ کہیں پیشاب نہیں فرماتے تھے۔

(۱۸) آپ ﷺ کے دل کا تعلق ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہتا تھا اور آپ ﷺ پیشاب کے چھنیوں سے بچتے تھے۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا دوست بنایا تھا آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہیں کرتے تھے۔

(۲۰) آقا علیہ السلام جو کہ خیر الانام ہیں آپ ﷺ بوقت پیشاب گفتگو نہیں فرماتے

تھے۔
(۲۱) آپ ﷺ ہمیشہ ایسی جگہ پیشاب کرتے تھے کہ وہ جلدی بہہ جائے آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں درود اور ہزاروں سلام۔

(اٹھارہواں مقالہ) حضور ﷺ کا کھانا پینا

- (۱) آپ ﷺ بوقت ضرورت کھانا وغیرہ تناول فرماتے تھے اور پیٹ بھر کر نہیں کھاتے پیتے تھے (بلکہ تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر تناول فرماتے۔)
- (۲) سارے جہاں کو جو کچھ ملا آپ ﷺ کے صدقے اور آپ کی طفیل عطا کیا گیا لیکن آپ ﷺ کھانا بھی سیر ہو کر تناول نہ فرماتے تھے۔
- (۳) آپ ﷺ جہاں کی لڑتوں سے ایک طرف رہتے یعنی پرہیز فرماتے تھے یہاں تک کئی کئی دن کچھ بھی تناول نہ فرماتے تھے۔
- (۴) رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی یاد کیلئے کمر باندھ رکھی تھی اور ہر چیز کھانے پینے والی تناول فرمالتے تھے کسی (حلال) چیز کو رد نہیں فرماتے تھے۔
- (۵) آپ ﷺ عام طور پر غذا کے طور روٹی تناول فرماتے تھے مگر آپ کے سامنے جو کچھ بھی رکھا جاتا آپ اُسے تناول فرمالتے۔
- (۶) کبھی کبھی دو دو ماہ اور کبھی تین تین ماہ تک آپ کے گھر میں طعام نہ پکتا تھا۔
- (۷) دودھ اور کھجوروں پر اکتفا فرمالتے اور دن رات عبادت الہی میں مشغول و مصروف رہتے۔
- (۸) اللہ کے حبیب ﷺ کھانے پینے کی چیزوں میں عیب نہیں نکالتے تھے اس کھانے والی چیز کا ذائقہ چاہے اچھا ہو یا نہ اچھا ہو۔

(۹) اور آپ ﷺ اگر کسی کھانے کو پسند فرماتے تو اس کیلئے ہاتھ نہیں پھیلا یا کرتے تھے یعنی کسی سے طلب نہیں کیا کرتے تھے۔

(۱۰) آپ ﷺ کو سبزیوں میں کدو بہت پسند تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ پوست کا مغز ہے (یعنی تمام سبزیوں میں اعلیٰ ہے)

(۱۱) آپ ﷺ وحید (یہ ایک قسم کا کھانا تھا اس دور میں کھایا جاتا تھا) نہیں کھاتے تھے اور نجیس (یہ بھی کھانا ہے جو کہ مشک وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا تھا) اور ثرید (یہ بھی کھانا ہے کہ نان یا روٹی کو شورے میں بگو کر بنایا جاتا ہے) سے آپ ﷺ بڑی رغبت فرماتے اور ان کو کھانے میں پسند فرماتے۔

(۱۲) آپ ﷺ گوشت بھی پسند فرماتے تھے اور ہڈی والا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے۔

(۱۳) بکری کی ہتھیلی (یعنی بکری کے پائے) کھانے میں بہت پسند فرماتے تھے کیونکہ بکری کے سارے گوشت میں آپ ﷺ کو یہ زیادہ پسند تھے۔

(۱۴) مکڑی اور مچھلی کا گوشت بھی کھاتے تھے اسی طرح خرگوش اور مرغی کا گوشت بھی تناول فرمالتے تھے۔

(۱۵) وحشی گدھا اور اونٹ بھی تناول فرمالتے دل کو کباب کر کے تناول فرماتے تھے۔

(۱۶) ہرلسیہ (وہ کھانا ہوتا ہے جو گندم، گوشت، روغن اور نمک مصالحہ وغیرہ ملا کر بنایا گیا ہو) کو بھی تناول فرمالتے تھے آپ کی روٹی چھوٹی ہوا کرتی تھی۔

(۱۷) کائنات کے بادشاہ حضرت محمد ﷺ کا پسندیدہ کھانا سرکہ تھا اور کھجور تھی کھجور کے

متعلق آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ جنت کا میوہ ہے۔

(۱۸) تازہ پھلوں کو خوشی سے کھاتے تھے اور حلوہ کو بھی پسند فرماتے تھے۔

(۱۹) روٹی اور شکر کے ساتھ خر بوزے کو تناول فرماتے اور کھجور کو بھی تناول فرماتے تھے۔

(۲۰) تر بوز اور خر بوزے کو ہاتھ سے کھاتے تھے اور اسی طرح انار کا میوہ بھی درخت سے توڑ کر کھاتے تھے۔

(۲۱) شہنشاہ کائنات ﷺ کی یہ خوبی اور وصف تھا کہ جو چیز کھانے کو میسر آتی اُسے بالکل تھوڑا سا تناول فرماتے۔

(۲۲) لیکن آپ ﷺ نے کسی شخص کو محروم نہیں رکھا کہ اپنی اُمت کیلئے ہر حلال چیز کو جائز قرار دیا (کسی کا جو جی چاہے کھائے اور پئے۔)

(۲۳) اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا ہر فعل اور کام شہد کی طرح مٹھاس سے بھرا تھا اور آپ نے ہمیں بھی پیار کا حکم دیا ہے۔

(۲۴) آپ ﷺ ہر نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کیا کرتے تھے اور اُمت کیلئے بھی آپ نے یہی سنت چھوڑی ہے۔

(۲۵) رسول اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرتے تو برتن کو انگلی سے اچھی طرح صاف فرمادیتے۔

(۲۶) اس کے بعد اپنے ہاتھ مبارک دھوتے بعد میں خلل بھی پسند فرماتے۔

(۲۷) اسی طرح آپ ﷺ بعد میں مسواک بھی فرمالیتے تھے جو ان کے دشمن کے زہر کا خاک تھی۔

(۲۸) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو خاص شان حاصل تھی اور آپ سے سفالین (۱) ایک معنی نیچے بیٹھ کر مٹی کے برتن میں کھانا۔ ۲ پسی کا گوشت کھانا) اور عدد (بیٹھ کر کھانا) بھی احادیث سے ثابت ہے۔

(۲۹) آپ ﷺ تانبے، سونے اور چاندی کے برتن میں نہیں کھایا کرتے تھے جس میں تو دنیا کی آرائش و دکھاوا کرتا ہے آپ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔

(۳۰) اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صاحب ﷺ کو مہربان اور رحمت بنایا ہے کہ آپ کا دسترخوان چمڑے کا تھا۔

(۳۱) آپ ﷺ مربع شکل میں بیٹھ کر یا تکیہ لگا کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔

(۳۲) آپ ﷺ کھانا کھاتے وقت اس طرح بیٹھتے تھے کہ دائیاں پاؤں (گھٹنا) کھڑا فرمالتے اور بایاں اس طرح نیچے بچھالیتے کہ پاؤں سامنے ظاہر نہ ہوتا۔

(۳۳) رسول اکرم ﷺ اکثر اوقات بیٹھتے بھی اسی طرح تھے اور کھانا بھی اسی طرح بیٹھ کر تناول فرماتے تھے۔

(۳۴) ایک مرتبہ ایک جاہل مشرک آیا اور آپ ﷺ سے کہنے لگا کہ اس طرح بیٹھنا اچھا نہیں لگتا۔

(۳۵) نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ و غلام ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہمیشہ رہتا ہوں۔

(۳۶) اللہ تعالیٰ عزوجل میرا مالک و آقا اور بادشاہ ہے اور میں اس کا بندہ و غلام ہوں اس لیے اسکے سامنے چون و چرا کی طاقت نہیں۔

(۳۷) چونکہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے ساری کائنات کا سردار بنا دیا ہے میں اس کا مکمل بندہ (یعنی انسان کامل اور بندہ کامل) ہوں اس لیے اسے میرے نام کے چرچے کئے ہیں۔

(انیسواں مقالہ) مختار کل پیارے آقا

حضرت محمد ﷺ کے مشروبات

(۱) آپ ﷺ جو کہ ساری کائنات میں یکتا و بے مثل ہیں ٹھنڈے اور میٹھے مشروب پسند فرماتے تھے۔

(۲) آپ ﷺ کبھی پانی میں شہد ملا کر اور کبھی دودھ میں پانی ملا کر (کچی چھاچھ) نوش فرماتے تھے اسلئے کہ ان کے فوائد سے باخبر تھے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے شہد کی تعریف قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے۔ اس لئے اس کی تعریف حد سے باہر ہے اسی طرح دودھ کے بھی بے شمار اوصاف ہیں۔

(۴) کبھی کبھار آپ ﷺ ڈول وغیرہ کو منہ کے ساتھ لگا کر بھی اس طرح پیتے جیسے نہر جاری سے۔

(۵) آپ ﷺ جنکے کھانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی اشیاء پیدا فرمائیں اور جنکے منہ کی خوشبو عنبر اور کستوری سے بڑھ کر ہے اپنے پیارے پیارے ہونٹوں سے

تمام قسم کے مشروب نوش فرمالتے تھے۔

(۶) اگرچہ تمر (کھجور) کھانے سے نیند آ جاتی ہے لیکن آپ ﷺ کبھی بھی غنود کی حالت میں نہیں گئے۔

(۷) آپ ﷺ کھڑے ہو کر کھانے پینے سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ کھانے کے بعد پانی وغیرہ کبھی نہیں پیا کرتے تھے۔

(بیسواں مقالہ) آپ ﷺ کی استراحت

مُبَارک

(۱) حضور پر نور حضرت محمد ﷺ بڑا کم سوتے تھے کبھی نیند کا غلبہ ہو جاتا تو آرام فرمالتے ورنہ نہیں۔

(۲) آپ ﷺ کی نیند آپ کا وضو نہیں توڑتی تھی (اس لیے کہ اللہ کے نبی کا سونا اور جاگنا ایک جیسا ہے) کیونکہ آپ کی آنکھیں سوتیں مگر دل بیدار رہتا۔

(۳) آپ ﷺ جب فجر کی سنتیں ادا فرمالتے اسکے بعد کسی نے آپ کو انگھتے یا سوتے ہوئے نہ دیکھا اور نہ ہی سنا۔

(۴) آپ ﷺ ہمیشہ دائیں پہلو پر سوتے تھے اور اپنے ہاتھ مبارک اپنے رخساروں پر رکھتے تھے۔ (جب انسان اس طرح سوئے تو اس کا جسم لفظ محمد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔
 (۵) کبھی کبھی دائیاں ہاتھ کھڑا فرمالتے اور کبھی کبھی دونوں ہاتھ سر مبارک کے نیچے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔

(۶) آپ ﷺ رات کو بھی اسی طرح آرام فرمایا کرتے تھے۔

(۷) جو شخص نماز مغرب یا شام کے بعد اور عشاء کی نماز سے پہلے سوئے اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے شخص کیلئے بددعا فرمائی (یعنی اس وقت میں ہرگز نہیں سونا چاہیے۔)
 (۸) حضور ﷺ کی تمام عادات مبارکہ حسین اور اچھی ہیں آپ ﷺ منہ کے بل نہیں سوتے تھے۔

(۹) آپ ﷺ نے تمام باتیں سچی بیان فرمائی ہیں ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کو اس طرح (یعنی منہ کے بل) سوتے دیکھا تو۔

(۱۰) آپ ﷺ نے فرمایا کھڑا ہو جایا بیٹھ جا اس لئے کہ اس طرح جہنمی سوتے ہیں۔

(اکیسویں بات) سید البشر حضرت محمد ﷺ کا

لباس مبارک

(۱) نبی اکرم صاحب لولاک فخر موجودات ﷺ ہمیشہ ضرورت کے مطابق کپڑا رکھتے تھے مہادرا کے پہنے سے ثواب اور نفاست و پاکیزگی عیاں ہوتی تھی۔

(۲) آپ ﷺ بے فائدہ (ضرورت سے زائد) یا زیادہ قیمتی یا بالکل گیا گزراللباس نہیں

پہنتے تھے یعنی افراط تفریط نہ تھی بلکہ خیر الامور اوسطھا کا عملی مظاہرہ تھا یعنی درمیانہ اور اوسط درجے کو پسند فرماتے تھے۔

(۳) پاکیزہ اوصاف والے نبی ﷺ نفاست و نظافت کے پیش نظر ہمیشہ پاکیزہ اور عمدہ لباس پہنتے۔ (آپ کا فرمان ہے النظافته من الایمان۔ پاکیزگی جزو ایمان ہے)

(۴) آپ ﷺ نے ایک سردار کو دیکھا جو سر پر ٹوپی اور درمیان میں کرتہ رکھے ہوئے تھا (شاید کپڑے میلے تھے۔)

(۵) آپ ﷺ نے فرمایا اے مرد کیا تو عورت ہے؟ اپنے لباس کو اور جسم کو پاک و صاف رکھ۔

(۶) پاکیزگی اختیار کر کہ موئن پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اس لیے کہ جسم کی پاکی دل کی پاکیزگی کا سبب ہے۔

(۷) آپ ﷺ سفید لباس پہنا کرتے تھے ہمیشہ (یعنی چادر نہ رکھتے۔)

(۸) آپ ﷺ اپنے کندھے پر کپڑا رکھنا پسند فرماتے تھے اور کبھی کبھی جبہ مبارک جو مثل چنبیلی کے پھول سفید ہوتا زیب تن فرمالتے۔

(۹) جبہ مبارک کی آستیں زیادہ کھلی نہ ہوتی تھیں وضو کرتے وقت آستیں کھینچ کر اوپر چڑھالیا کرتے۔

(۱۰) پیارے آقا علیہ السلام گریباں کا چاک کندھے پر رکھتے تھے (یعنی بند رکھتے تھے کھلا ہوا نہیں) اے سننے والے تو بھی سنت نبوی ﷺ کی طلب میں کوشش کر۔

(۱۱) شریعت میں چار گز لمبائی اور دو گز چوڑائی والا یا اس سے ایک ہاتھ زیادہ کپڑا رکھنا

(گپڑی مبارک) کے نیچے ٹوپی اور کلاہ بھی پہنتے تھے۔

(۲۱) کلاہ (ٹوپی) مبارک نیچے ہوتا اور عمامہ مبارک (گپڑی) اوپر ہوتی اور کبھی کبھی فقط ٹوپی ہی سر پر رکھ لیتے تھے۔

(۲۲) ہمارے پیارے آقا علیہ السلام عمامہ مبارک باندھتے وقت پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے تھے جس سے آپکا حسن اور شان و شوکت مزید نمایاں ہوتی۔
(۲۳) جہاں والوں نے کئی مرتبہ اس بات کا مشاہدہ کیا کہ آپ ﷺ نے رنگ کے سفید کپڑے کو پسند فرمایا۔

(۲۵) آپ ﷺ (جو کہ لوح و قلم کے رازدان ہیں) نے سبز کپڑا بھی پہنا اور سیاہ بھی۔
(۲۶) آپ ﷺ نے کبھی زرد رنگ اور سرخ رنگ کا لباس نہیں پہنا اور اس رنگ کے لباس سے قناعت (پرہیز) کی یعنی پسند نہیں فرمایا۔

(۲۷) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ سے ایک راستے پر اچانک اس طرح اور اس حال میں ملے کہ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔
(۲۸) ابن عمر فرماتے ہیں کہ تمام لباس (سرخ رنگ کا) عام طور پر کفار استعمار کرتے تھے۔

(۲۹) اسلئے سرخ رنگ کے لباس سے اجتناب کرنا چاہیے اور دور رہنا چاہیے کیونکہ سرخ رنگ کا لباس حضور ﷺ کا پسندیدہ لباس نہیں ہے۔

بائیسواں مقالہ آپ ﷺ کی انگوٹھی مبارک

مبارک

(۱) رسول اکرم خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور گول تھی۔

(۲) پیارے آقا علیہ السلام اس انگوٹھی کو زیادہ تر دائیں ہاتھ میں کبھی کبھی بائیں ہاتھ میں بھی پہنا کرتے تھے لہذا دو طریقے سے (یعنی دونوں ہاتھوں میں) پہننی جائز ہے۔

(۳) اے دوست آپ کی انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا ہی تھا اور کبھی عقیق کے پتھر کا نگینہ بھی ڈلوالیتے تھے (یعنی دونوں طریقے سے جائز ہے)

(۴) حضور ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ اندر ہتھیلی کی جانب کرتے تھے اور نیک لوگوں کا یہی طریقہ کار ہے۔

(۵) اے نیک بخت حضور ﷺ کی انگوٹھی کے نگینہ مبارک پر تین سطرین لکھی ہوئی تھیں ایک سطر پر لفظ محمد دوسری پر رسول۔

(۶) اور تیسری سطر میں لفظ اللہ لکھا ہوا تھا انگوٹھی سے ایسا نور چمکتا تھا کہ چاند بھی اس پر رشک کرتا ہے۔

(۷) حضرت رسول پاک ﷺ جو سید الانبیاء ہیں کی یہ انگوٹھی اسی طرح آپ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں بھی رہی۔

(۸) حضرت عثمان کے ہاتھ سے گر گئی تو فتنوں کا دروازہ کھل گیا (گویا آپ ﷺ کی یہ خاتم انگوٹھی امن کی علامت تھی جب حضرت عثمان کے ہاتھ سے گر کر گرم ہو گئی تو فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔

سنت ہے۔

(۱۲) حضرت آپ ﷺ بہت زیادہ بڑایا کھلا کپڑا نہیں پہنتے تھے اسی طرح آپ ﷺ زیادہ چھوٹا یا تنگ کپڑا بھی نہیں پہنتے تھے اسی طرح آگے اور پیچھے برابر کا پہنتے۔

(۱۳) آپ ﷺ کا قمیض مبارک پنڈلیوں تک ہوتا اور اسکے نیچے تہ بند مبارک نظر آتا تھا۔

(۱۴) اے نیک بخت آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنا تہ بند (بیت تکبر و غرور) ٹخنوں سے نیچے رکھے گا اسکی گزرگاہ دوزخ میں ہوگی۔

(۱۵) سرور کائنات حضرت محمد ﷺ نے جب پاجامہ (پاجامہ اور شلوار ایک حکم میں ہیں) دیکھا تو آپ نے اس کی تعریف کی اور فرمایا یہ حیا والا لباس ہے اور اسکو خرید لیا۔

(۱۶) پاجامہ (یا شلوار) کا پہنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے چونکہ آپ ﷺ کی پسند ہے لہذا اسے پہننا بھی سنت میں شمار ہے۔

(۱۷) رسول اکرم ﷺ سرانور پر دستار مبارک (عمامہ شریف) پہنتے تھے تمام اہل عرب بھی دستار کو پہنتے تھے۔

(۱۸) آپ ﷺ ہمیشہ دستار نہیں باندھا کرتے تھے یا جنگ وغیرہ میں بھی کبھی دستار نہیں باندھتے تھے (یعنی جنگ میں سر پر خود غیرہ پہن لیتے جیسے غزوہ احد میں پہنا)

(۱۹) بہت سی اسناد کے ساتھ یہ بات بھی واضح ہے کہ آپ ﷺ سات گز سے زائد عمامہ شریف کو پسند نہیں فرماتے تھے اور اس سے بڑا عمامہ پہننے سے منع فرمایا۔

(۲۰) آپ ﷺ کبھی بھی سیاہ رنگ کا عمامہ مبارک بھی باندھ لیتے تھے اور آپ ﷺ عمامہ

(تینیسواں مقالہ) سرکارِ دو عالم ﷺ کا

بستر مبارک

(۱) حضور پر نور ﷺ کا بستر مبارک (جس پر بادشاہتیں قربان ہوتی ہیں) چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوتا۔

(۲) آپ ﷺ کا بستر مبارک زیادہ لمبا چوڑا نہ تھا آپ ﷺ نے دنیا میں غریبوں کی طرح زندگی بسر فرمائی۔

(۳) آپ ﷺ پر اللہ رب العزت کا بہت بڑا فضل و کرم تھا آپ ﷺ کبھی بویا پر سوتے اور کبھی زمین پر ہی سو جاتے۔

حکایت

(۱) ایک دن رسول پاک ﷺ اپنے قدیم بستر مبارک پر آرام فرما رہے تھے۔

(۲) آپ ﷺ کے وجود اقدس (جس پر ریشم بھی ہلکا کرتا ہے) پر کھجور کے پتوں کے نشان پڑے ہوئے تھے۔

(۳) حضرت عمرؓ نے جب آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا تو بڑے پریشان ہوئے تو اور روپڑے پیارے آقا علیہ السلام نے اس رونے اور گریہ وزاری کی وجہ دریافت فرمائی۔

(۴) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے فقر کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوئی۔

(۵) قیصر و کسری جو کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں لیکن پھر بھی انکا بستر ریشم کا تھا۔

(۶) یا رسول اللہ ﷺ یقیناً آپ ﷺ اللہ کے دوست ہیں مگر آپکا بستر ٹاٹ کا ہے۔

(۷) ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کی یہ بات سنی تو ناراض ہوئے اور فرمایا کہ افسوس تیری نگاہ کس طرف گئی۔

(۸) آپ ﷺ نے فرمایا میرا اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اے عمر اگر تو سونا اور چاندی چاہتا ہے تو

(۹) میں تمام وادی کو سونا بنا دوں اور تمام پہاڑ میرے اشارے پر سونا بن کر میرے پیچھے چلیں۔

(۱۰) جب میں نے دیکھا کہ سب مال و دولت فانی ہے اس لیے میرے دل نے قناعت کی۔

(۱۱) آپ ﷺ نے فرمایا قناعت اور فقر و رضا کو میں پسند کرتا ہوں اور ہر قسم کی برائی کو پسند نہیں کرتا۔

(چوبیسواں مقالہ) سرکار کی نعلین مبارک

(۱) نبی کریم ﷺ کی نعلین مبارک چمڑے کی ہاتھ سے بنی ہوئی تھی سرخ اور زرد رنگ کی ہرگز نہ تھی۔

پھل دار ہو جاتا ہے۔

۵ سر پہ رکھنے کو جو مل جائے نعل پاک حضور ﷺ

پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

(۲۰) اے اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے توفیق عطا فرمائی اور تیری مہربانی و کرم سے مشکل عقدہ (گانٹھ) حل ہو گئی۔

(۲۱) تو نے میرا دامن امید پر کر دیا میرے رشتہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے محبوب کے صدقے سے۔

(۲۲) اگر میں نے ایک خوشی مانگی تو تو نے اپنے کرم سے سو خوشی عطا کی اور اگر ایک سو مانگوں تو تو نے اپنے کرم سے ایک ہزار عطا فرما دیتا ہے۔

(۲۳) میں نے اپنے پیارے آقا نبی محترم حضرت محمد کے نام پاک سے ابتدا کی تھی آپ ﷺ کے عشاق کے صدقے مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔

(۲۴) میرا بولنا سونا (اور جاگنا) تمام اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کیلئے وہ کام ہو جاتا ہے جو بے ریا کیا جائے (دکھاوے سے پاک ہو)

(۲۵) اے اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی کے صدقے میرے دل کو پاک فرما دے اور مجھے اپنے محبوب نبی ﷺ کا دیدار نصیب فرما۔

(۲۶) میری تمام کوشش و آرزو یہی ہے اور میری تمام عقل و دانش اور تمام بدن کی التجا بھی یہی ہے (کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما)

(۲۷) اے اللہ عز و جل تو اپنے نبی رحمت ﷺ پر درود بھیج انکی ذات اقدس پر اور انکی

(۱۰) اے مخاطب وقاری اگر تجھے یہ خاک مبارک کہیں سے نصیب ہو جائے تو وضو کو چھوڑ دے اور اس خاک پاک سے تیمم کر لے۔

(۱۱) جو شخص آپ کی نعلین مبارک کا نقشہ کاغذ پر کھینچ کر اپنے سر کے تاج میں رکھے گا۔

(۱۲) اس نعلین پاک کے نقشے کے صدقے وہ میرا عزیز (پیارا) فتح و کامیابی پائے گا۔ اور اسکے دل کا نور اور عقل و دانائی اور فہم و فراست میں اضافہ ہوگا۔

(۱۳) اسی طرح وہ شخص جو نعلین شریف کا نقشہ پاس رکھے گا ہر قسم کی آگ میں جلنے اور سیلاب کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

(۱۴) اس کے علاوہ اس نعلین کی برکت سے تمام آفات و بلیات سے محفوظ و سلامت رہے گا اور قیامت والے دن عزت پائے گا۔

(۱۵) جو شخص آپ ﷺ کے نعلین پاک کے نقشہ کو گھر میں ادب سے رکھے گا اس کے گھر میں پریشانی نہیں آئے گی بلکہ تمام غم دور ہو جائیں گے۔

(۱۶) اور جو شخص اس نقش کو ہاتھ کی ہتھیلی میں ڈھال کی طرح رکھتا ہے اس کی قبر جنت کی مثل ہوگی۔

(۱۷) اس نعلین پاک کے نقشے کی برکت سے منکر و نکر کے سوال آسان ہونگے اس شخص کی قبر میں رسول پاک ﷺ تشریف لائیں گے۔

(۱۸) میں نے اس کتاب کو نعل پاک کے نقشہ سے خالی نہیں رکھا (یعنی میں نے اس جگہ نعل پاک کا نقشہ بنایا ہے) تاکہ یہ کتاب عز و شرف کی حامل ہو جائے۔

(۱۹) ہر جو شخص بھی آپ ﷺ کی نعل پاک کے نقش کو دل میں رکھتا ہے اس کا شجر امید

(۲) حضور ﷺ کے پاؤں مبارک میں نعلین مبارک ایسے سجتی تھی جیسے فرش پر قالین بچھا ہوا ہو۔

(۳) حضور ﷺ کا ہر کام سادگی پر مبنی تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی نعلین مبارک کو سادہ ہی رکھا۔

(۴) آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ننگے پاؤں نہ رہو آپ ﷺ اگر کسی کو ننگے پاؤں دیکھتے تو پریشان ہوتے (خواب میں پاؤں کو ننگے دیکھنا کسی قریبی کی موت سے تعبیر نکالتے ہیں۔)

(۵) آپ ﷺ نے فرمایا جو مرد نعلین پاؤں میں ڈالتے ہیں وہ ہر وقت سواروں کی طرح چست و توانا ہوتے ہیں۔

(۶) آپ ﷺ جو کہ دونوں جہاں کے مالک ہیں کبھی کبھی دونوں پاؤں سے ننگے بھی چلتے تھے (تا کہ غرباء کے لئے سنت بن جائے۔)

(۷) پیارے آقا علیہ السلام کی نعلین مبارک سروں کا تاج ہے اور اسکی قیمت دونوں جہان سے زیادہ ہے۔

(۸) آپ ﷺ کی نعلین مبارک کے ساتھ لگنے والی خاک آپ زم زم سے زیادہ پاک ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کی نعلین کے صدقے لعل اور موتی پیدا ہوتے ہیں۔

(۹) اس خاک مبارک (جو آپ کی نعلین سے لگتی ہے) کا سرمہ دل کو بینائی عطا کرتا ہے شان و شوکت اور بلندی کے اعتبار سے اتنی رفعت رکھتی ہے کہ ساتوں آسمان اس سامنے ہیچ ہیں۔

عاداتِ حسنہ پر اور انکی حسین صورت پر۔

(۲۸) اسی طرح آپ ﷺ کی تمام آل پاک اصحاب محترم پر بھی درود بھیج اور آپ کے اُن تمام احباب پر بھی درود بھیج جو آپ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں یا جن سے آپ محبت رکھتے ہیں۔

۵ مجھے کیا خبر تھی رکوع کی مجھے ہوش کیا تھی سجد کی
تیرے نقش پا کی تلاش میں میں جھک رہا تھا نماز میں
درِ مصطفیٰ پہ رکھا جو سر تو ندایہ آئی او بے خبر
تیرے وہ بھی سبدے ادا ہوئے جو قضا ہوئے تھے نماز میں

معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ

- (۱) جب قلم نے اپنی تحریر کا آغاز کیا تو میرے دل نے اُسے یہ پیغام بھیجا۔
- (۲) کہ میرا ہر کام تو آپ ﷺ کے تابع ہے اور میرے ہر کام کو سنوارنے والا اور درد رکھنے والا وہی ہے۔
- (۳) آپ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ سے اے قلم تو نے آغاز کیا ہے لہذا آپ ﷺ کے چند معجزے بھی تحریر کر دے۔
- (۴) جب میرے دل نے اس نغمہ کے ساز کو چھیڑا تو وہ (ساز) خود بخود ساری بات زبان تک لے آیا۔
- (۵) بات کرنا مشکل تو ہے لیکن یا اللہ تعالیٰ میری تجھ سے التبا ہے کہ میرے لیے آسانی

(۶) اللہ رب العزت نے تمام انبیاء و رسل کو معجزے عطا فرمائے اور تمام انبیاء (جو کہ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے) کے معجزات اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں جمع فرمائے (قرآن پاک خود ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک رہے گا اور اللہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا)

(۷) جو کچھ کفار طلب کرتے تھے (یعنی کسی بھی معجزے کی طلب کرتے) تو آپ ﷺ کر کے دکھا دیتے کفار اپنے دل میں خیال کے جو بھی بیج بوتے اُسے کاشت کر لیتے۔ (یعنی جو معجزہ بھی طلب کرتے پیارے آقا وہی دکھا دیتے)

(۸) قادر مطلق اللہ رب ذوالجلال نے حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کے تمام معجزوں کو آشکارا اور واضح کیا جس سے نبی اکرم ﷺ کا دین روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا۔

(۹) سعادت مندوں نے آپ ﷺ کے دامن کو تھام لیا اور بد بخت حضور ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ نہ ہو سکے۔

(۱۰) آپ ﷺ کے معجزات بیان کی حد سے باہر ہیں ان معجزوں میں سے ایسے معجزے بھی ہیں جو ہزاروں سال بلکہ قیامت تک عیاں رہیں گے بہت سے معجزے آپ کے زمانے میں ظاہر ہوئے اور کچھ حضور کے وصال کے بعد ظاہر ہوئے۔

(۱۱) اس معجزات کے بہرے کراں کے فیوض و برکات کا سلسلہ آج بھی اسی طرح جاری و ساری ہے جس طرح آج سے چودہ سو سال قبل آپ کے زمانہ اقدس میں جاری تھا۔

(۱۲) تاکہ ہر تثنیہ لب (پیاسا) اپنی پیاس بجھا سکے (مصنف التجا کر رہے ہیں کہ) اے

سننے والے میرے حق میں بھی دعا کر کہ اللہ تعالیٰ میری تشنہ لبی بھی دور فرمائے۔

شفیع المذنبین حضرت محمد ﷺ کا پہلا معجزہ

چاند ٹکڑے ہونا

- (۱) حضرت ابن عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
- (۲) نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد ﷺ حرا کی پہاڑی پر جلوہ افروز تھے اور بے شمار کفار کا مجمع تھا۔
- (۳) اس وقت عربوں کے تمام بڑے بڑے سردار بھی موجود تھے اور آپ ﷺ ان کفار کو اپنے رب ذوالجلال کی طرف دعوت دے رہے تھے۔
- (۴) ابو جہل اور دوسرے کافروں نے کہا کہ تمام حاضرین کو معجزہ دکھاؤ۔
- (۵) ہم نے زمین پر تیرے بہت جادو دیکھے ہیں اگر تو نبی آخر الزماں ہے تو آسمان پر معجزہ دکھا۔
- (۶) اس لیے کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جادو کا اثر آسمان پر نہیں چل سکتا۔
- (۵) اگر تو نبی ہے تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھاتا کہ ہم کو یقین ہو جائے کہ تو اللہ تعالیٰ کا برحق پیغمبر ہے۔

(۶) اس کے بعد وہ آسمان پر جا کے جُڑ جائے یہ بات پوری ہو گئی تو ہم میں ہر عقلمند آپ پر ایمان لے آئے گا (اس سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا جو پھر بھی ایمان نہ لائے گا) حضور ﷺ نے اپنی انگلی مبارک سے اشارا فرمایا آپ کا اشارہ پا کر چاند

فرما برداری کرتے ہوئے دو ٹکڑے ہو گیا۔

(۸) ایک ٹکڑا چھپ گیا اور دوسرا ٹکڑا تمام کا تمام سامنے ہو گیا۔

(۹) حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگ دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے کس طریقہ سے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا ہے۔

(۱۰) تمام لوگوں نے اس حیرت انگیز واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دنگ رہ گئے کیوں کہ نہ آج تک ایسا ہوا تھا اور نہ قیامت تک کوئی کر سکے گا کہ چاند کو انگلی کے اشارے سے توڑ دے۔

(۱۱) یہ بات دیکھ ابو جہل (ایمان لانے کی بجائے) اہل قریش سے کہنے لگا یا رسول اللہ کا دبدبہ یہ کمال کا ہے۔

(۱۲) اور اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ اس کا جادو اس دنیا کے علاوہ آسمان پر بھی چل گیا ہے۔

(۱۳) ایک قافلہ جو ملک شام سے آیا تھا انہوں اس شان والے نبی ﷺ کی طرف رجوع کیا (یعنی کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے۔)

(۱۴) انہوں نے اپنی زبان و قلوب سے گواہی دی اور کہا کہ ہم نے پہچان لیا اور جان لیا ہے کہ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے۔

(۱۵) معجزہ اور جادو میں بڑا فرق ہوتا ہے جادو اس جہان میں (یعنی آسمان) پر نہیں چل سکتا۔

(۱۶) یقین سے کہتا ہوں (یعنی اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے) کہ جب وہ رات آتی

ہے تو میں نے چاند کو سلامت نہ دیکھا۔

(۱۷) لیکن جب نیک بختوں نے دیکھا تو انہوں نے اپنے دل پاک کئے اور دل سے آپ ﷺ کا کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

دوسرا معجزہ دلوں کے محبوب سید الانبیاء علیہ السلام کا

سورج کو بعد از غروب طلوع کرنا

(۱) نبی پاک علیہ السلام نے جب خیبر کا دروازہ کھولا (خیبر فتح کر لیا) آپ حضرت علیؑ کے زانوؤں پر تکیہ لگا کر محو سزاحت ہو گئے۔

(۲) اسی حالت میں وحی آگئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں رہے۔

(۳) چونکہ حضور ﷺ حضرت علی کے رانوں پر تکیہ لگا کر آرام فرماتے تھے حضرت علی نے حضور ﷺ کو بیدار کرنا گستاخی تصور کی (اسلئے آپ کو بیدار نہ کیا چنانچہ حضور کے آرام کا خیال رکھتے ہوئے آپ نے عصر کی نماز ادا نہ کی۔ اور دل میں خیال کیا کہ دونوں طرف سے آزمائش ہے۔

(۴) حضرت علی کے دل میں خیال آیا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہوئے تو میری نماز قضا ہو جائے گی جو کہ مجھ پر میرے اللہ نے فرض کی ہے۔

(۵) لیکن دل نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے یہی قبول ہے کہ میں نماز قضا کر دوں لیکن حضور ﷺ کو بے آرام نہیں کرونگا۔

(۶) جب نیند سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت علی کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

(۷) اے علی تیری آنکھوں میں یہ آنسو کس لئے جاری ہیں کیا پریشانی ہے حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری عصر کی نماز قضا ہو گئی ہے۔

(۸) چونکہ آپ ﷺ میرے زانوؤں پہ سر مبارک رکھ کر لیٹے ہوئے تھے اس لیے میرے بدن کو حرکت کرنے کی بھی جرات نہیں ہوئی۔

(۹) حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے رب ذوالجلال تو قادر ہے اور آسمانوں کا بھی پروردگار ہے۔

(۱۰) حضرت علی تیرے رسول اکرم ﷺ کی خدمت فرما برداری میں تھے لہذا تو اس کے دل کو خوش کر دے پریشان نہ کر۔

(۱۱) اس کے دل کو امیدوار بنا دے (کہ نماز عصر کا وقت ہے) اور اے اللہ سورج کو مغرب سے طلوع فرما دے۔

(۱۲) تاکہ حضرت علیؑ نماز عصر ادا کر سکے اور اس کا دل خوش ہو جائے اور اسکی تمام پریشانی ختم ہو جائے۔

(۱۳) ادھر اللہ کے رسول ﷺ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ادھر سورج نے اپنا چہرہ دیکھا دیا اور سورج عصر کے وقت پر آ گیا۔

(۱۴) حضرت علیؑ نے نماز عصر ادا کی اس طرح حضور ﷺ کا یہ معجزہ رات کے چراغ کی طرح روشن ہو گیا۔

تیسرا معجزہ سید المرسلین ﷺ کا ایک روٹی سے

اسی آدمیوں کا پیٹ بھرنا

(۱) حضرت ابو طلحہ نے دیکھا کہ رسول پاک ﷺ بھوکے ہیں وہ فوراً اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔

(۲) اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگے کہ اللہ کی بندی گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے کہ ہم حضور ﷺ کی دعوت کر سکیں۔

(۳) کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ حضور علیہ السلام بھوکے ہیں اور بھوک کی وجہ سے آپ کی آواز بھی کچھ پست ہے میری جان ان پر قربان ہو۔

(۴) اسکی بیوی نے عرض کی کہ اے ابو طلحہ گھر میں جو کا ایک صاع موجود ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔

(۵) حضرت ابو طلحہ نے کہا کہ جلدی کرو تا کہ ایک روٹی کے اندر اور باہر تیل لگا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیں۔

(۶) حضرت ابو طلحہ نے حضرت انسؓ کو کہا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ پاک میں جاؤ۔

(۷) جب حضرت انسؓ نے یہ بات حضور کے کان میں کہی تو رسول پاک ﷺ نے تمام صحابہ کو یہ حکم دیا۔

(۸) اے میرے دوستو! حضرت طلحہ نے ہماری دعوت کی ہے آؤ تمام دوست چلتے ہیں۔

(۹) یہ بات سن کر حضور ﷺ کے تمام غلام حضور کے ساتھ چل پڑے۔

(۱۰) حضرت ابو طلحہ نے جب اسی آدمیوں کو آتے دیکھا تو گھبرا گئے اور اونچی آواز میں کہا میں رسوا ہو گیا۔

(۱۱) حضور کے کان میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے گھر میں تو تھوڑا سا کھانا کھانے کیلئے ہے اور میں نے صرف آپ کو دعوت عرض کی تھی اتنے آدمیوں کو کہاں سے کھلاؤں گا۔
 (۱۲) رسول ﷺ نے فرمایا جو چیز موجود ہے اسے لے آجو تیرا مقصود ہے وہ آگے رکھ دے۔
 (۱۳) اللہ تعالیٰ اس میں (میری طفیل) برکت ڈال دے گا۔ اور تیرے یہ تمام مہمان سیر ہو جائیں گے۔

(۱۴) حضرت ابو طلحہ نے جو کی خشک روٹی حضور کے سامنے رکھ دی اور تھوڑے سے روغن سے اس کو تر کر دیا۔

(۲۰) آپ ﷺ نے روٹی کو روغن کی مالش کی اور فرمایا ابو طلحہ دس دس آدمیوں سے کہو کہ وہ آگے آئیں اور کھانا شروع کر دیں۔

(۲۱) دس بھوکے آدمی آتے تھے پیٹ بھر لیتے تھے اس کے بعد پھر دس آدمی آتے اسی طرح دس دس آدمی آتے گئے اور پیٹ بھرتے گئے۔

(۲۲) اسی (80) دوستوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا نیز ابو طلحہ اور اور دیگر گھر والوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔

(۲۳) اس کے بعد روٹی کو دیکھا تو وہ اسی حالت میں موجود تھی تو اس طرح رسول پاک ﷺ کا یہ معجزہ رونما ہوا۔

چوتھا معجزہ حضور ﷺ کی انگلیوں سے ٹھنڈے

اور میٹھے پانی کے چشمے جاری ہونا۔

(۱) حضور ﷺ جب حدیبہ کی طرف تشریف لے گئے تو اس وقت پیاس کی وجہ سے سارا لشکر پریشان ہو گیا اور پانی نہ ملتا تھا۔

(۲) سرور کائنات نے ایک لوٹا منگوایا آپ نے اس میں تھوڑا پانی ڈالا۔

(۳) اور اسکے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس پانی میں ڈال دیا (یعنی دس انگلیاں پانی میں بھینک گئی۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حضور ﷺ کی ہر انگلی سے ایک ایک پانی کا چشمہ جاری ہو گیا اور پانی سمندر کی طرح بہہ نکلا اس وقت لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی تمام لشکر اور لشکر کی سواریوں نے سیر ہو کر یہ اچھا پانی پیا۔ (سبحان اللہ)

پانچواں معجزہ ایک دودھ کے پیالے سے تمام

اصحاب صفہ کا سیراب کرنا

(۱) حضرت ابو ہریرہ (جو حضور کے جلیل القدر صحابی ہیں) فرماتے کہ ایک روز مجھے بھوک نے ستایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دی (صحابہ کا معمول تھا کہ اگر بھوک پیاس لگتی اور کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے یہاں پہنچ کر اللہ کی رحمت سے انکی بھوک اور پیاس جاتی رہتی۔)

(۲) نبی پاک ﷺ جنگی کائنات میں کوئی مثل نہیں آپ نے ایک دودھ کا بھرا ہوا پیالہ مجھے عطا کیا۔

(۳) میں نے پیٹ بھر کے دودھ پیا مگر پیالہ اسی طرح بھرا ہوا تھا اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب

قدرت تھی۔

(۴) نبی پاک ﷺ نے فرمایا اب یہ دودھ تمام اصحاب صفہ کو پلا دیں اصحاب صفہ میں بوڑھے اور جوان سبھی شامل تھے۔

(۵) ایک ایک کر کے تمام صحابہ حضور کے قریب آئے اور اس دودھ کے پیالے سے سیراب ہوتے گئے۔

(۶) سبحان اللہ مگر اس پیالے سے دودھ کا ایک قطرہ بھی کم نہ ہوا بلکہ کچھ بڑھ گیا۔

(۷) بعد میں رسول پاک نے یہ پیالہ مجھے عنایت فرمایا اور فرمایا کہ لے ابو ہریرہ اس کو نوش کرتو میں نے پھر اس کو پیٹ بھر کر پیا۔

(۸) حضور ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ اور پی لے میں نے اتنا دودھ پیا کہ یہ میرے پیٹ میں اب کوئی گنجائش نہ رہی۔

(۹) دودھ کا پیالہ ابھی تک اسی طرح سے بھرا ہوا تھا اور بعد میں حضور ﷺ نے بھی نوش فرمایا۔

چھٹا معجزہ تھوڑے سے ستووں کے شربت سے

عقل کو سیراب کرنا۔

(۱) ایک عقل و دانش والے آدمی فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔

(۲) بھوک اور پیاس کی شدت نے مجھے نڈھال کر دیا تھا اس وقت کھانے پینے کی کوئی

چیز موجود نہ تھی۔

(۳) نبی پاک ﷺ نے ستوؤں کا شربت بنایا اور پی لیا اور باقی جو تھوڑی سی میل سی بچی مجھے فرمایا کہ اسے نوش کر لو۔

(۴) میرے دل میں خیال آیا کہ شربت تو تھوڑا سا ہے جب میں نے ظاہر اس تھوڑے سے شربت کو غور سے دیکھا تو میرا دل پاک ہو گیا یہ دیکھا کہ شربت کا ایک دریا جاری تھا۔

(۵) میں نے رسول پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کو نوش کر لیا پھر اس کے پینے سے جو فیوض حاصل ہوئے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

(۶) میں نے جب وہ ستو پئے تو میں پیٹ بھر کر سیراب ہوا اور میری زبان خشک نہ رہی بلکہ تر ہو گئی نہ ہی بھوک رہ گئی۔

(۷) یہ ستو پینے کی وجہ سے میں فضلہ وغیرہ کی حاجت کے معاملہ میں فرشتہ بن گیا (یعنی فضلہ کی حاجت نہ ہوتی تھی)۔ اور میری بھوک اور پیاس ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی۔

ساتواں معجزہ بے حساب بارش کا برسنا اور

انسان و جانوروں کا سیراب ہونا

(۱) حضور ﷺ جب غزوہ تبوک کی طرف تشریف لے گئے تو اس وقت آپ کے ساتھ چالیس ہزار کا لشکر تھا۔

(۲) جب یہ لشکر آدھے راستے میں پہنچا تو تمام لوگوں کے ہونٹ پیاس کی وجہ سے خشک

ہو گئے۔

(۳) یہ شور والی مٹی تھی اور یہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا صحابہ و کرام بھوک پیاس کی وجہ سے پریشان ہو گئے۔

(۴) چند جوانوں نے ایک اونٹ ذبح کر دیا اور اسکی آنت پاک کا پانی نچوڑ کر نوش کیا۔

(۵) جب پیاس کی شدت حد سے باہر ہو گئی تو انہوں نے فوراً غیب سے مدد پانے والے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں صورت حال عرض کر دی۔

(۶) حضور ﷺ نے پُر اُمید ہو کر بارگاہ ایزدی میں دست دعا دراز کر دیئے اُسی وقت آسمان پر سفید رنگ کے بادل ظاہر ہو گئے اور برسنے لگے۔

(۷) بادل جب برسا تو سارا میدان بارش کے پانی سے پُر ہو گیا اسطرح تمام انسان اور جانور پانی سے خوب سراب ہوئے۔

آٹھواں معجزہ اللہ کے رازدان حضرت محمد ﷺ

کاہرنی کے دودھ سے سو (۱۰۰) آدمی سیراب

کرنا۔

(۱) حضور ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک سو صحابہ کرام بھی تھے۔

(۲) تمام کے تمام پیاس سے نڈھال ہو گئے اور کہیں پانی نہ تھا کہ وہ اپنے ہونٹ تر کر سکیں۔

- (۳) اس وقت نبی پاک ﷺ نے دعا کی تو سامنے ایک ہرنی نمودار ہو گئی۔
- (۴) اس نے حضور ﷺ کے سامنے اپنا دودھ پیش کیا حضور نے اس ہرنی کا دودھ دھو کر ہر ایک ساتھی کو دیا اور اللہ کے حکم سے۔
- (۵) تمام پیاسے اس ہرنی کے دودھ سے سیراب ہو گئے اور انہوں نے اللہ کی بارگاہ قدسیہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔
- (۶) حضرت ابورافع نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس ہرنی کو کیوں نہ قید کر لیں۔
- (۷) حضور ﷺ نے فرمایا ابورافع حوصلہ رکھ اس کو قید کرنا اس پر سختی کرنا ہے۔
- (۸) تھوڑی دیر بعد جب دوبارہ نظر کی تو دیکھا کہ وہ جگہ جہاں ہرنی موجود تھی خالی ہے اور ہرنی غائب ہو گئی تھی۔
- (۹) ہرنی اس جگہ موجود نہیں تھی لیکن اس کے پاؤں کے نشان باقی تھے بعد میں صحابہ کرام اسکے پاؤں کے نشان سے اسکو طلب کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ مل سکی۔
- (۱۰) اس قصے سے تمام ساتھی حیران رہ گئے اس طرح جب اللہ کے نبی حضور ﷺ کی بارگاہ میں گئے اور (ہرنی کے ڈھونڈنے کا قصہ سنایا)
- (۱۱) جب حضرت ابورافع نے یہ بات حضور کی بارگاہ میں پیش کی تو آپ نے فرمایا وہ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔

(نواں معجزہ) حضرت ابوہریرہ کی مٹھی کی

کھجوروں میں برکت ہونا

اور نقصان کا دفع ہونا

(۱) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں انتہائی محتاجی اور کمی معاش کی وجہ سے بے حد پریشان تھا۔

(۲) میں نے کھجوروں کی ایک مٹھی حضور ﷺ کے آگے پیش کی اور عرض کیا اے زخمی دلوں کو مرہم لگانے والے۔

(۳) آپ ﷺ مدبہ جو دو سخا ہیں مہربانی فرما کر اس مٹھی میں برکت عطا فرمادیں۔

(۴) حضور ﷺ نے ان کھجوروں کو ہاتھ میں پکڑا دعا کی اور پھر فرمایا اے ابوہریرہ۔

(۵) یہ لے لو اور کسی برتن میں ڈال کر اس برتن کو مخفی (پوشیدہ) رکھنا اور یہ کھجوریں خود بھی کھاؤ اور اپنے سب گھر والوں کو بھی کھاؤ۔

(۶) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں اس توشہ دان اور برتن میں ہم کھاتے تھے مگر اس برتن میں سے ایک دانہ بھی کم نہ ہو اسی طرح بھرا رہا۔

(۷) جب تک رسول پاک ﷺ اس ظاہری دنیا میں حیات رہے وہ برتن ہمیشہ بھرا رہا۔

(۸) اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی توشہ دان یعنی برتن بھرا رہا۔

(۹) جب حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے تو اس وقت اس توشہ دان یا برتن کو بھی نقصان پہنچا (یعنی کسی نے کپڑا وغیرہ اتار دیا تو وہ خزانہ ختم ہو گیا۔

(دسواں معجزہ) حضرت جابر بن

عبداللہؓ کی کھجوروں میں برکت

(۱) حضرت جابر بن عبداللہؓ بڑے نیک آدمی تھے ایک روز انہوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ، اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد شہید ہو چکے ہیں۔

(۲) انہوں نے اپنی زندگی میں بہت قرض لیا تھا جو اب میرے ذمہ ہے اور اب تمام قرض لینے والے میرے پاس آتے ہیں

(۳) وہ لوگ مجھے مگر مچھوں کی طرح تنگ کر رہے ہیں میں آرام سے بات کرتا ہوں مگر وہ مجھ سے جھگڑتے ہیں۔

(۴) میرے پاس ایک کھجوروں کا باغ ہے جس پر پھل بھی لگا ہوا ہے مگر میں نے اسے اپنے لئے اور اپنی کیلئے رکھا ہوا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۵) میں نے ساری بات اس طرح عرض کر دینے سے ایسے جیسے میری گردن سے تمام بوجھ اتر گیا ہو۔

(۶) تمام لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ تو عشر (یعنی دسواں حصہ جو بطور زکوٰۃ خیرات کیا جاتا ہے) ادا نہ کر۔

(۷) یہ سن کر میرا دل غم کی آگ سے جل کر کباب بن گیا ہے یعنی میرے دل کو انتہائی دکھ ہوا اس لئے میں نے یہ بات

سرکارِ دو عالم کی بارگاہِ قدسیہ میں حاضر ہو کر عرض کر دی ہے۔

(۸) جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے تسلی دی اور گھر کے صحن میں تشریف لے آئے۔

(۹) آپ ﷺ کبھی ٹھہر جاتے کبھی چکر لگاتے اور فرماتے کہ اے جابر تو دل سے غم اور خوف نکال دے۔

(۱۰) جا اور کچھوروں کے باغ سے قرض داروں کو قرض ادا کرتا رہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرا مال کم نہ ہوگا۔

(۱۱) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا جب تمام قرض داروں کو قرض ادا کر دیا تو میں نے دیکھا کہ

میری کچھوروں کے ڈھیر سے ذرہ بھر بھی کم نہ ہوا تھا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔
 (۱۲) اس حالت کو دیکھ کر میرا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا اور یہ معجزہ دیکھ کر رسول پاک ﷺ پر میرا ایمان و یقین اور قوی و مضبوط ہو گیا۔

(گیارہواں معجزہ) سخت پتھر سے درخت

پیدا کرنا

(۱) ایک روز رسول اکرم ﷺ کے پاس چند بے وقوف بتوں کے بچاری (مشرک) آگئے۔

(۲) ان تمام مشرکوں نے آ کر کہا اے نبوت کا دعویٰ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کرنے والے اگر تو چاہتا ہے کہ ہم سب تجھ پر ایمان لے آئیں۔

(۳) تو پھر اس جنگل میں جو سب سے بھاری پتھر ہے اسکو اپنے نزدیک لے آ۔

۲) اور پھر اس پتھر سے درخت ظاہر ہو وہ درخت تازہ ہو ہر ابھرا بھی اور کافی لمبا چوڑا بھی ہو۔

۵) اس درخت کی چھ شاخیں خالص سونے کی ہوں اور اس پر خاص قسم کے پھول لگے ہوئے ہوں۔

۶) اور اس درخت کے ہر پتے پر قدرت کی طرف سے تیرا نام اور تیرے اللہ کا نام لکھا ہوا ہو۔

۷) اس درخت کی ہر شاخ پر علیحدہ علیحدہ چھ میوے لگے ہوئے ہوں اور ان میں سے ہر ایک کی لذت بھی الگ الگ ہو۔

۸) سیب انگور اور انار کا میوہ بھی ہو اور داجیر اور شکر بھی ہو۔

۹) ہر شاخ پر ایک پرندہ ہو وہ اپنی سونے کی چونچ میں موتی و لعل رکھتے ہوں۔

۱۰) پس یہ پرندے بیٹھے ہوئے سب کے سب گواہی دے دیں کہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے۔

۱۱) اگر اس طریقے سے آپ ﷺ معجزہ دکھا دیں تو ہمیں یقین ہو جائے گا کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور ہم کفر سے نکل کر مسلمان ہو جائیں گے۔

۱۲) تمام بت پرست مسلمان ہو جائیں گے اور کفر کو چھوڑ کر ایمان لے آئیں گے۔

۱۳) نبی پاک ﷺ نے اپنا سر مبارک تھوڑا سا نیچے کیا تو حضرت جبرائیل (فرشتوں کے سردار) آگئے۔

۱۴) انہوں نے عرض کیا اے رسول خدا ﷺ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ خوش رہ غم و فکر

نہ کر۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی شان بلند کی ہے (ورفعنا لک زکوک) تیری خاطر ہر چیز بنا دی جائے گی جو ان کفار کیلئے ناپسند ہے (یعنی وہ نہیں چاہتے کہ آپ ایسا کر سکیں)

(۱۶) آپ ﷺ اس پتھر کو آواز دیں وہ نزدیک آجائے گا اور پھر قدرت الہی کا اظہار ہوگا۔

(۱۷) آپ ﷺ اس پتھر کے قریب گئے عرب والے یہ بات دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔

(۱۸) رسول پاک ﷺ نے اس وقت دعا فرمائی تو جو کچھ کافروں نے طلب کیا تھا حضور صلی اللہ علیہ کی دعا سے اسی طرح ظاہر ہو گیا۔

(۱۹) آپ ﷺ نے جو طلب کیا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کر دیا اور وہ معجزہ کافروں کی خواہش کے مطابق ظاہر ہو گیا۔

(۲۰) اللہ تعالیٰ نے ان کفار کو بد بخت کیا اسلئے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے معجزے کو رد کر دیا تھا۔

(۲۱) ان کافروں نے کہا کہ یہ تو سارا جادو ہے شعبدہ بازی ہے ہم تجھے نبی نہیں مانتے۔

(۲۲) نیک اور سعادت مند لوگوں نے اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی صداقت کی گواہی دی اور ایمان کے شہد کی مٹھاس حاصل کی۔

بارہواں معجزہ اونٹ سے کھجور کا درخت اگانا۔

- (۱) ایک دن عرب کے تمام سردار حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ۔
- (۲) اگر آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم تمام (کافر) ایمان لے آئیں اور اپنے کفر پر شرمندہ ہوں (تو آپ ہمیں معجزہ دکھائیں)
- (۳) آپ کے سامنے یہ جو اونٹ کھڑا ہے اس پر کھجور کا درخت اُگ آئے۔
- (۴) اور اس درخت پر پکا ہوا تازہ پھل لگے نبی پاک ﷺ نے اللہ کے حضور دعا کی۔
- (۵) اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی وقت اس اونٹ کی کوہان سے ایک لمبا چوڑا کھجور کا پھل دار درخت پیدا فرما دیا۔
- (۶) اس وقت جتنے لوگ وہاں موجود تھے (ان میں کافر بھی تھے اور مسلمان بھی) ان سب نے کھجور کا تازہ پھل کھایا۔
- (۷) اہل دین کیلئے وہ میوہ میٹھا شہد مگر کافروں کے منہ کے اندر وہ میوہ پتھر بن جاتا تھا۔ (یعنی وہ کافر جو ایمان لانے کا پروگرام نہ رکھتے تھے ختم اللہ علی قلوبہم کے مصداق تھے، یہ پھل ان کی قسمت میں نہ ہوا)
- (۸) رسول اکرم ﷺ کا جب یہ معجزہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو آسمان سے بھی بلند کر دیا (یعنی بلند مقام عطا کر دیا)

تیرھواں معجزہ مقصود تخلیق کائنات حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کے درخت کو بلانا

- (۱) ایک دن ایک آدمی رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تیری نبوت میں شک نظر آتا ہے۔

(۲) اگر آپ ﷺ میرے دل کا شک دور کر دیں تو میں آپ کے دین کا فرما بردار بن جاؤنگا۔

(۳) رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے بے خبر ادھر کھجور کی شاخ کو دیکھ۔

(۴) جا تو خود جا کر اسکو آواز دے اور کہہ کہ تجھے اللہ کا رسول بلاتا ہے۔ وہ میرے سامنے سجدہ ریزی کرتے ہوئے آئے گی۔

(۵) اس نے کہا کہ آگر تو اس طرح مجھے معجزہ دکھا دے تو میرے دل کا شک دور ہو جائیگا۔

(۶) نبی پاک ﷺ نے جو نبی اس شاخ کو آواز دی وہ فوراً اپنی جگہ سے جدا ہو گئی
(۷) ہوا کی طرح فوراً حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہو گئی نبی پاک ﷺ نے حکم دیا کہ جا اے شاخ اپنی جگہ واپس چلی جا۔

(۸) وہ کھجور اپنی جگہ چلی گئی اس شخص نے فوراً اپنا سر حضور ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا۔
(۹) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا و فرشتوں کے بادشاہ بس اتنا ہی کافی ہے میرے دل کی تختی سے حرف شک ہمیشہ کیلئے مٹ گیا ہے۔

چودھواں معجزہ شاخ کو اصلی تلوار بنا دینا۔

(۱) حضرت عبداللہ بن جحش فریاد لیکر حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ خوب وانا ہے (جانتا ہے)

(۲) غزوہ احد میں جب جنگ زوروں پر تھی میری تلوار نے کئی افراد کو شکست دی۔

(۳) جب میں بغیر ہتھیار کے ہو گیا (یعنی میری تلوار ٹوٹ گئی) تو میں حضور ﷺ کی بار

گاہ میں حاضر ہو گیا۔

(۴) رسول اکرم ﷺ نے مجھے کھجور کی ایک ٹہنی (شاخ) عطا فرمادی میرے ہاتھ میں وہ ذبح کرنے والی یعنی تلوار بن گئی۔

(۵) جب میں اسکو کافروں کی گردن پر مارتا تھا تو ایسا کام میری تلوار بھی نہیں کرتی تھی جو یہ شاخ کر رہی تھی۔

پندرہواں معجزہ حضور ﷺ کا کھجور کی لکڑی کو

روشن فرمانا

(۱) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ ایک رات اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ عشاء کی نماز کے بعد سخت بارش ہو رہی تھی۔

(۲) یہ بہت سیاہ اور اندھری رات تھی اور میرا گھر نزدیک نہیں تھا کافی دور تھا۔

(۳) چونکہ میرا دل پریشان تھا اسلئے نبی پاک ﷺ نے مجھے ایک چھڑی عنایت فرمادی۔

(۴) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے قتادہ یہ چھڑی تیری راہ دکھانے والی ہوگی لے لو تو آرام سے اپنے گھر پہنچ جائیگا۔

(۵) میں نے جب اپنی آنکھوں سے سیاہی کو دیکھا تو میں نے اس چھڑی سے اُسے مارا

(۶) سیاہی شیطان سے ہے اس کو (یعنی شیطان کو) مار دے تاکہ تیرے اوپر حملہ نہ ہو۔

(۷) میں نے عاجزی کے ہاتھ میں چھڑی کو پکڑ لیا وہ چھڑی بڑے چراغ کی طرح

روشن ہوگئی۔

(۸) میرے آگے اور پیچھے اس چھڑی کی روشنی کا نور تھا اور اندھیرا غائب ہو گیا تھا۔

(۹) جس وقت میں اپنے گھر پہنچا تو اس وقت میرے گھر میں اندھیرا تھا۔

(۱۰) میں نے اس چھڑی کو زور سے اندھیرے پر مارا جس سے وہ اندھیرا اس سے ذبح ہو گیا جیسے شیر شکار کو ذبح کرتا ہے (یعنی اندھیرا ختم ہو گیا)

سوٹھواں معجزہ فتنہ گرا ابو جہل کے ہاتھ میں

کنکروں کا کلمہ پڑھنا

(۱) ایک مرتبہ ابو جہل حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد تو فضول باتیں کرتا ہے۔

(۲) اگر تو سچا نبی ہے تو بتا کہ میرے ہاتھ میں کیا چیز پوشیدہ ہے۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو جہل میں بتاؤں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی والی چیز خود بتائے کہ وہ کیا ہے۔

(۴) ابو جہل نے کہا کہ دوسری بات درست نہیں ہے (یعنی مٹھی والی چیز بول نہیں سکتی۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔

(۵) ابو جہل نے اپنے ہاتھوں میں کنکریاں چھپا رکھیں حضور کے اشارے پر اسکی مٹھی میں کنکروں نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا۔

(۶) اس پر ابو جہل نے اپنی مٹھی جلدی سے کھول کر کنکریاں زمیں پر پھینک دیں اور ان

کنکریوں کو برا بھلا کہنے لگا۔

(۷) اس مغرور انسان نے حضور ﷺ کے اس معجزہ کو دیکھا مگر ماننے کی بجائے کہنے لگا کہ تو نبی نہیں ہے بلکہ تو جادوگر ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ نے اسکے دل کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا وہ معجزہ اور جادو کی پہچان نہیں کر سکا۔

(۹) شیطان نے اسکو غرور و تکبر کا دھوکا دے رکھا تھا وہ معجزہ اور جادو کو برابر (ایک جیسا) ہی سمجھتا تھا۔

(۱۰) وہ گندے بھیجے (دماغ) والا اور بدتمیز تھا گلاب کے پھول اور بے کار چیز کا فرق نہیں کر سکتا تھا۔

ستر واں معجزہ پتھر کا دریا میں تیرنا اور حضرت

عکرمہ کا ایمان لانا

(۱) حضرت عکرمہ نیک بخت تھے اگرچہ ابو جہل کے بیٹے تھے۔

(۲) ایک دن نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا نبی اللہ میرا دل کفر سے دو ٹکڑے ہو گیا ہے (یعنی میں کفر کی وجہ سے بڑا پریشان ہوں)

(۳) مجھے کوئی معجزہ دکھائیں تاکہ میں مسلمان ہو جاؤں اور میرا ایمان (یقین) میں تبدیل ہو جائے۔

(۴) رسول پاک ﷺ اونچی جگہ پر بیٹھے تھے دریا کی دوسری جانب بہت بڑے بڑے پتھر

پڑے ہوئے تھے۔

(۵) ایک پتھر ذرا بڑا تھا اور دوسرے بھی جو اسکے ساتھ پتھر وہاں پڑے تھے حضور ﷺ نے ان پتھروں کی طرف اشارہ کیا۔

میں سے کسی ایک

(۶) حضور ﷺ نے عکرمہ سے فرمایا کہ ان پتھروں کو آواز دو اور کہو کہ تجھے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بلایا ہے۔

(۷) عکرمہ نے پتھر کو جب آواز دی کہ پتھر میں اللہ کا نبی بلاتا ہے تو پتھر نے آواز دی میں آپ کا غلام ہوں۔

(۸) جلدی سے دریا کے اوپر روانہ ہو گیا اور ایسے تیرتے ہوئے آیا جیسے بطخ پانی پر تیرتی ہے۔

(۹) پتھر نے کہا یا رسول اللہ میں مجبور ہوں آپ کے سامنے حاضر ہوں۔

(۱۰) میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف ایک نظر دیکھ لیں۔ اس لئے کہ میرے پر اور پاؤں نہیں ہیں۔

(۱۱) میں مسکین بندہ ہوں (بندہ صرف انسان نہیں بلکہ ہر عبادت کرنے والی چیز بندہ ہے) میری طرف اس سلامتی کے ہاتھ عطا کو بڑھائیں۔

(۱۲) اے اللہ کے رسول تیرا حکم گویا اللہ کا حکم ہے زمین آسمان کی ہر چیز تیرے حکم کی فرما بردار ہے۔

(۱۳) نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے پتھے تو اپنی جگہ واپس چلا جا پتھر اپنی جگہ واپس روانہ ہو گیا۔

(۱۴) حضرت عکرمہ نے جب یہ معجزہ دیکھ لیا تو عرض کی یا رسول اللہ کہ میرے دل نے ایمان کا مزہ پالیا ہے۔

(۱۵) اس کے دل سے شیطان کے سب و سو سے دور ہو گئے اور اسکے دل سے تمام کفر کے بادل چھٹ گئے اور دل نور ایمان سے منور ہو گیا۔

اٹھارھواں معجزہ حضور ﷺ کو جانوروں سجدہ کرنا

(۱) ایک مرتبہ نبی پاک صاحب لولاک جنگل کی طرف تشریف لے گئے آپ ﷺ کے سامنے بکریوں کا ایک ریوڑ آیا۔

(۲) تمام بکریوں نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا حضور کی ثنا خوانی کی اور حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھا۔

(۳) حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری جان آپ پر قربان ہو آپ ﷺ تو ساری کائنات کے لئے قبلہ ہیں۔

(۴) حضور اجارت عطا فرمادیں تو میں بھی آپ ﷺ کو سجدہ کروں یعنی شکرانے کا سجدہ ادا کروں (کہ ہم کو آپ کی غلامی نصیب ہوئی۔)

(۵) حضور ﷺ نے فرمایا نہیں اس کام سے باز رہو اسلئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے جس رب العزت نے (تم پر) مہربانی کی ہے اسی کی بارگاہ میں سر کو جھکاؤ۔

(۷) مخلوق کا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا اطاعت الہی بھی ہے اور اللہ کو سجدہ کرنا مخلوق خدا کی

پہچان ہے۔

(نوٹ) حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اس بات سے ہمارے لیے یہ سبق ملتا ہے ہر مسلمان کے دل میں حضور ﷺ کی محبت و احترام اس قدر ہو کہ دل چاہے کہ حضور ﷺ کو سجدہ کرے مگر حکم الہی اور شریعت کے حکم کی وجہ بلکہ خود حضور کے منع کرنے کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے۔ حضور کی حدیث لا یو من احد کم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ و الناس اجمعین۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس وقت تک کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے اپنی اولاد و والدین اور ساری کائنات سے بڑھ کر پیار نہ کرے۔

انیسواں معجزہ حضور کی بارگاہ میں گدھے کا آنا

(۱) جس وقت خیبر کا قلعہ فتح ہوا اس وقت ایک خوش نصیب گدھا حضور ﷺ کے پاس آیا۔

(۲) حضور ﷺ نے (اس گدھے سے) دریافت فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کی اے کائنات کے امام یزید بن شہاب ہے۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے؟ دل میں کیا بات لے کر آیا ہے اور تیری آرزو کیا ہے؟

(۴) اس گدھے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا مالک ایک یہودی ہے لیکن میں نے اُسے آج تک اپنی پشت پر سوار نہیں ہونے دیا۔

(۵) جب وہ یہودی مجھ پر سواری کرنے لگتا تھا تو میں اچھلتا گودتا جس سے وہ گر پڑتا

تھا۔

(۶) میں مٹی میں لیٹتا اور اپنے جسم پر مٹی مل لیتا تھا تا کہ وہ پلید مجھ پر سواری نہ کر سکے۔
 (۷) اس لیے کہ میرے بزرگوں نے نبیوں کو سوار کرنا پسند کیا ہے (یعنی میرے خاندان کے جتنے گدھے ہوئے وہ کسی نہ کسی نبی کی سواری ہوتے تھے اس کے علاوہ کسی کی سواری بننا پسند نہ کرتے)

(۸) ان (گدھوں) کی اولاد سے ایک میں ہی بچا ہوں اور میں دن رات آپ ﷺ کی شان کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔

(۹) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا ہے آپ مہربان و شفیق اور سخی ہیں۔
 (۱۰) میرے دل کی سب سے بڑی اور آخری آرزو یہ ہے کہ آپ مجھ پر سواری فرمائیں آپ کے قدموں مبارکوں میں اپنی جان دیدوں (یعنی میری آخر بھی آپ کے قدموں میں ہو)

(۱۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا تو اپنا نام یعفور رکھ لے یہ اچھا ہے اور تو اپنے پہلے نام کو تبدیل کر دے۔

(۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہو جا کیونکہ تو میرا اور میری قبر کا بھی عاشق ہے اس لیے تو ہمیشہ کیلئے میری سواری ہوگا۔

(۱۳) رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اے گدھے اگر تو چاہتا ہے تو میں تیرے مادہ (گدھی) کو بیدار (زندہ) کر دوں۔

(۱۴) یعفور نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ نہیں۔ اب میرا بدن کام نہیں کرتا اور میرا دل

دُنیا کی طرف راغب نہیں ہے۔

(۱۵) اب میرا کام اور تمنا یہی ہے کہ میں آپ کی خدمت کرتا رہوں اس کے علاوہ مجھے دُنیا کی کسی چیز سے سکون میسر نہیں ہو سکتا۔

(۱۶) آج کے بعد میں ہمیشہ آپ کی بارگاہ میں رہوں گا اور سفر و حضر میں ہر وقت آپ کی خدمت میں رہوں گا۔

(۱۷) سبحان اللہ جب رسول پاک ﷺ نے کسی کو بلانا ہوتا تو اس یغفور (گدھے) کو بھیج دیتے اور وہ اس فرد کے دروازے پر جاتا اور اسے بلا کر لے آتا۔

(۱۸) اس کے بلانے کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اس کو پہچان کر اس کا کپڑا منہ میں پکڑ لیتا تھا اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں لے آتا تھا۔

(۱۹) جب رسول پاک ﷺ نے بہشت کو جانے کا ارادہ کیا (یعنی اس دنیا فانی سے کوچ کیا) تو حضرت یغفور (گدھا) اس جہان میں بہشت میں پہنچ گئے (یعنی فراقِ رسول میں بے ہوش ہو گیا)۔

(۲۰) وہ تین دن تک بیہوش پڑا رہا پھر زمین کو اپنا راز دُن بنا یا اس زمین نے یغفور کے سر کو پانی سے تر کر دیا۔

(۲۱) چوتھے دن وہ وہاں سے اٹھا اور ایک کنویں کے کنارے پر گیا اور اس کنویں میں گر گیا اور اس جگہ نفع پایا (یعنی دنیا فانی سے کوچ کر گیا)۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی فریاد سی ہوئی اور وہ کنویں کے راستے فرسوس (جنت) میں پہنچ گیا۔

(۲۳) کنواں بند بلکہ اسکے گزرنے کیلئے پل تھا وہ اس راستے سے جلد ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔

(۲۴) غوطہ خوروں نے اس کنویں میں بہت تلاش کیا انہیں یعفور کو تلاش کرتے ہوئے ایک موتی ملا مگر انکو یعفور نہ مل سکا۔

بیسواں معجزہ شکاری کی قید سے ہرنی کو چھڑانا

اور ہرنی کا بچے کو دودھ پلا کر واپس آنا

(۱) حضور ﷺ ایک روز صبح صبح سیر کرنے کیلئے جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔

(۲) حضور ﷺ کے کانوں میں ایک آواز آئی (یا نبی میری مدد فرمائیں) حضور ﷺ

جلدی سے اس جانب چلے گئے۔

(۳) نبی پاک ﷺ نے دیکھا کوئی کچھ کہہ رہا ہے مگر آپ نے اس جگہ کہنے والے کو نہ

دیکھا۔

(۴) حضور ﷺ جب اسی راستے سے واپس لوٹے تو آپ کے کان مبارک میں پھر شور

کی آواز سنائی دی۔

(۵) اس (آواز دینے والے) نے بڑی امیدیں باندھ کر حضور ﷺ سے فریاد کی اور

مدد طلب کی آپ نے دیکھا کہ ایک ہرنی قید تھی۔

(۶) اس کے نزدیک ایک اعرابی بڑے چین و سکون سے سو رہا تھا۔

(۷) حضور ﷺ نے فرمایا اے ہرنی کیا کہنا چاہتی ہے اپنی حاجت بیان کر۔

۸) اس ہرنی نے عرض کی اے سرور الانبیا اور میرے رہبر فلاں پہاڑ کی غار میں میرے دو بچے ہیں۔

۹) اس شخص نے مجھے قید کر دیا اور مجھے میری اولاد سے جدا کر رکھا ہے۔

۱۰) اگر آپ ﷺ مجھ پر کرم نوازی فرمادیں اور چھوڑ دیں تو میں انعام کا زمانہ دور نہیں رکھتی۔

۱۱) یعنی اپنے بچوں کو دودھ پلا کے آجاؤں گی یا بچوں کو مل کر یا ساتھ لے کر آجاؤں گی میری عادت نہیں کہ وعدہ خلافی کروں۔

۱۲) حضور ﷺ نے اس کا بند کھول دیا اور دریا کی طرح خوش ہوتی ہوئی بھاگ گئی۔

۱۳) ادھر جب شکاری نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ ہرنی غائب ہے

۱۴) حضور ﷺ کھڑے تھے اس نے عرض کی اے حبیب خدا ﷺ آپ کس لئے تشریف لائیں ہیں حکم کیجئے۔

۱۵) حضور ﷺ نے فرمایا اے اعرابی اس ہرنی کو کچھ دیر کے لیے آزاد کر

دے (تا کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کے واپس آجائے گی۔)

۱۶) ادھر دیکھا تو ہرنی اپنے بچوں کو ساتھ لیے خوشی خوشی اور خراماں خراماں چلی آرہی

تھی اور وہ اپنی زبان سے کلمہ پاک کا ورد کر رہی تھی۔

۱۷) حضور ﷺ کی تعریف اور شان ظاہر ہو گئی اور نبی پاک ﷺ کا معجزہ مقبول ہوا (اس

اعرابی نے ہرنی کو ہمیشہ کیلئے آزاد کر دیا تھا)

(اکیسواں معجزہ) سوسمار (گوہ) کا گفتگو کرنا

(۱) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مجلس میں جلوہ افروز تھے اور صحابہ کرام آپ کے گرد انکھوٹھی کی طرح حلقہ بنائے ہوئے تھے۔

(۲) ایک جاہل قسم کا شکاری کہیں دور سے آیا اُس نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ بتاؤ میرے اس کپڑے میں کیا چیز ہے۔

(۳) صحابہ کرام نے اُس آدمی سے کہا اوبے بنو خنیس حضور ﷺ کو کیا پتہ ہے اس میں کیا ہے (۴) حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ حکم عطا فرماتا ہے اس طرح آپ مشکل عقدہ کو اسان فرمادیتے ہیں۔

(۵) ہر جو شخص مسلمان ہوتا ہے اور دین محمدی کو قبول کرتا ہے آپ ﷺ اُسے بارگاہ ایزدی میں پہنچا دیتے ہیں۔

(۶) حضور ﷺ نے فرمایا اے آنے والے بتا کیا چاہتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہی ہو جائے (جو تو چاہتا ہے)

(۷) اس آدمی کی بغل میں ایک خوش نصیب سوسمار تھا جب اس نے حضور ﷺ کی گفتگو سنی تو خود بخود باہر آ گیا۔

(۸) اُس نے حضور ﷺ سے کہا اس سوسمار سے فرماؤ کہ بولے تاکہ تیری صدقِ دل کی ترجمانی ہو جائے۔

(۹) یہ ایک جانور ہے جس کو گوہ بھی کہتے ہیں جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسکی عمر تقریباً سات سو برس ہوتی ہے چالس دن کے بعد ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے اور پانی کے قریب نہیں جاتا واللہ اعلم ۹ آپ ﷺ نے فرمایا اے سمار بولو میرا اور میری شریعت کا

حال اپنے منہ سے بیان کر۔

(۱۰) اس نے عرض کی کہ اے محمد ﷺ تو اللہ تعالیٰ کا پاک و سچا نبی ہے تو صادق (سچا) مصدق (تصدیق کرنے والا) اور گنہگاروں کا شفیع (شفاعت کرانے والا) ہے۔

(۱۱) جو شخص تیرا دین قبول کرتا ہے وہ سچا ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ نامہ اعمال کی کتاب دیگا اور وہ جنت میں جائیگا۔

(۱۲) یا رسول اللہ آپ کے دین جیسا کوئی دین نہیں جو شخص تیرے دین کو نہیں مانتا وہ دونوں جہاں میں مردار اور گندہ ہے۔

(۱۳) جب اس شکاری نے سو مار سے یہ نکتہ کی باتیں سنیں تو اس نے کفرا کا لباس اتار کر پھینک دیا۔

(۱۴) سرکشوں (مغربوں) کا اصف سے جب وہ باہر آ گیا تو وہ لاہوتیوں (اللہ والوں) کی صف میں شامل ہو گیا۔

بائیسواں معجزہ دیوانے اُونٹ کا شفا پانا

(۱) ایک دن ایک آدمی رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بڑا پریشان ہوں اور مصیبت زدہ ہوں۔

(۲) اسلئے کہ میرے پاس صرف ایک بوجھ اٹھانے والا اُونٹ ہی تھا اس کے علاوہ اور کوئی سونا چاندی نہیں ہے (یعنی غریب ہوں)

(۳) تین چار روز سے میں سخت پریشان ہوں اسلئے کہ میرا اُونٹ تقدیر الہی سے پاگل

ہو گیا ہے۔

(۴) اونٹ گھر سے جنگل کی طرف نکل گیا ہے اب آپکے علاوہ کس دروازے پر التجا کروں مجھ پر کرم فرمائیں اور میری مشکل آسان فرمادیں۔

(۵) حضور ﷺ نے فرمایا اس اونٹ کو میرے پاس لاؤ اللہ تعالیٰ اسکو شفا دے گا۔

(۶) جب اونٹ حضور ﷺ کے سامنے ہوا تو وہ شرمندہ ہو گیا اور اس نے حضور ﷺ کے

قدموں پر اپنا سر رکھ دیا۔

(۷) اس اونٹ نے اپنے ہونٹوں سے حضور ﷺ کے قدموں کو بوسہ دیا اور اپنے سر سے

حضور ﷺ کو سجدہ کیا۔

(۸) شاعر کہتا ہے سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تعجب والی بات ہے کہ جانور

تجھے آکر سجدہ کرتے ہیں اور تیری تعریف و نعت پتھروں نے بھی بیان کی ہے۔

(۹) حضور ﷺ رسولوں کے سردار نے اپنے دست مبارک سے اس اونٹ کے کان سے

پکڑ کر فرمایا اے بہوش تجھے کس قسم کی مستی ہے۔

(۱۰) اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کی مہار اس کے مالک کے ہاتھ میں دی اور

فرمایا (اونٹ سے) جا کام کر اور بھارا اٹھا۔

اس کے بعد اونٹ بالکل ٹھیک ہو گیا بھارا اٹھانے لگ گیا جس سے مالک کو سکون

ہو گیا۔

معجزہ 23 حضرت ابو ہریرہ کی قوت حافظہ تیز کرنا

جس طرح حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کوئی دوسرا اس طرح روایت بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں غبی ذہن اور نسیان الذہن تھا (یعنی ہر بات کو جلدی بھول جاتا تھا) میں نے یہ بات حضور ﷺ کی بارگاہ قدسیہ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں جو کتاب و حدیث کی کوئی بات پڑھتا ہوں وہ مجھے جلد بھول جاتی ہے (میرے دل سے نکل جاتی ہے)۔

خدارا میرے لئے دعا فرمائیں تاکہ میرا حافظہ قوی مضبوط ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ اپنی چادر کو پھٹاؤ (ابو ہریرہ نے ایسے ہی کیا) حضور ﷺ نے اس کے بعد فرمایا ابو ہریرہ اس کو اپنے سینے کے ساتھ مل لے تیرا حافظہ ہمیشہ روشن دل رہے گا یعنی قوی ہو جائے گا۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب اس چادر کو سینے سے لگایا تو میرے سمو (بھولنا) کا غبار ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا (حافظہ قوی ہو گیا)۔

میرا سینہ تختی کی طرح ہو گیا یعنی جو بات سنتا پڑھتا دل پر نقش ہو جاتی میرا دل اتنا خوش ہو گیا جیسے خوشبو سے روح خوش ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا حافظہ بہت زیادہ ہو گیا اور میرے دل میں علم لدنی جوش مارتا تھا۔

چوپیسواں معجزہ آپ ﷺ کی برکت سے ابن زید کا حسن

ظاہر ہو گیا

عبدالرحمن کو بداد بن زید انکا قد درشتی کی طرح چھوٹا تھا۔ انکے دوسرے بھائیوں کا قد سرو کے درخت کی طرح لمبا تھا اور شان و صورت سونے کی

طرح تھی (یعنی خوب دتھے)۔

وہ تمام اس عبدالرحمنؑ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے والد اور بھائی بھی انکو اچھا نہیں گردانتے تھے۔

ہر جو کوئی بھی اسے ملتا بڑے مزاج سے ملتا اس بات سے انکا ہر روز دل دکھتا۔ جب طعن کرنے والوں کی وجہ سے انکا دل بہت زیادہ دکھا تو یہ حضرت رسول عربی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں کہ میں سب میں سرفراز و ممتاز (نمایاں) ہو جاؤں۔ حضور ﷺ نے اس کے سر پر (اور چہرے پر) دست شفقت پھیرا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی حضور کی دعا سے اسکا چہرہ چود ہوئی کے چاند کی طرح چمک اٹھا۔

اس کی یہ کمزوری دور ہو گئی اور سب میں بلند و نمایاں ہو گیا سب میں تمام دوست اس کو انتہائی پسند کرتے تھے اور ہر ایک کو اچھے لگتے تھے۔

ہر آدمی جو پہلے غیبت کرتا اس کی زبان لعن طعن کرنے سے رک گئی اسلئے کہ اب وہ سب میں حسین تھے۔

مجزہ عمر بن الخطاب کے بوڑھے باپ کو جوانی عطا کرنا

ایک دفعہ رسول پاک ﷺ بہت خوش تھے آپ نے عمر بن الخطاب کو بلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا عمر ایک پیالہ پانی کالاؤ (عمر کہتے ہیں) میں نے آپ کو پانی لا کر دیا اور آپ کو خوشی کی حالت میں دیکھا۔

پانی کے پیالے کے اندر (یعنی پانی میں) ایک بال تھا میں نے وہ بال جلدی سے باہر نکال دیا۔ حضور ﷺ نے جب پانی نوش فرمایا تو میرے لئے دعا مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو ہر دم جوان رہے تازہ تر اور طاقت ور رہے۔ جب انہوں نے یہ روایت بیان کی اس وقت انکی عمر ۹۴ (چورانوے برس کی تھی)۔ انکا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا انکی داڑھی اور سر کے بال کالے تھے۔

چھبیسواں معجزہ بھاگتی ہوئی اونٹنی کی مہار پکڑنا

ایک دن رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ سفر میں تھے۔ حضور ﷺ کی اونٹنی اچانک کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح بھاگ کھڑی ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے محبوب کائنات پہاڑ کی طرف چلے گئے اور تمام صحابہ کی نظر سے پوشیدہ ہو گئے۔ تمام صحابہ کرام دیوانوں کی طرح تلاش میں نکل کھڑے ہوئے سب کے سب تلاش کرتے کرتے تھک گئے مگر اونٹنی نہ ملی۔

حضور ﷺ نے دعا کی اس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ایک گرد باد ہوا کو۔ اور اس گرد باد نے اس اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور خیر العباد (ساری کائنات سے افضل) تک جلد ہی پہنچا دیا۔

ستائسواں معجزہ آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا

ایک دن کے بچے کا۔

معیقب جو کہ خیر البشر ﷺ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ میں ایک مرتبہ مکہ میں ایک گھر میں موجود تھا۔

وہاں ایک دن ایک نیک نخت آدمی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک بچے کو لئے حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس بچے کیلئے دعا فرمادیں تاکہ یہ عزت اور برکت والا بن جائے۔

حضور ﷺ نے فرمایا اے بے زبان میں اس دنیا میں سچائی کی آنکھ ہوں۔ اس (ایک یوم) کے بچے نے کہا بے شک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برحق اور سچے نبی ہیں ہر جو کوئی اس بات کو نہیں مانتا وہ شخص بد نخت ہے۔

اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے اس بچے کیلئے فرمایا تو نے یقیناً سچی بات کہی اور پھر حضور نبی

پاک نے اس کے حق میں دعا فرمادی اللہ تعالیٰ نے اس کا ہر کام مبارک کر دیا۔
وہ سچے دنیا میں (مبارک سچے) کے لقب سے مشہور ہوا اور انکی برکت سارے عرب میں مشہور
ہوئی۔

اٹھائیسواں معجزہ کفن کے اندر مردے کا آپ کی گواہی دینا

یہ روایت مسید بن جن کا نام سعید تھا انہوں نے بڑی فصاحت سے بیان کی ہے۔
ایک دن انصاریوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہر ایک شخص پر حیرانگی چھا گئی (خوف چھا
گیا) اس وقت کہ جب
ایک شخص فوت ہو چکا تھا اسے غسل اور کفن دے دیا گیا اس کے بعد مردے نے اچانک اپنی
زبان کھول دی۔

اس نے یہ کلام کرنا شروع کر دیا کہ حضرت محمد ﷺ مختار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھجے ہوئے
ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں)۔

بس یہی بات کی اور خاموش ہو گیا اس کے بعد لحد کی آغوش میں پہنچ گیا۔

انتیسواں معجزہ نبی پاک ﷺ کا اپنے والدین کو زندہ کر کے

انہیں اپنا کلمہ پڑھانا

حضرت خمیرا (یہ حضرت عائشہ صدیقہ کا لقب ہے) فرماتی ہیں کہ نبی برحق ﷺ جب اپنے
والدین (والد اور والدہ) کی قبر پر تشریف لے گئے۔

آپ غمزدہ اور پریشان ہوئے دو تین دن آپ نے اسی جگہ قیام فرمایا۔
بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوش ہو گئے میں نے آپ ﷺ سے ساری صورت
احوال پوچھی۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے مجھے اس راز کا پتہ چل گیا ہے کہ میرے

والدین کی قبریں اس جگہ پر ہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے اپنے رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ انکو اس دنیا میں دوبارہ زندہ کر دے۔

تاکہ ایمان سے بہرہ ور ہو سکیں اور بے حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے چند بار پہلے بھی دعا کی تھی مگر جواب نہ ملنے کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا تھا اس پریشانی میں میں اشکبار ہو گیا تھا۔

جب میں دوبارہ بے تاب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی نصیب کر دی۔ میرے والدین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا اس طرح میرا غم دور ہو گیا اور میرے والدین نے میرا دین قبول کیا اور پھر فوت ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ماں اور باپ دونوں کو یاد کیا (یعنی زندہ کر کے کلمہ پڑھایا)۔

دونوں نے زندہ ہو کر دین کی دولت حاصل کی اور پھر بعد میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ روایت (حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہے) اگرچہ ضعیف ہے مگر اسے قوی سمجھ نہ کیونکہ (حضور ﷺ کا والدین کو زندہ کر کے کلمہ پڑھانا) یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہے۔

حضور ﷺ کا مرتبہ و شان اللہ پاک نے اپنے پاس رکھا ہے (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) اللہ فرماتا ہے اے میرے محبوب ہم نے تیرے ذکر و مرتبہ کو بلند کر دیا ہے حضور ﷺ کی شان بیان کرنے والا منکر ہرگز نہیں ہو سکتا۔

تیسواں معجزہ لڑکی کا قبر سے آواز دینا

ایک دفعہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک مشرک و کافر آدمی حاضر ہوا وہ غم اور پریشانی سے تڑپ رہا تھا۔

اس نے عرض کی کہ (اے محمد ﷺ) چند روز ہوئے میری بیٹی فوت ہو گئی ہے اور میں اس کے غم میں جل رہا ہوں اور اس طرح تڑپ رہا ہوں جیسے ذبح شدہ بکری تڑپتی ہے۔

اگر آپ میری بیٹی زندہ کر دیں تو میں آپ کا دین قبول کر لوں گا ورنہ سمجھوں گا کہ آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا سارا ماجرا بیان کرو اور مجھے اس کی قبر کی طرف لے چل۔ حضور ﷺ اس لڑکی کی قبر پر جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اے لڑکی تو خبر دے کہ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔

جب حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس لڑکی نے قبر سے آواز دی رسول اللہ ﷺ کے طفیل مقصد حاصل ہوا۔

حضور ﷺ نے جب دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو دوبارہ دنیا میں بھیج دیا (یعنی وہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آگئی) حضور نے فرمایا اگر تو چاہے تو دوبارہ دنیا میں رہے۔

اس لڑکی نے عرض کی اے اللہ کے حبیب مجھے دنیا سے محبت نہیں ہے دنیا سے میرا دل پریشان ہے لہذا میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔

ہمیشہ کی قید سے آزاد ہو کر میں جنت میں داخل ہو گئی ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو والدین سے زیادہ مہربان پایا ہے اس لئے اب مجھے والدین یاد نہیں ہیں

اس لڑکی نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عاجزی سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اب دنیا میں دوبارہ نہیں رہنا چاہتی مجھے معاف فرمادیں۔ یعنی دنیا میں رہنے پر مجبور نہ کریں۔

جب لڑکی کے باپ نے یہ باتیں سنی تو امداد دل ہلانے کفر سے پاک ہو گیا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

اکتیسواں معجزہ بکری کو زندہ کرنا

حضرت جابر بن ثمرہ بڑے نیک نخت تھے انہوں نے ایک دن حضور ﷺ کیلئے ایک بکری ذبح کی اور کھانا پکایا۔

انہوں نے تمام جو کھانا گھر میں پکا ہوا تھا وہ حضور ﷺ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمام صحابہ کرام کو بلاؤ تاکہ وہ اس کھانے اور گوشت سے پیٹ بھر لیں۔

لیکن تمام ہڈیاں ایک جگہ رکھیں جب تمام صحابہ کرام نے خوب سیر ہو کر کھایا اور ہڈیاں ایک جگہ رکھتے گئے (اس وقت کھانے والے صحابہ کی تعداد کم و بیش تقریباً ۱۴۰۰ چودہ سو تھی اور غالباً یہ جنگ خندق کا واقعہ ہے)۔

صحابہ نے ہڈیاں ایک جگہ اکٹھی کر دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں اس کی قدرت و شان سب سے بلند ہے۔

حضور ﷺ نے زیر لب کچھ پڑھا یعنی دم کیا وہ بکری اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے زندہ ہو ہو گئی۔

دیکھنے والے دم خوردہ گئے انہوں نے اپنے دانت اس طرح پکڑ لئے جیسے جگر کے ٹکڑے کو پکڑ رکھا ہو (یعنی اپنے ہاتھ منہ میں لے لئے)۔

تمام دیکھنے والوں کے دل کی میل مزید دھل گئی اور دین کا پھول زحمت کے کانٹوں سے نکل گیا۔

بتیسواں معجزہ حضرت معاذ کا برص سے شفا پانا

حضرت معاذ حضور ﷺ کے باکمال دوست تھے انہوں نے ایک صاحب حسن جمال عورت سے نکاح کیا۔

طعنہ دینے والوں کا ایک فریق اس عورت کے پاس گیا اور اسے جا کر تمام حال کہ دیا اس حالت میں کہ وہ برص کا مریض ہے پھر تیرا دل اس کی طرف راغب کیسے ہو گیا ہے۔

تجربہ کار عورتوں نے (جو فتنہ بازی میں تجربہ رکھتی تھیں) اس بات کو شروع کیا اور انہوں نے بتایا کہ یہ بیماری سب مرضوں سے بری ہے اور لا علاج ہے۔

جب دوسری عورتوں نے اس عورت کو یہ باتیں بتائیں تو انکی بیوی کا دل حضوت معاذ سے

میزار ہو گیا۔

اس عورت نے اپنی ماں سے کہا کہ اے ماں مجھے معاف کر (یعنی اس سے پیچھا چھڑا) اس لئے کہ اس مرد سے میرا دل پریشان ہو گیا ہے۔

میرا دل میرے شوہر کی حالت سے پریشان ہو گیا ہے اور مجھے یہ شوہر ہرگز قبول نہیں ہے۔ اس کے شوہر (حضرت معاذ) کو جب اس بات کی خبر ہوئی انہیں بہت دکھ ہوا اور انکی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

وہ اسی وقت حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور حضور سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ حضور ﷺ نے زمین سے کچھ مٹی لی اور جہاں جہاں برص کے نشان تھے اس پر مل دی۔ اسی وقت برص ختم ہو گئی اور حضرت معاذ کا جسم صاف ہو گیا انہوں نے سکھ کا سانس لیا اور چاک و چوبند ہو گئے۔

انکی بیوی انکی عاشق ہو گئی اور ایسی فریفتہ ہوئی کہ انہیں دیکھے بغیر کبھی رہ نہ سکتی تھی۔

تینتیسواں معجزہ حضرت قتادہ کو صحت یاب فرمانا

حضرت قتادہ حضور ﷺ کے (متعدد دورائیت کرنے والے) فرمانبردار دوست تھے جنگ احد میں انکی آنکھ پر کسی کافر کا تیر لگ گیا۔

اس تیر لگنے کی وجہ سے انکی آنکھ اپنی جگہ سے نکل کر باہر رخسار پر آ کر لٹکنے لگی آپ دل میں بہت پریشان ہو گئے۔

حضرت قتادہ فوراً رسول اکرم ﷺ کے سامنے حاضر ہو گئے اور سارا واقعہ وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا تیری یہ آنکھ اچھی ہے فکر کی بات نہیں اور اگر تو صبر کرے کہ اس صبر کرے کہ اس صبر کی جزا بھی اچھی ہے۔

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں یہ قبول کرتا ہوں مجھے یہ سودا پسند ہے لیکن عرض یہ ہے

کہ میری بیوی جوان اور حسین و جمیل ہے۔ اور میں ایک آنکھ سے اچھا نہیں لگوں گا۔
یا رسول اللہ میری آنکھ کا یہ ظاہری زخم کرم نوازی فرما کے درست فرما دیں۔
حضور ﷺ آپ دعا فرمائیں کہ میری آنکھ ٹھیک ہو جائے میں بھی ٹھیک ہو جاؤں گا اور آپ کے
معجزے کا اظہار بھی ہو جائے گا۔

حضور ﷺ نے اپنے دست اقدس کو اسکی آنکھ کی طرف بڑھایا آنکھ اپنی جگہ رکھ کر لعاب
دہن (تھوک مبارک) لگا دیا۔

اس کی آنکھ کا ڈیلا اپنی جگہ رکھ کر فرمایا اے دوست خوش ہو جا۔
دنیا نے دیکھا کہ حضرت قتادہ پہلے سے زیادہ ٹھیک ہو گئے بینائی بھی پہلے سے زیادہ ٹھیک ہو
گئی اس طرح حضور ﷺ کا ایک اور معجزہ ظاہر ہو گیا۔

حضرت قتادہ نے نیاز مند (عاجزی کے ساتھ) من کر پھر دوسری عرض کی یا حبیب اللہ آپ
تمام مقاصد کے کار ساز ہیں۔

کرم نوازی کریں اور دوسری دعا بھی دیں تاکہ آپ کے صدقے میں جنتی ہو جاؤں۔
حضور ﷺ نے پھر دعا کی جو قبول ہوئی (کہ جنتی ہوئے) اس طرح آپ کی طفیل تمام مقاصد
حاصل ہو گئے۔

چونتیسواں معجزہ سلمہ بن اکوع کا شفا پانا

حضرت سلمہ بن اکوع جو کہ جوان آدمی تھے ان کے چہرے (رخسار) پر ایک بھاری پتھر آ
گرا۔

اس طرح جنگ خیبر والے دن انکے جسم پر بہت سخت زخم لگ گیا۔
تمام لوگوں نے کہا کہ اب اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے کیونکہ کسی کو آج تک ایسا زخم
نہیں لگا۔

جب اس کو حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اور ساری بات ظاہر کی تو حضور ﷺ کا دل بھر

آیا) اس کی تکلیف دیکھ کر رحمت جوش میں آگئی۔

حضور ﷺ نے اس کے جسم پر لعاب دہن مل دی جس سے اس کا سار ادر درد دور ہو گیا اور وہ بالکل شفا یاب ہو گیا۔

حضور ﷺ کی بارگاہ میں التجاہ

اے حبیب خدا ﷺ مر یضوں کو شفا عطا کرنے والے مجھے بھی دردناک گناہوں سے نجات عطا فرمادے۔

یا رسول ﷺ میری جان کو تیرے فراق کا زخم لگا ہے مجھے اپنا قرب نصیب فرمادے تاکہ میرا درد دور ہو جائے۔

میں دن رات تیرے در پر گرا پڑا ہوں اور میری جان تن سے جدا ہونے کے لبوں تک پہنچ گئی ہے۔

اے اللہ کے حبیب ﷺ صبر میرا ساتھی ہو اور ہر دم میرے لبوں پر تیرا درد جاری ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ ایک نظر کرم مجھ پر بھی فرمادیں اپنا جلوہ دیدار عطا فرمادیں کہ میری ساری پریشانیاں دور ہو جائیں۔

آقا مجھے اپنے دیدار سے محروم نہ رکھیے (مجھے اپنا دیدار عطا کر) اور اپنی تعریف میں میرا دل ہمیشہ زندہ فرمادے۔

میں تیرا کمزور اور مسکین بندہ ہوں مجھے کتے کی طرح داغ دے اور اپنی نشانی عطا کر دے۔ یا رسول اللہ میرا دل تیرے معجزات پر اعتقاد رکھتا ہے آپ مجھے بھی میرے درد کے مرض (دید کی خواہش) سے نجات عطا فرمادیں (یعنی دیدار عطا فرمادے)۔

اگرچہ یا اللہ میں گناہوں کی وجہ سے بڑا پریشان ہوں مجھے اپنے رسول پاک کے طفیل نجات عطا فرمادے۔

اور اے اللہ تعالیٰ اس ذات پاک پر درود بھیج جن کے تمام اوصاف اچھے ہیں۔ درود ہو آپ ﷺ کی آل پر اور ان کے تمام اصحاب پر اور تمام انکے احباب پر۔

اپنے بیٹے کی لئے نصیحت نامہ

میرے نیک نخت بیٹے فخر دین سعادت والے بیٹے عبد الرسول کیلئے میری نصیحت جو اس رسالہ (تحفہ رسولیہ) کی تصنیف کے ایک سال بعد پیدا ہو گا اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا اور علمی و عملی کمالات عطا فرمائے گا۔

- (۱) اے بیٹے اب تک تو عدم میں تھا اور گلزار جہاں میں قدم نہیں رکھا۔
- (۲) میں دل و جان سے تیرا منتظر ہوں اب تو قیسی موتی کی طرح چمکتا ہوا عدم سے وجود میں آجا۔
- (۳) میرے دل کی راحت و سکون اور میری دونوں آنکھوں کی روشنی تیری جدائی کی آگ میں میری آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں پانی رواں ہے تو آکر اس کو ختم کر دے۔
- (۴) تیرے ہجر میں جل گیا ہوں اور کتنے عرصے تک میں نے اس بات اور حال کو دوسرے لوگوں سے چھپائے رکھا۔
- (۵) اے کتاب عدم سے جگہ پکڑنے والے معلم تقدیر (اللہ تعالیٰ) سے اجازت حاصل کر کے عدم سے وجود میں آجا (تاکہ میں نے جو بات کہ دی ہے کہ اس تصنیف کے ایک سال بعد تو پیدا ہو گا وہ سچ ثابت ہو جائے)۔
- (۶) تیرے وجود سے میرا دل خوش ہے اور تو اپنی سخاوت سے مجھے محروم نہ رکھ۔
- (۷) میں نے تیرا نام ابھی سے عبد الرسول رکھا ہے تاکہ تو حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قبولیت حاصل کرے۔
- (۸) تیری کنیت ابو سعید (سعادتوں کا باپ) ہے اور تیری عمر دراز ہوگی (یعنی تیری درازی عمر کیلئے

اللہ تعالیٰ سے دعا کر دی ہے (لہذا تیری عمر بڑی ہوگی)۔

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی وجہ سے تیرا لقب فخر الدین ہے تیرے ہر کام میں اللہ تعالیٰ تیرا مددگار حامی و ناصر ہوگا۔

میں نے تجھے اپنے دل سے چند نصیحتیں کی ہیں تاکہ تو اس پر عمل کرے۔ مجھے یقین ہے کہ تو اگر ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہوگا (نیک کام کریگا) تو تو دونوں جہاں میں سر بلند ہوگا اور شان پائیگا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تو وجود میں آ گیا ہے اور غیب کو چھوڑ کر حاضر ہوا ہے۔ حضرت آدم کی نسل مٹی سے بنی مگر اپنے اندر چند خوبیاں اور پاکیزگیاں رکھتی ہیں۔ رسول پاک ﷺ جو تمام رسولوں سے افضل ہیں ان کی امت کو ہر ایک فضیلت حاصل ہے (یعنی نسل آدم کی تمام فضیلت اللہ تعالیٰ نے خیر الرسل ﷺ کے صدقے میں ان کی امت پر رحم کرتے ہوئے عطا فرمادی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا محبوب عطا فرما کر ان پر بڑا فضل و احسان کیا ہے۔

اے بیٹے تیرے تمام اعضاء جسم صحیح و سالم ہیں اور تو فصیح اللسان ہو کر بھی خاموش طبع ہے۔ (اپنی بات کو واضح اور صحیح طریقے سے سمجھانے اور دوسرے کو قائل کرنے والے کو فصیح اللسان کہتے ہیں)۔

تو دل کے ہوش والا (دانا و عقلمند) سلیم الطبع (نیک) اور عقل و قیاس کے ساتھ اسرار پانے والا ہے۔

مسجد کو جانے والا (نیک مسلمان) ہے بازاروں کو جانے والا نہیں بارگاہ ایزدی میں سر بسجود ہونے والا ہے زنا (غالباً ہندو وغیرہ بطور عبادت گلے میں ڈالتے ہیں) رکھنے والا نہیں ہے (یعنی برائی سے بچنے والا ہے)۔

اے اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ اور فیض پانے والے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا اور کفر کے راستے سے بچنا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا سب سے ضروری بات ہے اس بات کو اخلاص والے خانہ دل میں سنبھال لے (یعنی خلوص نیت سے عبادت الہی کرنا)۔

کسی قسم کے خوف اور تکلیف میں گھبرانا نہیں بلکہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کسی آزمائش میں ڈالے تو اسے خندہ پیشانی سے قبول کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر صبر کرنا ہو گا تاکہ تو اہل صفا (اللہ کے نیک بندوں) میں شامل ہو جائے۔ صبر تکلیف کو دور کرتا ہے اور صبر سے خوشی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اے بچے تو ہمیشہ شریعت پر قائم رہنا ایسے کہ تیرا ہر کام شریعت کے مطابق ہو۔ اسی طرح کوشش سے طریقت کا راستہ حاصل کرنا ہے اور حقیقت کے نور کو اپنے ہاتھ میں لانا ہے۔

ہر وہ کام جو اہل شریعت کا نہ ہو یقین کر لینا کہ یہ دھوکہ و فریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر خلوص دل سے ایمان رکھ اسی طرح اسکی شفقت و مہربانی عطا ہوتی ہے اور اسکی طرف سے دراجات حاصل ہوتے ہیں۔

جو شخص تجھ سے قدرے بڑا ہو مرد کو باپ اور عورت کو ماں کی طرح سمجھنا۔ اور وہ جو تیرے ہم عمر ہوں ان کو بہن اور بھائیوں کی طرح سمجھنا۔ اور جو تجھ سے چھوٹے ہوں ان کو تو اپنے بچوں کی طرح سمجھنا۔ کسی نا محرم کی طرف نظر نہ کرنا بد نظر کو زہر کا تیرا شمار کر۔ مسلسل خیال بند بھی نہ رہ لیکن اپنی منکووحہ کے سوا کسی کو اپنے اوپر حلال نہ سمجھو۔ یقیناً نیک مخت اپنی عفت و عزت کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی بد کاری وغیرہ سے بچتے ہیں) جیسے اپنے ہاتھ میں نفع دینے والی دوا کی حفاظت کی جاتی ہے۔

ہمیشہ اہل دل یعنی نیک لوگوں سے دوستی رکھنا اور دنیا کے بدکار اور نا اہل لوگوں سے کنار کشی اختیار کرنا۔

تم ہر ایک کیلئے محبت کی بنیاد چھوڑو یعنی جان سے بھی محبت کر کھانا کھلا کر اور اسی

طرح زبان کی مٹھاس سے بھی محبت کر۔

ہر ایک فرد کا اس کے دل کے موافق کام کر (یعنی جو بھی تیرے پاس سائل آئے اسکی کماحقہ حاجت روائی کرنا) سخاوت اور شفقت جزبہ ایثار سے اسکے ساتھ تعاون کرنا۔

اوباش بدکار لوگوں کی صحبت ہرگز اختیار نہ کرنا اس لئے کہ انکی صحبت سانپ کی طرح ہے (جب چاہے ڈس لے)۔

بُرے دوستوں کی صحبت سانپ سے بھی بری ہے کیونکہ سانپ جسم کو نقصان پہنچاتا ہے اور برے دوست ایمان کو تباہ کرتے ہیں۔

اے عقلمند باہوش بیٹے ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو اسلئے کہ انکی صحبت سے سر بلندی نصیب ہوتی ہے۔

عورتوں اور بچوں کی صحبت زیادہ اختیار نہ کرنا اسلئے کہ (یہ صحبت) یقیناً عقل کے درخت کو جڑ سے نکال باہر کرتی ہے۔

دولتمندوں کی صحبت ہرگز اختیار نہ کر کیونکہ ایسے ہے جیسے لالچ و طمع کیلئے اپنی کمر ٹیڑی کرنا (یعنی لالچ کیلئے کسی کے آگے نہ جھکیں)۔

اسلئے کہ اس (دولتمندوں کے آگے جھکنے) کا سوائے کمر کی درد کے کچھ فائدہ نہیں ہے اپنی کمر کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے آگے نہ جھکا۔

کوئی شخص تجھے نفع نہیں دے سکتا (یہ بھی یاد رکھو) کوئی اس وقت کچھ نہ دیگا۔ جب تک تو اسے کچھ نہ دیگا۔

نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ سب کو عطا کرتا ہے! اسلئے دل میں کوئی دوسری بات رکھنا (یعنی دوسروں کی طرف اس بات کا گمان کرنا) فلاں سے نفع یا فلاں سے نقصان ہوگا) گناہ ہے۔

اگر تو اپنے آپ کو مٹی کر لے یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اختیار کر لے طمع و لالچ کو چھوڑ دے تو سر پر تاج کو سجائے گا۔

اسلئے کہ جو شخص لالچ کرتا ہے وہ کبھی ہڈ نہیں ہوتا اسکی آنکھ تنگ ہی رہتی ہے اور اسکا پیٹ خالی رہتا ہے۔

لفظ طمع کے تین صرف ہیں (تینوں نقطوں سے خالی ہیں) پس تو ان تینوں حرفوں سے اپنی آنکھوں کو دور کر لے (یعنی کسی صورت میں طمع کے قریب نہ جانا)۔

جوانی کی عمر میں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کر اگر ہمت کا دامن پکڑ کر کوئی کام کرے گا تو مٹی بھی سونا ہو جائیگی۔

ہمت والوں کا کام عالیشان ہوتا ہے اور تو بھی اپنی ہمت سے کاتبوں کو پھول بنا سکتا ہے۔ ہر شخص اپنی ہمت سے پیٹ بھر تا ہے جو اسکے پیٹ سے باہر آتا ہے اسکی بھی قیمت ہوتی ہے۔ جوانی کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کر تاکہ بوڑھا ہو کر مٹی میں مٹی نہ ہو جائے۔ ہمارے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے جو کہ رب ذوالجلال عزوجل ساری کائنات ارض و سما کے خالق اور رازق کے رسول ہیں۔

جوانی کے عالم میں شب بیداری کرو (رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی میں گزار) تاکہ تمہیں بزرگی نصیب ہو۔

صبح کے وقت تکبر و غرور میں نہ چل (نیکیوں میں چاند کی طرح نظر آ) تیرے چہرے سے بارگاہ ایزدی میں عاجزی و انکساری کے آنسوؤں کی نہریں رواں دواں ہوں۔

دنیا کے مال اور خزانے کی طرف منہ نہ کرنا کہ نیک لوگ قناعت کرتے ہیں (نیکیوں کے اوصاف کو تکلیف نہ پہنچانا)۔

کسی کے دل کو تکلیف پہنچانے والی بات نہ کر کہ تمام کیلئے کاٹنا بننے کی بجائے پھول بن جا۔ ایسا کرنے والوں (یعنی کسی کا دل دکھانے والوں) سے دور رہنا اور بغض حسد اور کینے کے کانٹے کو دل سے نکال دے۔

تمام کا بھلا چاہو اور تمام کے ساتھ خوش اخلاق اور خوش الہامی (میٹھی زبان) کے ساتھ پیش آؤ دل کو افسردہ نہ رکھو بلکہ تازہ بہ تازہ رکھو۔

اپنے اندر زیادہ سے زیادہ پاکیزگی لے آکہ پاکیزگی کے بڑے فوائد ہیں تاکہ تیرا شمار اللہ کے نیک بندوں میں ہو۔

جو شخص تیرے عیب شمار کرتا ہے اسے دشمن نہ سمجھ بلکہ وہ تیرا دوست ہے۔ تو عیبوں کو دور کر دے اور نیکی کی راہ اختیار کر لے تاکہ آئندہ کوئی شخص تیرا عیب نہ نکال نہ سکے۔

اپنے آپ میں پردہ پوشی (یعنی دوسروں کے عیب چھپانا) کی عادت پیدا کر اور بے فائدہ اور فضول گفتگو سے خاموشی واجتناب حاصل کر۔

ہر جو کوئی شخص دوسروں کی عیب جوئی کرتا ہے تمام لوگ ایسے آدمی کو بے وقوف اور گدھا سمجھتے ہیں۔

حسن ادب کو اختیار کر کہ اچھا اور سردار ہو جائیگا اور بے ادبی کی عادت بے وقوفوں (گدھوں) کا طریقہ ہے۔

بزرگوں کی محفل میں خاموشی سے بیٹھنا اور اگر کوئی سہویا خطا دیکھے تو اسے پوشیدہ رکھ۔ بزرگوں کے سامنے بولنا ادب نہیں (جو بھی بزرگوں کے سامنے بولتا ہے باید تمیزی کرتا ہے وہ بڑا کام کرتا ہے) جو وہ کہیں اسے سمجھ اور عمل کر۔

ہمیشہ مسجد کی خدمت کرنے والا ہو جا مسجد کی خدمت کرنے سے تیرا ہر کام پایا تکمیل کو پہنچے گا۔

مسجد کے خادم کا عہدہ نہ سنبھالنا (یعنی پیسے مقرر کر کے مسجد کی خدمت نہ کرنا) اگر ایسا کرے گا تو برا ہے کہ مسجد کا خادم بن یا بت خانے کا۔

مسجد میں رہ کر اگر اسکی عزت نہیں اور دل میں خدا کے سوا غیروں کی طرف توجہ ہے تو جب دل ہی اس کی طرف مبذول نہیں تو پھر مسجد کیا اور مندر کیا ہے (یعنی پھر تو مسجد کی خدمت کر یا مندر کی ایک سی بات ہے)۔

ظاہر و باطن ایک جیسا ہونا چاہئے دل میں زنگ نہ ہو بلکہ دلوں کے زنگ صاف کرنے والا

من جا۔

کوئی ایسا وعدہ نہ کر جس کو تو پورا نہ کر سکے کیونکہ وعدہ توڑنا یا وعدہ خلافی گناہ ہے۔ تمام حق داروں کا حق ججا ہے ان میں والد اور والدہ اور استاد شامل ہیں (یعنی ان سب کی عزت اور فرمانبرداری ججالا)۔

تمام حق داروں میں اپنے معلم یعنی استاد کی زیادہ عزت کر اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تیری راہنمائی کرتا ہے۔

اپنی شفقت کرنے والی ماں کو تکلیف نہ دے اسلئے کہ اسکے پاؤں تلے جنت ہے (فرمان رسول ہے الجنة تحت اقدام الامہات ترجمہ: جنت ماں کے قدموں تلے ہے)۔

تیرا والد ہی اصل تیرے سر کا تاج ہے تاج شاہی کو عزیز نہ رکھ (یعنی دنیا کی ہر چیز پر والد کی عزت کو ترجیح دے)۔

اپنی ساری عمر علم حاصل کرنے میں صرف کر دے اور صرف علم کے سوا اپنی زبان کو مت کھول۔

علم سے تیرا پیٹ نہیں بھر سکتا (یعنی علم لا محدود سمندر ہے) اور علم ہی تیرے دین کی روشنی ہے۔

علم کو ہر چیز سے عزیز اور پیارا جان کہ علم ہی وہ نسخہ ہے جو تجھے عقلمند صاحب دانش اور صاحب تمیز بنادے گا۔

جب تو علم پڑھے تو ساتھ ساتھ عمل بھی ہونا چاہئے مگر عمل بے ریا (دکھاوے سے پاک) ہونا چاہئے۔

دکھاوے کا عمل بے کار ہے (فائدہ مند نہیں) اسلئے کہ اس سے نہ تو سیدھا راستہ اور بھلائی نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی بلندی نصیب میسر آتی ہے۔

ریا کاری کے تمام عمل بڑے ہیں ان سے سراب کی طرح کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ (سراب صحرا میں دھوپ یا روشنی کی وجہ سے کچھ دور پانی محسوس ہوتا ہے اگر کوئی تشنہ لب

پیا سا اس پانی کی تلاش میں اس سراب کی طرف چل پڑے تو یہ اسکی جان لے لیتا ہے مگر پانی کا ایک قطرہ نہیں ملتا۔

حضور ﷺ کے صدقے تیرا مقصد اصل حاصل ہو گا مگر تم علم ضرور حاصل کرنا۔ جب تمہیں ضروری علم حاصل ہو جائے تو اسکے بعد تو مرشد پکڑ لینا (ایسا مرشد جو اصل ہو صاحب شریعت ہو بھنگی چر سی نہ ہو) وہ تجھے واصل حق کر دیگا یعنی تیری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک رسائی کر ادیگا۔

اے بیٹے وہ پیر و مرشد تیرے قلب کی اتنی صفائی کریگا کہ تیرا دل آئینہ من جائیگا کہ اس آئینہ میں تمہیں ہر طرف پیر ہی پیر نظر آئے گا۔

دل کے آئینے میں تصویر یار جب چاہا ذرا گردن جھکائی دیکھی۔

مرشد ایسی ہستی ہے کہ اسرار حق (اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ رازوں) کا خزانہ ہو اور ذکر الہی کے انوار و تجلیات سے پردہ اٹھا دے۔

مرشد منزل تک پہنچانے والا ہوتا ہے اور تمام رموز حقیقت سے آشنا ہوتا ہے۔ تیرا پیر شاہین (ایسا پرندہ جو سب پرندوں کا سردار ہے اسکی پرواز بہت بلند ہوتی ہے مردار نہیں کھاتا خود شکار کر کے کھاتا ہے) کی مثل ہے اور تم چیونٹی کی طرح اسکے پر سے چمٹ کر ثریا (ستاروں کی جھرمٹ) تک جا پہنچو (یعنی باقی بزرگوں میں شامل ہو جاؤ)۔

لیکن زمانے کے تمام چھوٹے اور بد عمل پیروں سے بچ جہوں نے شہرت حاصل کرنے کیلئے پیری کا لیبل لگایا ہوا ہے۔

اس زمانے میں زیادہ تر پیروں کا مقصد دانہ ڈال کر شکار پکڑنا ہوتا ہے۔ اگر وہ مراقبے میں سر رکھیں تو بھی مکر و فریب کرتے ہیں۔ یعنی انکی ظاہری شکل و صورت انسانوں کی ہوتی ہے مگر سیرت و کردار شیطانوں جیسا ظاہراً سجدہ کرتے نظر آتے ہیں مگر باطن کمینہ ہوتا ہے۔

لباس فقرمی پوشی نگاہ مکرمی پوشی

ایسے تمام جھوٹے پیروں سے اپنے دل کو پاک کر لے اور اس جہانوں کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لے۔

تو دل و جان کے پسندیدہ بادشاہ کے شہر میں مقبول ہو کر فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کی منزل پا جا۔

اس کا دیکھنا خدا کا دیکھنا ہے کیونکہ وہ ایک لمحہ بھی یاد خدا سے غافل اور جدا نہیں ہوتے۔ جو دم غافل سو دم کافر سانوں ایسومرشد پڑھ لیا صوفی

زمین و آسمان والوں کو فیض عطا کرتے ہیں وقت کا سری اور جنید ہو جا (حضرت سری ثقطی اور حضرت جنید بغدادی دونوں اپنے اپنے زمانے سے بڑے عالم اور ولی اللہ (ولی گزرے ہیں)۔

کہ انکی ایک نظر سے جہاں کا ہر جگہ کام سنورتا جاتا ہے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کسی سے چھپی نہیں۔

جو اس وقت زمین کے غوث (زمین پر رہنے والوں کے مددگار حاجت روا) اور اس زمانے کے قطب ہیں ان سب کے بزرگ حضرت شاہ غلام علی دہلوی ہیں حضرت غلام علی نقشبندی صوفیاء میں سے ہیں)۔

مجھے امید ہے کہ اگر تو ان کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے تو تو جلد ہی نور الہی کے دریا کی موجوں میں غرق ہو جائے گا (یعنی فنا فی اللہ کی منزل تک پہنچ جائیگا)۔

میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اس عقدے کو کھول دوں (یعنی سب کو بتا دوں کہ اللہ کے ولی سب جانتے ہیں اور سب کچھ اللہ کی عطا کردہ طاقت سے کر سکتے ہیں) حالانکہ میں اپنا راز کھولنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ یہ بات اچھی نہیں۔

اس (ولی کامل) کا سایہ جہان سے پردہ پوشی سے کم نہیں ہوتا کہ اسکی بقا ہمیشہ کیلئے قیامت کے دن تک ہوتی ہے۔

ولی مرتے نہیں صرف گھربدلتے ہیں

الا ان اولياء الله لا يموتون بل ينتقلون من دار الى دار

مصنف اب اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے

اے اللہ رب العزت اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مجھے اپنی معرفت عطا فرما۔
مجھے مجاز (ظاہری بناوٹ) سے حقیقت کی طرف لے جا اور میرے دل کو اپنا سوز اور اپنی
پہچان نصیب فرما۔

اے اللہ تعالیٰ غزا و جل مجھے جاہلوں کے گروہ سے دور رکھ اور نورانی (نور والے اپنے اولیاء
اللہ) مردوں میں داخل فرما۔

اے پروردگار میرے دل سے غفلت و ظلمت کو ختم کر دے اور میرے دل کے برباد خانہ
کو آباد فرما دے۔

اے اللہ عز و جل تو مجھے بلند ہمت بنا اور عطاؤں پر عطائیں کرتا رہ تاکہ میں تیرے سوا کسی کی
طرف نہ دیکھوں۔

تیری مہربانی و کرم نوازی میری مددگار ہو جائے اور میرے دل میں تیرے سوا کسی کی جگہ
نہ ہو۔

نفس (امارہ) تو تباہی کی طرف کھینچتا ہے اور ہر لمحہ نئی بربادی کی طرف لے جاتا ہے۔
اے اللہ رب العزت میرے کینے نفس کو پاک کر دے خلاق کی دولت عطا کر دے اور رجم و
تکبر سے دوری عطا فرمادے (یعنی شیطان سے دور کر کے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما)۔
رونے والی آنکھ اور جاگنے والا دل عطا فرما دے تاکہ مجلس سے میں نصیحت حاصل کر سکوں۔
جو صرف تیری رضا کیلئے ہو ایسا علم اور عمل عطا فرما میرا دل حسد سے پاک فرما دے (کہ حسد
نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے لکڑیوں کو آگ)۔

تیرا فضل و کرم دونوں جہاں میں میرا حامی و مددگار ہو اور میرے ہر کام کا خاتمہ خیر ہو۔
اے رب ذوالجلال تو مجھے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما تو مجھے پناہ دینے والا ہے اور مجھے
تیری طرف لوٹنا ہے۔

میں نے اس نظم کو آراستہ کر کے حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں تحفہ پیش کیا ہے۔ جب یہ نظم اور یہ نیکی اختتام تک پہنچی ہے تو میں نے اسکو تحفہ رسوایہ کا نام دے دیا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تحفہ دیا ہے یہ میرے خواجہ (میں سرکار کا غلام ہوں وہ میرے آقا ہیں) کا مجھ پر احسان ہے۔

(میرے خواجہ) گویا وہ سلیمان ہیں اور میں لنگڑی چیونٹی اور وہ کرم کرنے والے بادشاہ ہیں اور میں تنگ نظر (یعنی میں اسکے کرم کی انتہا کو دیکھ بھی نہیں سکتا)۔

میرا ہدیہ تو انکے پاؤں کی خاک کی تعریف کے برابر بھی نہیں اور میں اسکا عوض اپنے آقا حضور ﷺ کی بارگاہ میں قبولیت کے علاوہ کچھ نہیں مانگتا۔

مثال قصہ

حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کے بادشاہ بنے اور سارے جہان میں چاند کی طرح انکی شہرت ہوئی۔

ایک دن صبح کے وقت انکے ساتھ محبت رکھنے والا انکا دوست آیا جو ابھی تک اسرار سے واقف نہ تھا یعنی ابھی تک زیارت سے محروم تھا۔

چونکہ یہ کہانی عام ہو گئی تھی کہ یوسف علیہ السلام کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہے اور مصر کے بادشاہ بن گئے یہ سن کر اس رومی نے دل میں کہا کہ آؤ دوست ملاقات کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ چند لوگ جو میری طرح فراق دوست (حضور ﷺ کی جدائی) میں جلے ہوئے تھے انہوں نے سوچا کہ بہتر ہے کہ وہ اپنا درد طبیب کے سامنے پیش کریں۔

میں بھی روم کے ان خالی ہاتھ آدمیوں میں سے اس شخص کی طرح ہوں جو ایک تحفہ لے آیا تھا اگر یہ تحفہ نہ لاتا تو باقی رومیوں کی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی شفقت سے محروم رہتا۔

اپنی نظریں پٹی کر لے کھانے والوں کو نہ دیکھو بزرگوں کے سامنے ہمیشہ اس طرح دیکھ تو نے لکھایا ہوا ہے۔

وہ رومی شخص بازار میں آیا جب اس نے ایک آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو اسے یہ تحفہ حضرت یوسف علیہ السلام کیلئے بھلا لگا چنانچہ اس نے یہ دلکش آئینے کا تحفہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا چہرہ مبارک جو نہی اس آئینے کے قریب کیا تو جلد ہی اس تحفہ کو شرف قبولیت عطا فرما دیا۔

یہ آئینہ اپنے کسی چاہنے والے کا چہرہ پیچھے نہیں کرتا اس طرح یہ تحفہ بھی مرتبہ پا گیا۔ اس طرح یہ تحفہ رسولیہ بھی شفاف ہوا کہ چمکتے ہوئے موتی کی طرح ہو گیا اس کی تصنیف 1234ء میں مکمل ہوئی۔

اور یقین کے قیمتی موتیوں کی یہ لڑی پرونے والا (یعنی مصنف) محی الدین (غوث پاک عبد القادر جیلانی کا لقب ہے) کا غلام ہے۔ یعنی اس نام غلام محی الدین ہے۔

اے سننے والے: بڑائی اور سعادت والی بارگاہ کے بندے نے جو ارادہ کیا تھا اسے منزل مقصود مل گئی۔

قادری حنفی صدیقی قریشی نسب والے نے جو اللہ تعالیٰ سے طلب کیا وہ اسے حاصل ہو گیا۔ اس پروردگار کے بندے (یعنی مصنف) کی پیدائش اور جائے سکونت قصور شہر میں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے عمر جاودا عطا فرمائی ہے۔

محترم قارئین کرام قطب الاقطاب محبوب سبحانی قندیل نورانی سید الاولیاء غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی الحنفی والحنبلین رضی اللہ عنہ کے نام سے مسلمانوں کا ہر ہر چہ واقف ہے آپ نسب کے اعتبار سے حسنی حسینی سید ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی اولاد سے گیارہویں پشت میں ہیں۔ حضرت غوث پاک گیارہویں والے پیر کے نام سے شہرت کے آسمان پر آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں اور آپ ہی کا اعلان تھا "قَدَمِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ" (میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) یہی وجہ ہے کہ سلاسل طریقت کے چاروں خاندان آپ کو انتہائی قدر سے دیکھتے ہیں۔ آپ کی محبت ہر ولی پر ولایت کی مہر ثبت کرتی ہے۔

نبی پاک ﷺ کو رب العزت نے بے شمار معجزے عطا فرمائے بلکہ سر اپا معجزہ بنا کر دنیا میں معبوث فرمایا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ نبی کا معجزہ ولی کی کرامت بنتا ہے ویسے بھی رسول اکرم ﷺ کا فرمان پاک ہے "عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَمَا اَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ" میری امت کے باعمل عالم (ولی اللہ) بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں اسی طرح ایک اور فرمان ہے "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ" باعمل عالم دین (اولیاء) نبیوں کے وارث ہیں غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی حضور ﷺ کی امت میں اپنے مابعد آنے والے تمام اولیاء کیلئے امام اور سردار ہیں مدنی آقا ﷺ کی امت کے لئے فخر کی حیثیت رکھتے ہیں آپ سے سرکار دو عالم ﷺ کے ان گنت اور لامحدود معجزات کی طرح بے شمار اور ان گنت کرامتیں سرزد ہوئی ہیں ان کرامتوں میں سے ایک کرامت جو عام کتابوں میں نہ ملنے کے باوجود خاص و عام میں شہرت کے آسمان پر دکھائی دے رہی ہیں وہ ہے حضرت غوث پاک کا بارہ سال کے بعد بڑھیا کے پیرے کو براتیوں سمیت زندہ کر کے کنارے لگانا۔ آپ کی یہ کرامت بہت سارے معتبر علماء کی کتب میں تحریر ہے۔

علامہ فیض احمد اویسی صاحب نے 'بڑھیا کا پیر' نامی کتاب میں درج ذیل کتب کے حوالہ سے

یہ کرامت تحریر فرمائی ہے۔

(۱) سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار مطبوعہ ۱۳۳۰ھ

(۲) خلاصۃ القادر یہ مصنف حضرت شیخ شہاب الدین سروردی

- (۳) سروردی کتاب غوث اعظم مصنف مولانا نور خوردار ملتانی محشی
- (۴) کتاب الکلام المبین صفحہ ۹۹ مفتی عنایت احمد مصنف علم الصیغہ و تاریخ حبیب الہ
- (۵) درۃ الدرانی مولانا حیدر اللہ خان درانی
- (۶) گلدستہ کرامت مفتی غلام محمد قریشی
- (۷) حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور
- بحر العلوم قطب الوقت حضرات خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضورؒ اپنے قلم سے نظم کی صورت میں اس کرامت کو احاطہ تحریر میں لائے ہیں فقیر اس نظم اور اسکے ترجمے کو زیر نظر کتاب میں درج کر رہا ہے تاکہ عوام الناس قطب ربانی غوث صمدانی حضرت عوث شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اس کرامت کو حضرت خواجہ دائم الحضورؒ کے کلام کی شکل میں پڑھ کر اپنے اذہان و قلوب کو ایمان کی روشنی سے منور و مطہر کر سکیں۔

فقط

العبد الفقیر غلام مصطفیٰ صدیقی غفرلہ

کرامت غوثیہ • (بڑھیا کا بیڑا)

بارہ سال بعد بڑھیا کے بیڑے کو بمعہ براتیوں کے زندہ فرمانا

مصنف

قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور علیہ السلام

مترجم

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ مدنی مدظلہ

کرامت غوثیہ • (بڑھیا کابیرا)

قصیدہ مع ترجمہ در بارہ واقعہ ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

گویم	نختیں	حمد	حق	آں	خالق	ارض	و	سما
قیوم	قادر	مقتدر	اہل	طلب	را	رہنما		
زاں	پس	درود	مصطفیٰ	گویم	بصد	صدق	و	صفا
فخر	الرسل	خیر	الوری	ہادی	سبل	نور		الہدی
بر	آل	و	براصحاب	او	جملہ	احباب		او
بز	داخلاں	باب	او	گویم	زجان	و	دل	شنا
مدح	جناب	محمی	الدین	آں	غوث	اعظم		بالیقین
محبوب	رب	العالمین	تن	تواں	جان	را		اجلا
دادش	خدا	قرب	آں	چناں	کس	نہست	یا	رائے
پائے	شریفش	را	مکاں	بر	گردن	کل		اولیاء

باشد کرامتہائے او چوں معجزات مصطفیٰ
 خارج زحد بیرون زعد حدش ندا ند جز خدا
 مثنیٰ ازاں خروار ہا یکدا نہ زان انبارہا
 سرے ازاں اسرار ہا ظاہر بسازم بر ملا
 روزے بطور خوشدلی آن پیشوائے ہر ولی
 بہر تفرج شد خلی از طرف صحرائے فضا
 ناگہ گذشتہ سیر او بر ساحل بحر نکو
 یک پیر زن شد رو برو نالہ و گریہ ہاؤ ہا
 قدش کماں زہ از عصا تیرش ز آہ جانگزا
 اشکش رواں چوں سلیہا لرزاں و لغزاں دست و پا
 پر سید پیرش از کرم از باعث آں درد و غم
 او خواندہ حرفے پر الم از دفتر آں ماجرا
 گفتا کہ از باغ جہاں یک دا شتم سردرداں
 یعنی کہ فرزند جواں بودہ ست پیری عصا
 تابندہ و فرخندہ خو خوشبو سیر چوں نافہ جو
 یک جلوہ دیدار او صد درد مندان را دوا
 جودو جمالش آبتے حسن و سخائش غایتے
 مشتاق او ذو ایتے محتاج او اہل بوا
 از خون و دل دادم لبن جاں داد مش برجان و تن
 فارغ نزد یدم زدن درخند متش صبح و مساء
 دندان چوں شد دانہ خا کردم ز شیر او را جدا

درغذا	کردم	مصروف	خدا	داده	کم	چیز	ہر
خودش	دادم	نادیدہا	پرورش	کردم	کردم	چودیدہ	
پا	زیر	سمیں	برسرش	زریں	زریں	مندیل	
گلبدن	لملم	مشروع	تن	پاکیزہ	آں	پوشاک	
طلاء	علام	با	ختن	خز	چین	زربنت	
بنیمان	بسک	داخل	شادماں	بردیش	بودم		
فزا	راحت	شغل	آں	نہ	در روز و شبان	یادم	
او	برحال	جہاں	او	شد	بقوت بال	چوں	
اژوہا	با	شد	او	پامال	ثیاں	شیر	
او	فرزند	رخ	او	بند	بدل	گفتم	
لعاء	ذوا	باخاندان	او	پیوند	ازاں	دادم	
پرداختہ	شد	اسباب	ساختہ	شد	شگون	رسم	
رابنا	برآتش	کردم	افراختہ	سرورا	قصر		
خسرواں	فر	و	باکر	او	برات	گشتہ	
قرناؤنا	دہل	و	دف	درمیاں	شادی	آلات	
را	شاہ	گداؤ	یکسر	ہمراہ	بے	دادم	
عنا	رنج	از	آسودم	راہ	قطع	چوں	
صف	دند	کشا	درہا	یکطرف	ثانی	آں	
عطا	مہماں	کردند	بکف	و	زر	دادند	
ہمہ	شوریں	و	شریں	اطعمہ	حاضر	کردند	
پلاء	رومی	چین	حلوائے	کورمہ	و	کباب	شاہی

شریں برنج انبار با حلواؤناں خلوار با
 بادام و شکر با رہا خمہاز اچار و ابا!
 دادہ جہاز آل ذوالقدر زیور فزوں آوند زر
 صد نافہ مشک تتر صدنیفہ ثوب صفا
 اسپاں مرصع زیں و قس استر شتر با بارکش
 واہان غلام ماہ دش دیگر نفاس بے بہا
 چونکہ بزہرہ شد قرین در ساعت نیکو ترین
 گشیتیم ز آبخار رہگزیں با صد ہوس با صدرجا
 در کشتی این بہر خون آمد برات از بخت دوں
 کشتی چون گردوں شد نگوں شد غرق طوفان فنا
 نوشہ عروس و ہمراہاں در طرفتہ العین ناگہاں
 نشند در دریا نہاں گویا نہ بودہ گاہ بقا
 یک من بما ندم زان ہمہ میشی نشان از رمہ
 ورد زبانم ہر دمہ ہیہات وا ویلاؤ را
 زیں زندگی درد و زخم از بار غم شد پشت خم
 ہر دم شود افزوں نہ کم سوز و گداز و جانگزا
 شد سالہا اثنا عشر کافاؤہ در خرمن شرر
 روز و شیم در شور و شر یکدم نیم از غم جدا
 آل شاہ کہ حکمش بودکن در گوش کرد این سخن
 از قصہ زال کہن زد جوش دریائے عطا
 گفتا کہ اے غمخوارہ در دشت غم آوارہ

سازم	برایت	چارہ	خواہم	ز	حق	بہرت	دعا
تازندہ	گرد پور	تو	ظاہر	شود	مستور	تو	تو
آساں	شود معسور	تو	از	قدرت	رب	السماء	
پس	پیر پیران	خدا	در	سجدہ	شد	پیش	خدا
با	عجز زاری و	بکا	شد	ہمتش	مشکل	کشا	
یا رب	مرآن اموات	را	در	جوف	حوت	اقوات	را
ہر	جز جز	اشتات	را	از	فضل	خود	زندہ
سر	بد	بسجدہ	ہمچنا	کز	جائے	غرق	آمد
کشتی	پر	از مرداں	زناں	پیدا	شدہ	بروئے	ما
شد	اہل	کشتی	را	گذر	سالم	بساحل	بے
در	غرق	مردن	بے	خطر	باآن	جلوہا	آں
نوشہ	بازاں	تاج و	کمر	در دست	او	تیغ	سپر
بانوشہ	جملہ	در	پیشش	پرستاران	پا		
قوال	و مطرب	بذلہ	گو	نقال	در	نقل	نکو
خمار	می	ریز	از	سبو	یاران	بید	در
مادر	پسر	شد	مجمع	غمہازدل	شد	منقطع	
ایں	قصہ	را	شد	مستمع	ہر	کس	ز
ظاہر	چوں	شد	طرفہ	سر	بسیار	منکر	شد
گشتند	کافر	منکسر	شد	مومنا	نرا	اعتلاء	
چوں	کرامت	شد	مبین	شد	خلق	را	راخ
بروعد	رب	العالمین	بر	حشر	و	نشر	و
			بر	جزا			

اے محی دین عالی قدر رہی تباہ جن و بشر
 سوئے غلام خود نگر از راہ الطاف عطاء
 غرق بدریائے بدی حرقم بنیراں نوی
 یا ملتجائی خذیدی اخرج من امواج الہوا
 شیطان نمودہ اشم از راہ نیکی کردہ گم
 از غفلتم نو شاند خم کر دست سر مست و خطا
 نفس ست اندر سر کشی در بخل و حرص زر کشی
 دارد بغیر حق خوشی دائم بدام ما سوائے
 اے صاحب ارشاد من درگوش کن فریاد من
 میخواہ از ایشان داد من دردم را درماں نما
 ہستم قصوری در لقب سازم حضوری با ادب
 از فیض شاہاں کے عجب
 بخشش بمسکین و گدا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیئے۔
 (۲) وہ قیوم ہے قادر ہے مقدر ہے اور متلاشیان حق کا راہنما ہے۔
 (۳) اس کے بعد نہایت خلوص سے بارگاہِ مصطفویٰ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرتا ہوں۔

(۴) آپ ﷺ تمام انبیاء و رسل کے سر تاج اور ساری کائنات سے افضل ہیں سچی اور سیدھی راہ دکھانے والے ہدایت کے آفتاب ہیں۔

(۵) آپ ﷺ کی تمام آل پاک اصحاب۔ و کرام اور آپ کے تمام عاشقوں پر بھی درود ہوں۔

(۶) الغرض آپ ﷺ کے درِ اقدس پر جھکنے والے تمام لوگوں کی میں دل و جان سے تعریف کرتا ہوں۔

(۷) بالخصوص محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی مدح کہتا ہوں جو یقیناً غوث الاعظم کے رتبے پر فائز ہیں۔

(۸) آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں (اپنے غلاموں کے) جسموں کی تورت اور روح کا اجالا ہیں۔

(۹) اللہ تعالیٰ نے جو قرب آپ کو عطا فرمایا ہے کوئی زبان اس کو بیان کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتی۔

(۱۰) آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قدم مبارک ہر ولی کی گردن پر ہے۔

(۱۱) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتیں نبی اکرم ﷺ کے معجزات کی طرح ہیں۔

(۱۲) جن کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی شمار ہے اور اللہ کے سوا کسی کے احاطہ علم میں نہیں آسکیں۔

(۱۳) اسکے خروار سے نمونے کے طور ایک مٹھی اور فیوض و کمالات کے زخیرے سے ایک دانہ

(۱۴) ان کے اسرار و آموز میں سے صرف ایک راز کو میں علی الاعلان ظاہر کرتا ہوں۔

(۱۵) کہ ولیوں کے سردار حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز خوش طبعی کیلئے

(۱۶) جنگل کی طرف ایک کھلے میدان میں سیر کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔

(۱۷) سیر کرتے ہوئے آپ کا گزرا چانک عجیب و غریب دریا کے کنارے پر سے ہوا

(۱۸) جہاں ایک بڑھیا خاتون روتی چلاتی آہ زاری کرتی ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حاضر ہوئی۔

(۱۹) جس کا جسم چھڑی کی طرح ڈبلا پتلا اور قد کمان کی طرح جھکا ہوا تھا اور اسکی آہ زاری کے تیردیکھنے والوں کی جان میں پوست ہو رہے تھے۔

(۲۰) اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے اور آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک سیلاب جاری و ساری تھا۔

(۲۱) آپ (حضرت غوث پاک) رحمۃ اللہ علیہ نے مہربانی و کرم فرماتے ہوئے اس بڑھیا سے اسکے درد و غم کا سبب دریافت فرمایا۔

(۲۲) اس نے اپنی درد بھری داستان سے ایک حرف درد بیان کرتے ہوئے عرض کیا
 (۲۳) اس نے عرض کیا کہ اس دنیا و جہان سے مجھے سزاواران نصیب تھا۔
 (۲۴) یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک جوان بیٹا عطا فرمایا تھا جو میرے بڑھاپے کا سہارا
 تھا۔

(۲۵) نہایت حسین و جمیل اور مبارک عادتوں اور بہترین خصلتوں والا تھا۔
 (۲۶) اس کے دیدار کا ایک جلوہ سینکڑوں درد مندوں کے درد کی دوا تھا۔
 (۲۷) الغرض نہایت حسین و جمیل اور سخی تھا اس کا جو دو کرم اور حسن و جمال گویا اللہ کی نشانی
 تھی۔

(۲۸) شہرت یافتہ لوگ بھی اس کے مشتاق تھے اور پھر محتاجوں کی پوچھنا۔
 (۲۹) دل کے خون سے میں نے اسے دودھ پلایا اور اس کے جسم و جان پر میں نے جان
 تک نچھاور کی۔

(۳۰) اس کی تربیت سے ایک لمحہ فارغ نہ تھی بلکہ اس کی خدمت کے لیے دن رات
 حاضر رہتی۔

(۳۱) جب اس کے دانت پیدا ہوئے تو میں نے اسے دودھ سے علیحدہ کیا۔
 (۳۲) اور مجھے اللہ تعالیٰ نے جو شے بھی عطا کی میں نے اسے اس کی غذا پر صرف کر دیا۔
 (۳۳) الغرض آنکھ کی طرح اس کی حفاظت و پرورش کی اور اسے نایاب چیزیں اس کی
 خوراک کے لیے دیتی رہی۔

(۳۴) اس کے سر پر زریں رُو مال اور اس کے پاؤں میں چاندی کے جوتے۔
 (۳۵) اس کے پھولوں جیسے بدن پر اعلیٰ قسم کی پاک صاف پوشاک تھی۔

(۳۶) چینی طرز کا زربنت اور ختن کاریشم جس پر طرح طرح سے نقش و نگار بنائے گئے تھے۔

(۳۷) میں خوشیوں کے دیس میں اُس گروہ میں تھی جس سے غم و الم اور پریشانیاں بہت دور ہوں۔

(۳۸) میرے دن رات کی ہر گھڑی اس بیٹے کے ساتھ مصروفیات میں بسر ہوتی تھی۔

(۳۹) جب وہ جوان ہوا اور اس کی داڑھی مونچھ کے بال ظاہر ہوئے تو دنیا سے حیرت سے دیکھتی تھی۔

(۴۰) اثر دھائی طاقت کا مالک تھا یوں سمجھئے کہ مست شیر بھی اس کے سامنے عاجز تھے۔

(۴۱) میرے دل میں یہ بات آئی کہ کہیں پر اس کی شادی کر دوں تاکہ اس کی اولاد بھی میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔

(۴۲) چنانچہ ایک عالی مرتبت خاندان میں اس کا عقد و نکاح طے ہو گیا۔

(۴۳) شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں اور تمام اسباب تیار ہونے لگے۔

(۴۴) ایک عالی شان محل تیار ہوا اور وہ اتنی جلدی تیار ہوا گویا اسکی بنا آگ سے ہوئی ہو۔

(۴۵) بادشاہوں کی طرح بڑے بڑے ناز و شان و شوکت سے اسکی بارات روانہ ہوئی۔

(۴۶) شادی کے تمام اسباب مثلاً دف، دھل، اور قرنانے وغیرہ ساتھ تھے۔

(۴۷) اسکے ساتھ بہت سارے لوگ بھی روانہ ہوئے جن میں بہت سارے امیر اور غریب لوگ بھی تھے۔

(۴۸) جب سفر طے ہو چکا تو میں تمام رنج تکلیف سے آسودہ ہو گئی۔

(۴۹) مہمانوں کو وہاں سے بہت سا سونا اور چاندی عطا ہوا۔
 (۵۰) اسی طرح مختلف قسم کے کھانے بھی پیش کئے گئے جن میں نمکین اور میٹھی ڈشیں شامل تھیں۔

(۵۱) مثلاً شامی کباب، درقورمہ اور چینی حلوے اور رومی پلاؤ وغیرہ۔

(۵۲) میٹھے چاولوں کے ڈھیر اور حلوہ پوڑی کا تو حساب ہی نہ تھا۔

(۵۳) چینی اور بادام بہت زیادہ تھے اسی طرح اچار اور چینیوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

(۵۴) اور ان زلی قدر لوگوں نے جو اپنی بیٹی کو جہیز دیا وہ بے شمار زیور اور سونے کے برتن تھے۔

(۵۵) مختلف انواع کے قیمتی اور ستھرے کپڑوں کے علاوہ تاتاری مشک کے ڈبے بھی تھے۔

(۵۶) دو ہرے دو ہرے سامان سے لدے ہوئے اونٹ زین والے گھوڑے اور اسی طرح کے دیگر جانور۔

(۵۷) بے شمار قیمتی نفیس ترین اشیاء کے علاوہ بے شمار حسین و جمیل غلام بھی جہیز کا حصہ تھے۔

(۵۸) یوں کہیے کہ ہمارا ستارا اچھی ساعت میں زہرہ کے مقابل تھا۔

(۵۹) اس طرح ہم سنیکڑوں امیدیں اور سنیکڑوں آرزوئیں لے کر انتہائی خوشی سے روانہ ہوئے۔

(۶۰) اور بد قسمت بارات جب کشتی پر سوار ہو کر اس خونی دریا میں داخل ہوئی۔

(۶۱) تو کشتی الٹ گئی اور تمام برات والے فنا کے طوفان میں غرق ہو گئے۔

(۶۲) آنکھ جھپکنے میں دو لہا دلہن سمیت تمام براتی بھی۔

(۶۳) اس طرح دریا میں ڈوب گئے گویا کہ وہ دنیا میں تھے ہی نہیں۔

(۶۴) ان تمام میں صرف میں رہ گئی ہوں جیسے ریوڑ سے ایک بھیڑ بچ جائے۔

(۶۵) اور اب ہر وقت میری زبان پر مہیحات اور آہ زاری رہتی ہے۔

(۶۶) اس زندگی میں اتنے تکلیف دے زخم ملے ہیں کہ غم کے بوجھ سے میری کمر ٹیڑھی ہو گئی۔

(۶۷) اب ہر گھڑی ایسے گزرتی ہے کہ نہ جیتی ہو نہ مرتی ہوں اور ہر لمحے جان لیوا درد و الم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(۶۸) اس واقعہ کو بارہ سال بیت چکے ہیں جب میرے خرمین میں چنگاری پڑی تھی۔

(۶۹) دن رات واویلا کر رہی ہوں ایک لمحہ بھی غم سے نجات حاصل نہیں ہوتی۔

(۷۰) اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ایسا بادشاہ ہے کہ اس کا علم بھی کن کی حیثیت رکھتا ہے جب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بڑھیا سے کہانی سنی۔

(۷۱) اس بوڑھی عورت کے قصے سے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دریا عطا جوش میں آ گیا۔

(۷۲) آپ نے فرمایا اے پریشان حال بڑھیا غم کے جنگل میں پھرنے والی

(۷۳) میں تیرے لئے کوشش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا کرتا ہوں۔

تاکہ تیرا پیٹا زندہ ہو جائے جو کہ تیری نگاہوں سے آج تک او جھل رہا ظاہر ہو جائے۔
 آسمان والے رب کی قدرت کے کرشمے سے تیری مشکل آسان ہو جائے گی۔
 پھر اللہ والوں کے پیر اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔
 آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عجز و انکساری کی اور فریاد کی اس طرح آپ کی
 ہمت سے مشکل حل ہو گئی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے التجا کی اے میرے پروردگار ان تمام مردہوں کو جو مچھلیوں کے پیٹوں میں
 جا چکے ہیں۔

ولو القیت سری فوق میت

لقام بقدرۃ مولیٰ تعالیٰ

اور اگر میں نگاہ ولایت مردے پر ڈالوں تو ضرور وہ اللہ کی

قدرت سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے۔

فرمان شیخ عبدالقادر جیلانی

(۷۹) ان میں سے ہر ایک انسان کے اجزائے ترکیبی کو جمع کر کے اپنے فضل و کرم سے زندہ فرما۔

(۸۰) آپ کا سر مبارک ابھی سجدے میں تھا کہ جہاں پر کشتی غرق ہوئی تھی اس جگہ سے فریاد آئی۔

(۸۱) اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مردوں اور عورتوں سے بھری ہوئی کشتی اسی طرح پانی کے سینے پر ظاہر ہو گئی

(۸۲) تمام کشتی والے صحیح و سالم ہو کر بے خوف و خطر کنارے پر آ گئے۔

(۸۳) دریا کے غرقاب سے بے خوف خطر اسی شان و شوکت سے رونق افروز ہوئے۔

(۸۴) دولہا بھی اس طرح تاج پہنے ہوئے اور کمر سے اور ہاتھ میں تیغ سپر لئے موجود تھا۔

(۸۵) اسی طرح قوال اور میراثی بھی بدستور غزل سرائی کر رہے تھے نقال اسی طرح نقلیں کر رہے۔

(۸۶) اپنے اپنے دوستوں کو دیکھ کر محبت اور چاہت کے نشے کا دریا بے اختیار اُٹھ پڑا گویا گھڑے سے شراب اُٹھیلی جا رہی ہے۔

(۸۷) ماں اور بیٹا جب آپس میں ملے تو تمام غم اور دکھ دل سے بھاگ نکلے۔

(۸۸) جب یہ واقعہ رونما ہوا تو ہر مرد اور ہر عورت پر یہ کیفیت طاری تھی کہ وہ اس واقعہ کو بار بار سننے کے خواہش مند تھے۔

(۸۹) اسی طرح جب یہ کرامت ظاہر ہوئی تو بہت سارے کافر مسلمان ہو گئے۔

(۹۰) کافر ذلیل ہوئے اور مسلمانوں کو بلندی نصیب ہوئی۔

(۹۱) جب اس کرامت کا ظہور ہوا تو مخلوق خدا کے اعتقادات اللہ تعالیٰ پر پختہ راسخ ہو گئے۔

(۹۲) اللہ تعالیٰ نے جو یوم حشر و نشر میں بدلہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس پر لوگوں کے یقین پختہ ہو گئے۔

(۹۳) اے دین کو زندہ کرنے والے (غوث اعظمؒ) بلند شان والے آپ ہی جن بشر کے قبلہ ہیں۔

(۹۴) اس غلام کی طرف بھی نظر کرم ہو اور اپنے لطف عطا میں سے اس کو عطا فرمائیں۔

(۹۵) میں بھی بدی کے دریا میں غرق ہوں اور خودی کی آگ میں جل رہا ہوں۔

(۹۶) اے میرے چارہ ساز مجھے سہارا دیجئے اور نفسانی خواہشات کی موجوں سے نکال لیجئے۔

(۹۷) شیطان نے مجھے مغلوب کیا ہوا ہے اور نیکی کی راہ سے گمراہ کیا ہوا ہے۔

(۹۸) اس نے مجھے غفلت کے نشے کا پیالہ پلا دیا ہے اور گناہوں میں بدمست بنا دیا ہے۔

(۹۹) بخل، حرص اور زرکشی کے خیالات میں میرا نفس امارہ سرکش ہو چکا ہے۔

(۱۰۰) مجھے اللہ کے غیروں کی طرف لے جا کر بڑا خوش ہوتا ہے، ہمیشہ اللہ کے غیروں

کے جال میں پھنساتا ہے۔

(۱۰۱) اے میرے پیر و مرشد میری فریاد کو توجہ سے سنئے گا۔

(۱۰۲) میرے درد کا علاج فرمائیں اور مجھے نفس و شیطان سے بچائیں۔

(۱۰۳) میں قصوری (مجرم) ہوں جیسا کہ میرا لقب ہے مگر میں بے ادبوں سے نہیں

ہوں میری حاضری ہمیشہ باادب ہے۔

(۱۰۴) بادشاہوں پر یہ عجب انہیں کہ وہ اپنے فیض سے مسکین اور مانگنے والے پر بخشش

قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین
 تصوری دائم الحضور علیہ السلام

قطب الوقت برہان الکاملین سراج سالکین

حضرت خواجہ غلام محی الدین صدیقی نقشبندی

المعروف دائم الحضوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

کچھ لوگ دنیا میں آتے ہیں اور چند دن زندہ رہتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مٹ جاتے ہیں مگر اللہ والے اس دنیا کی چند دنوں کی چھوٹی سی زندگی اپنے رب ذوالجلال کی رضا کے لئے اس کے نام کر دیتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے زندہ و تابندہ ہو جاتے ہیں انہیں اللہ والوں میں ایک نام حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حصول رضائے الہی اور اتباع سنت میں گزار کر بارگاہ ایزدی سے حیات دوام حاصل کی۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب صدیقی قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ مخدوم پنجاب حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ صدیقی قصوری کے پوتے اور حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب کے بیٹے ہیں نسب کے اعتبار سے آپ رحمۃ اللہ علیہ جانشین رسول عربی خلیفہ اول فی الاسلام رازدار محبوب یزدان حضرت ابو بکر صدیق عتیق رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری ۱۲۰۲ھ بمطابق ۱۷۸۷ء کو قصور میں پیدا ہوئے آپ کی عمر مبارک ابھی ایک سال کی تھی کہ آپ کے والد حضرت شاہ غلام مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۲۰۳ھ بمطابق ۱۷۸۸ء میں انتقال ہو گیا ان کا مزار بھی قصور میں ہے اس طرح آپ صغریٰ کے عالم میں بھی شفقت پداری سے محروم ہو گئے آپ کی کفالت و تربیت ظاہری و باطنی آپ کے عم محترم حضرت مولانا شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ڈھہری، آپ کے چچا جان حضرت شیخ محمد نے بڑے احسن طریق سے ان فرائض کو نبھایا اور آپ کو علمی و روحانی تمام منازل طے کرائیں۔ خواجہ دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ نے مروجہ تمام علوم معقول و منقول اپنے چچا جان سے حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی کے مکتوبات شریف بھی سبقا

انہیں سے پڑھے اور سلسلہ قادریہ کے اشغال بھی سیکھے اس کے بعد آپ نے سلسلہ قادریہ میں اپنے چچا جان کی بیعت کی انہوں نے حضرت خواجہ صاحب کو اپنے فیوض روحانی سے بھی خوب نوازا اور آپ کو خلافت کی اجازت دے کر اپنا قائم مقام خلیفہ نامزد فرمایا حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں ہی حضرت خواجہ دائم الحضور رحمۃ اللہ علیہ کو اطراف اکناف میں دور دور تک شہرت مقبولیت حاصل ہو گئی۔

قریب و بعید ہر طرف سے طالبان حق آتے اور آپ کے علمی و روحانی فیوض و برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے لگے جیسا کہ مقامات طیبیں میں مولوی امام الدین صاحب نے لکھا ہے۔

ایشان را بخلافت خاصہ خود سرفراز ساختہ قائم مقام خویش نصیب ساختند و رو برے حضرت عم جی صاحب الشان قبولیت تمام رونمود بسیار کس در آن اضلاع بردست ایشان بیعت نمودہ،

۱۲۳۳ھ بمطابق ۱۸۱۸ء آپ کو تشنگی علم حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پاس لے گئی جن کی شہرت علم و فن کے اعتبار سے اظہر من الشمس تھی حضرت خواجہ دائم الحضور قسوری نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے حلقہ تلمذ میں داخل ہو کر تشنگی علم کو خوب بجھایا۔ اور وہاں سے صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔

حضرت شاہ غلام علی سے فیض:

اگرچہ حضرت خواجہ دائم الحضور رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ کا بڑا فضل و کرم تھا مگر ان کا قلبی رجحان شروع سے سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تھا حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نامور بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے خلیفہ تھے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تعلیم و تدریس کے دوران

ہی حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضورى قصورى کا رابطہ حضرت شاہ غلام على رحمۃ اللہ علیہ سے ہو گیا۔ اس طرح اپنے عم محترم کی وفات کے بعد ۱۲۳۳ھ بمطابق ۱۸۱۸ء میں آپ حضرت شاہ غلام على رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں آ گئے۔

کہا جاتا ہے کہ جس روز آپ حضرت شاہ غلام على رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ رہے تھے اس روز شاہ غلام على صاحب نے آپ کے آنے سے قبل ہی اپنے حلقہ ارادت میں اعلان فرمایا کہ آج امر عظیم ظہور ہونے والا ہے کہ ایک فاضل اجل ہم سے اخذ طریقہ کرے گا جیسا کہ اس عبارت سے عیاں ہے۔

روزى احقر بارادہ بیعت حضرت ایشان در طریقہ قادریہ عالی شان حاضر محفل میف گردید رو کھسار آورده فرمودند کہ امروز امرى عظیم ظہور میکند کہ فاضلى از ما اخذ طریقہ می نماید، ملفوظات شریفہ

جب سے آپ حضرت شاہ غلام على کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے تو اسی روز سے آپ اپنے مرشد کامل کی نگاہ فیوض و کرم کے مرکز ٹھہر گئے آپ کے مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو چھ سلسلوں یعنی، نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سروریہ، مجددیہ اور کبرویہ کے القا کی اجازت عنایت فرمائی اور وہ کلاہ شریف (دستار مبارک) جو حضرت شاہ صاحب کو خود اپنے پیران عظام کی طرف سے عطا ہوا تھا خود اپنے دست اقدس سے حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضورى قصورى رحمۃ اللہ علیہ کے سر انور پر سجایا اور فرمایا کہ ہم نے چھ طریقوں (یعنی، نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سروریہ، مجددیہ اور کبرویہ) کا فیض جدا جدا تمہارے سینہ میں القا کریں گے اس فیض کمال پر از راہ تشکر آپ نے اپنا سر حضرت شاہ غلام على کے قدموں پر رکھ دیا اور تادیر اسی حالت میں رہے۔

پھر ۲۷ رمضان المبارک تھی جس روز آپ کے مرشد کامل نے آپ کو خرقہ خلافت خود اپنے ہاتھوں سے پہنایا اسی طرح عیدالضحی کے دن جب لوگ نماز عید ادا کرنے کے لئے عید گاہ میں حاضر تھے نماز سے فراغت کے بعد خدام کا ہجوم شاہ صاحب کی طرف قدم بوسی کے لئے حاضر

ہوا شاہ صاحب نے فرمایا مولانا قصوری کہاں ہے آپ حاضر ہوئے تو شاہ صاحب نے سینے سے لگا لیا اور اپنی روحانی توجہ سے فیض یاب فرمایا: اس وقت دہلی سے ایک مفتی صاحب بھی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے حضرت شاہ صاحب نے مفتی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا مفتی صاحب تم چھ سال میں جو درجہ حاصل نہیں کر سکتے وہ مرتبہ و درجہ صرف تین ماہ کی قلیل مدت میں قصور سے آئے ہوئے مولوی نے حاصل کر لیا حضرت شاہ صاحب کی نگاہ ولایت نے آپ کی تقدیر پلٹ دی اور ولایت کا تاج دار بنا دیا۔

دائم الحضور کی وجہ تسمیہ:

مرشد کامل کی نگاہ باکمال سے آپ کو یہ مقام حاصل ہوا کہ آپ حضور دوام سے سرفراز ہوئے یعنی آپ کو ہر وقت حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی حاضری نصیب رہتی اسی وجہ سے آپ کو دائم الحضور کہا جانے لگا۔

ایک دفعہ ایک بد عقیدہ آدمی آپ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا اور آ کر سوال کیا کہ مولانا تمہارا عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ حاضر و ناظر ہیں مجھے اس عقیدے کے اثبات میں دلائل کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ میرے حجرے کے اندر الماری میں ایک کتاب رکھی ہے وہ اٹھا کر لاؤ اسی میں یہ لکھا ہے کہ حضور حاضر و ناظر ہیں وہ شخص جب کتاب لینے کے لئے حجرے کی طرف گیا اور اس نے حجرے کا دروازہ کھولا تو اسے حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہو گئی کچھ دیر کے لئے وہ شخص وہیں بے ہوش پڑا رہا حضرت خواجہ صاحب حجرے میں گئے اور اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تو اسے ہوش آ گیا آپ نے فرمایا یاد دیکھو یہ کتاب رکھی ہے اور اسی میں لکھا ہے کہ حضور حاضر و ناظر ہیں وہ شخص آپ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کرنے لگا حضور اب مجھے کتاب کی دلیل کی حاجت نہیں رہی اس لئے کہ اب تو میں نے خود آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے کہ آقا ﷺ حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ہیں اس کے بعد وہ شخص بد عقیدگی چھوڑ کر سچے دل سے مسلمان ہوا اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا۔

زندہ کرامت:

حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضورى قصورى رحمۃ اللہ علیہ اولاد کے لئے تعویذ دیا کرتے تھے آپ کی کرامت مشہور ہو گئی تھی کہ جس کو فرما دیتے یہ تعویذ چاندی میں بند کرالو اللہ تعالیٰ اس کو بیٹی دیتا ہے اور جیسے فرماتے کہ یہ تعویذ چمڑے میں بندھا لو اسے اللہ تعالیٰ بیٹے کی نعمت سے نواز دیتا ہے آپ کے اس فیض کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور اس وقت آپ کی اپنی طبعی زرینہ اولاد نہ تھی بد عقیدہ اور حاسد لوگوں نے آپ سے سوال اور اعتراض کیا کہ اگر آپ ولی اللہ ہیں اور لوگوں کو بیٹے اور بیٹیاں بانٹتے ہیں تو خود اللہ تعالیٰ سے اولاد کیوں نہیں لے لیتے آپ نے فرمایا میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں اور جاؤ میں پیش گوئی اور بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے بعد مجھے بھی بیٹا عطا فرمائے گا جو ظاہری و باطنی علوم سے فیض یاب ہوگا زمانے کا ولی ہوگا اور اپنی طبی زندگی گزار کر دنیا سے پردہ پوشی کرے گا۔ بد عقیدہ لوگوں نے کہا کہ ایسے نہیں تم سال کے بعد اپنی بات سے انکاری بھی ہو سکتے ہو تحریر کے طور پر لکھ کر دو تا کہ ایک سال گزر جانے کے بعد ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ یہ خواجہ صاحب کی تحریر ہے اور انکی جھوٹی کرامت کا ثبوت ہے۔

آپ نے فرمایا میں پھر صرف تمہیں نہیں لکھ کر دوں گا بلکہ ساری عوام الناس ہر خاص و عام کے لئے لکھ کر دوں گا انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اس کے بعد آپ نے ایک مختصر مگر جامع کتاب تصنیف فرمائی جو تحفہ رسولیہ کے نام سے معروف ہے۔

(زیر نظر حاضر کتاب) اس میں حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کو تحریر فرمایا اور حضور ﷺ کے چند معجزے تحریر کئے اور آخر میں حضرت شاہ عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت دی اور تحریر کیا کہ اس کتاب کی تحریر کے ٹھیک ایک سال بعد مجھے اللہ تعالیٰ بیٹا عطا کرے گا جس کا نام میں نے ابھی سے عبدالرسول تجویز کیا ہے جو ظاہر و باطن ہر دو علوم سے مالا مال ہوگا زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ ہوگا اور اپنی طبعی عمر پائے گا یہاں تک کہ ان کی عمر کا تذکرہ کرتے ہوئے لفظ مزید کہہ کر ان کی عمر مبارک بھی بتا دی گئی لفظ مزید کے 61 عدد بنتے ہیں اور حضرت عبدالرسول کی عمر مبارک 61

برس ہوئی۔ اس طرح ٹھیک ایک سال بعد حضرت خواجہ شاہ عبدالرسول قصوری صاحب پیدا ہوئے اور 61 برس کی عمر شریف پا کر ۱۲ محرم ۱۲۹۳ھ بمطابق ۱۸۷۷ء کو بروز سہ سنبہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور قصور ہی میں اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضور قصوری کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

تصانیف:

حضرت خواجہ دائم الحضور قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر تعداد میں کتب تصنیف کیں لیکن نشیب و فراز زمانہ کی وجہ سے بہت سی کتب تلف ہو چکی ہیں جو موجود ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

- (۱) شرح گلستان سعدی ۱۲۲۵ھ ۱۸۱۰ء
- (۲) رسالہ علم میراث ۱۲۲۷ھ ۱۸۱۲ء (۳) تحفہ رسولیہ فارسی نظم ۱۲۳۳
- (۴) زاد الحاج پنجابی نظم (۵) رسالہ نظامیہ (در بحث وحدت الوجود) فارسی نظم ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
- (۶) سطات المرورہ فی تجویز اسماء المشہورہ فارسی نثر
- (۷) حلیہ مبارک حضرت نبی کریم ﷺ
- (۸) الفاظ چند
- (۹) دیوان حضور قصوری (۱۰) اسرار تحقیق (مدح)
- (۱۱) خطبات حضور (۱۲) مکاتب طیبہ (مجموعہ مکتوبات دائم الحضور رحمۃ اللہ علیہ)
- (۱۳) مکتب شریفہ بنام مولانا غلام نبی للہی بھیرہ شریف ضلع جہلم (۱۴) مکتوبات بنام مولوی محمد صالح کنجاہی

- (۱۵) مکتوبات بنام مولوی غلام محمد (۱۶) مجموعہ مکتوبات بنام یاران خود
- (۱۷) بیاض نظم و نثر ۱۲۳۲ھ ۱۲۶۹ھ (۱۸) ملفوظات شریفہ حضرت شاہ غلام علی

دہلوی

خلفاء:

حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور کی نگاہ فیض نے ہزاروں لوگوں کو راہ ہدایت سے آشنا کیا اور جلیل القدر خلفاء و تلامذہ کی کثیر تعداد چھوڑی جنہوں نے نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر چار سو اسلام کی شمع فروزاں رکھی۔

آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ شاہ عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جانشین اور خلیفہ تھے ان کے علاوہ جو مشہور خلفاء تھے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

- (۱) حضرت مولانا غلام نبی للہی خانقہ اللہ شریف ضلع جہلم
- (۲) مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیربل شریف ضلع سرگودھا
- (۳) مولانا نور الدین چکوری ضلع گجرات
- (۴) مولانا علم الدین و حافظ محمد الدین چکوری ضلع گجرات
- (۵) مولانا مفتی غلام محی الدین نمک میانی
- (۶) صاحبزادہ غلام احمد نمک میانی
- (۷) مولانا بدر الدین اوچ لدھے کی نزدلیانی (مصافات لاہور)
- (۸) مولانا غلام محمد مرالی شریف نزد ڈیرہ اسماعیل خان
- (۹) مولانا غلام دستگیر قصوری ہاشمی (شاگرد و داماد)
- (۱۰) مولانا محمد اشرف بھیروی (شاگرد و خلیفہ)
- (۱۱) مولانا کرم الہی بھیروی
- (۱۲) مولانا عطاء اللہ قندھاری
- (۱۳) مولانا محمد صالح کنجاہی
- (۱۴) مولانا سلطان احمد کانگرہ والے

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں شائستگی روانی اپنی مثال آپ ہے آپ بات کا تسلسل قائم رکھتے ہیں علم و ادب کے سمندر پر لہروں کی طرح تیرتے حرف اس بات کے

عکاس ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ایک متبحر علم تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیان کا بھی بے پناہ ملکہ عطا فرمایا تھا اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے جذب و عشق میں ڈوبے حروف اور ان میں نظم کا تسلسل پڑھنے والے کو مست و بے خود بنا دیتا ہے۔

آپ نے جو بھی لکھا اس میں سے کوئی چیز بھی ضعیف روایت کا شکار نہیں بلکہ ہر بات انتہائی ٹھوس اور مدلل شواہد کے ساتھ بیان فرمائی ہے آپ نے اپنی روان بیانی میں کہیں کہیں اشارہ و کنایہ کے ساتھ ساتھ استعارات و تمثیل سے اپنے کلام کو حسن فن کے زیور سے بھی آراستہ کیا ہے یہ سب ان کے علم عروض و بیان پر محارت کی برہان ثابت کرتے ہیں۔

آپ کے صاحب علم عرفان خاندان کی معرفت ضلع لاہور کا یہ شہر قصور تارتخ میں بغداد ثانی بن کر طالبان علم و یقین کا مرجع بن گیا جس کا فیضان آج تک جاری و ساری ہے اس شہر سے علم و عرفان کے چشمے رواں ہوئے۔ عرفان و تصوف کے دھارے بہے سید بلھے شاہ، سید وارث شاہ ایسے شاعر مفتی عنایت علی ایسے ادیب اور مولانا غلام دستگیر ایسے مصنف و مناظر بن کر آسمان شہرت پر طلوع ہوئے اس خاک پاک نے مولانا غلام محی الدین دائم الحضور سے ولی اللہ اور جید عالم دین کو اپنی آغوش میں پرورش کی تارتخ گواہ ہے کہ ان بزرگوں کے عزم و ہمت سے پاک و ہند کے اکثر علمی خانوادے علم و عرفان کی دولت سے مالا مال ہوئے لہذا شریف اور بیربل شریف کی بارگاہیں اسی آفتاب روحانیت کی شعاعوں سے روشن ہیں اسی شہر کے بوریا نشینوں نے شاہان وقت کے قلب و نظر لوزیا بخشی اور آسمان شہرت پر مہتاب بن کر چمکے قصور کی خانقاہوں کے درویشوں نے برصغیر کے ذرے ذرے کو چمکا دیا اور اسی شہر کے خرقة پوشوں نے تاج تخت کے وارثوں کو علوم تصوف کے رموز سے آگاہ کیا۔

آج بھی اس شہر کے مشرقی کنارے پر نظر دوڑائیں تو آپ مشاہدہ کریں گے کہ یہاں ایک شہر بسا ہوا ہے ہاں یہ شہر خاموشاں جو بڑے قبرستان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کا ذرہ ذرہ زندہ و تابندہ ہے۔ اور خاموش کمینوں کی قبریں زندگی کی ضیا پاشاں لیے بیٹھی ہیں ان

قبروں کی گود میں وہ اولوالعزم انسان سو رہے جنہوں نے پاک و ہند کی علمی تاریخ میں انمٹ ثبوت چھوڑے اور عشق و تصوف کے رنگ بھرے

شدیم خاک و لیکن زبوائے تربت
تواں شناخت کہ زیں خاک مردیٰ خنیزد

قصور ایک چھوٹا سا شہر تھا جو سکھوں کے دست برد سے ویران ہوتا جا رہا تھا آپ کے آنے سے اس میں جان پڑ گئی علم و عرفان کے بارشیں ہونے لگیں تصوف طریقت کے چشمے پھوٹ پڑے تشنگان علم دنیا کے کونے کونے سے اٹھنے چلے آئے۔

تشنگان علم دوڑو کہ وقت نوشا نوش ہے

اولاد:

آپ کی اولاد ایک صاحبزادہ اور دو صاحبزادیاں ہیں آپ کے صاحبزادے کا اسم گرامی حضرت شاہ عبدالرسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ کی ایک صاحبزادی کا عقد حضرت مولانا سے اور دوسری صاحبزادی کا عقد حضرت مولانا غلام دستگیر صدیقی قصوری سے ہوا۔
حضرت خواجہ عبدالرسول کا صدیقی کی زینہ اولاد نہ تھی آپ کی ایک صاحبزادی تھیں ان کا عقد ان کے شاگرد رشید حضرت سید غلام حسین شاہ بن گل شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا اور آج کل دربار شریف کے متولی انہیں شاہ صاحب کی اولاد میں سے ہیں۔

وصال شریف:

حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین صدیقی قصوری دائم الحضور رحمۃ اللہ علیہ آفتاب درخشاں کی طرح اپنی علمی و روحانی کرنوں سے سارے پنجاب کو سیر کرنے رہے فیوض و برکات کے اس چشمے سے سارا برصغیر سیراب ہوا آخر کار علم و عرفان کا یہ سراج ۲۱ ذیقعد بروز جمعرات ۲۷۰ھ بمطابق ۱۸۵۴ء میں ۶۹ (انسٹھ) سال کی عمر مبارک میں بحالت مراقبہ عالم دنیا سے غروب ہو گیا آپ کا مزار شریف قصور کے معروف بڑے قبرستان میں ہر خاص و عام کے لئے مرجع

فیوض و برکات ہے حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب صدیقی قصوری نے آپ کی تاریخ وفات لفظ بے نظیر زماں ۱۲۷۰ سے اخذ فرمائی ہے۔

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضور سے اپنے تعلق کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

بہ	پیر	دہلوی	پیر	قصوری
ہماں	غواص	دریائے	حضور	حضور
غلام	شاہ	علی	ال	پاک
غلام	محی	الدین	آن	قبلہ
اخنی	عبدالرسول	استاد	احقر	
فرضی	اللہ	علیہم	تاج	بر
			سر	

مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کی تاریخ پیدائش و وصال کو یوں بیان کیا ہے۔

تاریخ پیدائش:

آن	شہ	والا	غلام	محی	الدین
مرشد	دین	رہبر	ہر	خاص	و عام
چوں	بد	نیا	آید	آں	مرد
بخشش	آمد	سال	تو	لیدش	تمام

۱۲۰۲ھ

تاریخ وصال:

مرشد	حق	متقی	ہم	گفتہ	ام
نیز	کردہ	ستم	رقم	و	شیخ
کن	گیاں	تاریخ	و	منظور	جمال،

ہم بخوان بحر و سخاوت والسلام،

۱۲۷۰ھ

آپ کے خاندان کی چند دیگر علمی و روحانی شخصیات

حضرت خواجہ شاہ غلام مصطفیٰ صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب دائم الحضور کے والد محترم حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مخدوم زمان خواجہ حافظ غلام و مرتضیٰ صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ چار بھائی تھے یعنی حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے چار صاحبزادے ہیں جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ شاہ غلام مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بعض حضرات نے مخدوم حافظ غلام مرتضیٰ صاحب کے دو بیٹے تحریر فرمائے ہیں شاید انہیں درست معلومات فراہم نہیں ہو سکیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اس غلطی کو درست فرمائیں) حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ نہایت پرہیزگار اور متقی انسان تھے ظاہر و باطنی علوم سے مالا مال تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو منبہ فیوض و کمالات اور ادراک معرفت و حقیقت کا امین بنایا تھا۔

راقم الحروف یہاں پر اپنے دادا جان حضرت حاجی عبدالرحمن صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب بیان کرنا چاہتا ہے جسے بندہ کے عم محترم اور استاد محترم حضرت قبلہ مفتی غلام قادر صاحب صدیقی جلالی نے بیان فرمایا۔

حضرت حاجی عبدالرحمن صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے دروازے میں داخل ہو رہا ہوں میرے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد فرشتے ایک دوسرے سے محو گفتگو ہوئے اور ایک دوسرے سے از روئے حیرت پوچھتے ہیں کہ دیکھو بھائی تم تو کہتے تھے کہ انسان جسدِ خاکی سمیت جنت میں نہیں آسکتا اور یہ (عبدالرحمن

صاحب) کیسے آگئے ہیں دوسرے کچھ فرشتوں نے کہا کہ یہ خود نہیں آئے بلکہ ان کو بلایا گیا ہے وہ کہتے ہیں ان کو کس نے بلایا ہے دوسرے کہتے ہیں کہ ان کو حضرت غلام مصطفیٰ صاحب نے بلایا ہے حضرت عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اتنے میں میری نظر سامنے والے ایک تخت پر پڑی میں نے دیکھا کہ اس تخت پر حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب خواجہ دائم الحضور کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کے سر پر ایک تاج ہے جو سورج کی طرح چمک رہا تھا اور مجھے ہاتھ کے اشارے سے بلا رہے ہیں جب میں ان کے قریب گیا تو انہوں نے مجھے شفقت سے کندھے پر ہاتھ پھیرا اور پیار کیا اور پھر فرمایا کہ بیٹا ابھی تم واپس چلے جاؤ جب میں بیدار ہوا تو اس خواب کی وجہ سے میرے ارد گرد کی فضا معطر و منور تھی۔

حضرت قبلہ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ جو بذات خود بھی درویش کامل اور واصل باللہ شخص تھے) کے خواب سے حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صدیقی قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے درجات و علوم مرتبہ کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی نے زیادہ دیر وفاتہ کی اور آپ جوانی کے عالم میں صرف 21 سال کی عمر مبارک میں ۱۲۰۳ھ بمطابق ۱۷۸۸ء کو وصال فرما گئے آپ کی قبر مبارک حضرت خواجہ دائم الحضور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف میں ان کی دائیں طرف ہے جو مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین صدیقی قصوری دائم الحضور کے دادا جان
مخدوم زمان آفتاب ولایت حضرت خواجہ شاہ غلام مرتضیٰ صدیقی قصوری
رحمۃ اللہ علیہ

وارث شاہ میاں اوہ تے سدا جیوندے

جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نی

بلہے شاہ اسماں مرنا نائیں گور پیا کوئی ہور

اساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیار یا ساڈے ول مکھڑا موڑ

معزز قارئین کرام مندرجہ بالا مصرعے حضرت سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ مصنف ہیر وارث شاہ آف جنڈیالہ شیر خان اور حضرت سید عبداللہ شاہ المعروف حضرت بلہے شاہ آف قصور کے کلام سے اخذ کئے گئے ہیں۔

حضرت بلہے شاہ اور حضرت پیر وارث شاہ دو ایسی شخصیات کے اسماء گرامی ہیں جو پنجاب کے صوفی بزرگوں میں آسمان شہرت پر آفتاب بن چمک رہے ہیں برصغیر پاک و ہند کا بچہ بچہ ان کے نام سے اچھی طرح واقف ہے انہوں نے اشاعت دین متعین اور عشق مصطفیٰ کا جو درس دیا اور جس انداز میں دیا وہ انہیں کا حصہ ہے ان دونوں بزرگوں کے مزارات آج بھی قصور اور جنڈیالہ شیر خان میں تشنگان حقیقت و عرفان کی پیاس بجھا رہے ہیں یہ ہستیاں پنجاب کی شناخت ہیں اور روئے زمین پر ان کی شہرت پورے عالم اسلام میں پھیلی ہوئی ہے امر مقصود یہ کہ وہ ہستی جس نے ان دونوں ہستیوں کو علم و عرفان کے نور سے مالا مال کر کے آفتاب و مہتاب بنا دیا وہ ہستی کون ہے اور اس کا اپنا شان و مقام کیا ہوگا۔

معزز قارئین کرام ممکن ہے آپ نے پہلے بھی اس عظیم ہستی کا نام سنا ہو مگر آئیے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ ہستی حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضور رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد مخدوم پنجاب حضرت خواجہ حافظ الشاہ غلام مرتضیٰ صاحب صدیقی قصوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت خواجہ الشاہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت بلہے شاہ قصوری اور حضرت پیر سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں حضرت پیر وارث شاہ صاحب نے اپنی معرکہ آرا تصنیف ہیر وارث شاہ میں اس بات کا اظہار ان الفاظ فرمایا ہے۔

وارث شاہ و سنیک جنڈیالہ ڈے دا اے تے شاگرد مخدوم قصور دا اے حضرت مخدوم الشاہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں سیدزادوں کی کما حقہ علمی و روحانی تربیت فرمائی علم

صرف، نحو، فقہ، اصول فقہ، منطق، عروض، بیان، حدیث، اور علم تفسیر کے روحانی و عرفانی علوم کی دولت عظمیٰ سے بھی خوب ہنرمند فرمایا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت شاہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصوری اپنے دور میں علم کے ایک بحر بے کنار تھے اس دور کے ہزاروں لوگوں نے آپ سے کسب فیض حاصل کیا اور اپنی علمی روحانی پیاس بجھائی۔

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق یار غار مصطفیٰ ﷺ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک سے ہیں آپ کے والد حضرت الشاہ قاری محمد عبدالملک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ عرب شریف سے سندھ اور پھر قصور تشریف لائے تھے اور پھر یہیں کہ ہو رہے حضرت خواجہ عبدالملک صاحب رحمۃ اللہ علیہ روحانی فیوض و برکات کہ منبہ اور قرآت قرآن کے حوالہ سے یکتائے روزگار تھے ان کا شمار اس وقت کے جید علماء کرام میں ہوتا ہے۔

حضرت مخدوم حافظ غلام مرتضیٰ صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے والد کے علمی و روحانی فیض کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ صدیقی قصوری رحمۃ اللہ علیہ کسی لدنی اور روحانی علوم و فنون کا ٹھکانہ مارتا سمندر حقیقت و معروفیت کا بحر بے کران اور آسمان ولایت پر چمکتے ہوئے آفتاب تھے جس کسی کی کرنوں نے پورے برصغیر کو اپنے فیوض و برکات سے نواز کر روشن و تاباں کرنے کا شرف حاصل کیا حضرت پہلے شاہ قصوری اور حضرت وارث شاہ (آف جنڈیالہ شیر خاں) اس آفتاب کی کرنیں ہیں جنہوں نے آپ سے فیض تلمذ حاصل کر کے نہ صرف پنجاب بلکہ برصغیر کے ہر کونے کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور کیا۔

کرامات:

اگرچہ آپ کی سب سے بڑی کرامت حضرت پہلے شاہ اور وارث شاہ کی صورت میں زندہ تابندہ ہے مگر آئیے ہم آپ کو خواجہ صاحب کی ایک دو اور کرامتیں کوش گزار کرانے کا شرف حاصل کرتے ہیں آپ کی ایک مشہور کرامت جو کہ اہل علم کی طرف سے آپ کی طرف

منسوب کی جاتی ہے کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے پوچھا کہ حضرت صاحب عام بندے میں اور ولی اللہ میں کیا فرق ہوتا ہے یاں یوں کہہ لیجئے کہ ولی اللہ کی پہچان کیا ہے آپ نے فرمایا ولی اللہ خشیت الہی اور عشق مصطفیٰ سے سرشار ہوتا ہے سرکار کی سنتوں کا پیکر ہوتا ہے اور چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہوتا ہے اس لئے اللہ کی ساری مخلوق اس کی فرمانبرداری کرتی ہے یہی ولی اللہ کی پہچان ہے اس نے عرض کیا کہ ہر چیز کیسے فرمانبرداری کر سکتی ہے آپ نے فرمایا مثلاً یہ منبر ہے اور اگر اسے کہہ دیا جائے کہ قریب آ اور میری بات سن یہ قریب آ جائے تو سمجھ لو کہ اللہ کا ولی ہے اتنے میں منبر آپ کے پاس آ گیا خواجہ صاحب نے فرمایا بھی تم اپنی جگہ واپس چلے جاؤ میں تو ایسے بات ہی سمجھا رہا تھا سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو کس قدر شان سے نوازا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ جب خواجہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف ہوا تو اس وقت آپ قندھار میں قیام پذیر تھے وصال سے کچھ عرصہ پہلے آپ قصور کے لوگوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر قندھار میں تشریف لے گئے وہاں آپ کے ارادت مندوں کا وسیع حلقہ موجود تھا۔ قصور والوں نے منت سماجت کی مگر آپ واپس آنے پر رضامند نہ ہوئے اہل قصور ایک مرتبہ آپ کے شاگرد رشید حضرت بلہے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سفارشی بنا کر آپ کے پاس گئے آپ نے فرمایا بلہے شاہ ان کی سفارش نہ کریں یہ لوگ بے قدرے ہیں انہوں نے مجھے بھی پریشان کیا ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا تمہیں بھی پریشان کریں گے چنانچہ حضرت بلہے شاہ نے زیادہ اصرار نہ کیا اور مل کر واپس تشریف لے آئے راستے میں لوگوں سے فرمایا کہ میرے استاد صاحب کے منہ سے جو بات نکلی ہے یقیناً وہ سچ ثابت ہوگی۔

چنانچہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایسا ہی ہوا آپ کے ساتھ یہ مشہور واقعہ پیش آیا جو یوں ہے کہ آپ اپنی موج میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پٹھانوں کی چند عورتیں وہاں سے گزریں آپ نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا نہ اگلی توں نہ پھلی تو صدقے جاواں و چلی توں، جس کا مفہوم یہ تھا

کہ انسان کی عمر کا پہلا حصہ بچپن کا ہوتا ہے جس میں زیادہ سمجھ بوجھ نہیں ہوتی اور عمر کا آخری حصہ بڑھاپے کا ہوتا ہے جس میں انسان کے پاس کوئی کام کرنے زیادہ قوت و ہمت نہیں ہوتی لہذا عمر کا درمیانی حصہ عبادت و ریاضت اعمالِ حسنہ کے لئے نہایت اچھا ہوتا ہے انسان کو چاہیے کہ وہ جوانی کی عمر میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لے اور پھر اپنے رب کو راضی کر لے جیسے شیخ سعدی کا بھی قول ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری

وقت پیری گر گ ظالم میشود پرہیز گار

مگر عورتیں درویش کے بات کو کب سمجھ سکتیں تھیں انہوں نے آپ کی بات کو غلط رنگ دے کر اچھالا اور گھر والوں سے کہا کہ بلہے شاہ نے ہمیں تمسخر کا نشانہ بنایا ہے جس پر پٹھان لاٹھیاں تلواریں وغیرہ لے کر آپ پر حملہ آور ہوئے آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ”نالوں چک جولا ہے آئے“ درویش کے منہ سے نکلی بات تیر کی طرح نشانہ پر لگی آنے والے وقت میں قصور کا تمام کاروبار کھڈیوں اور پارولومز میں تبدیل ہو گیا اور ایسے معلوم ہوا کہ جیسے قصور کا ہر فرد جولا ہا ہے اب بھی قصور کی زیادہ تر آبادی انصاری برادری پر مشتمل ہے الغرض بلہے شاہ نے فرمایا کہ میرے استاد نے سچ فرمایا تھا کہ ان لوگوں نے مجھے بھی پریشان کیا ہے اور ایک وقت آئے گا جب تجھے بھی پریشان کریں گے اس وقت وہی بات اپنی صداقت کو پہنچی ہے۔

چنانچہ حضرت بلہے شاہ قصور والوں سے ناراض ہو گئے اور چار سال تک ناراض رہے اور اپنا کھانا بھی کھیم کرنا سے (جو کہ قصور سے چند میل کے فاصلے پر ہے اور اس وقت ہندوستان کا حصہ ہے) منگواتے تھے۔

الغرض حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ صاحب کا وصال قندھار میں ہی ہو گیا قصور والے چاہتے تھے کہ حضرت صاحب کا مزار شریف قصور میں ہو مگر قندھار والوں نے آپ کا جسدِ خاکی وہاں سے نہ جانے دیا تقریباً سات آٹھ برس بعد آپ کے عزیز اور بیٹے اور کچھ قصور کے شہری

وہاں اسی غرض سے گئے کہ خواجہ صاحب کا جسدِ خاکی ہر صورت قصور میں لانا ہے وہاں کے لوگوں نے ان کی عزت کی مگر جسدِ خاکی دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ یہ تمام لوگ رات کے وقت قبر شریف کھدوائی کر کے آپ کا تابوت وہاں سے لانے میں کامیاب ہو گئے اور جب یہ لوگ کاہنا پہنچے تو بغرض آرام انہوں نے رات وہیں گزارنے کا پروگرام بنایا رات کو اس قافلے پر چوروں نے ہلہ بول دیا انہوں نے سمجھا کہ اس صندوق میں کوئی خزانہ وغیرہ ہے جسدِ خاکی والے صندوق کو اٹھانے کی کوشش کی مگر اٹھانے میں کامیاب نہ ہوئے حضرت خواجہ صاحب خواب میں سب کو بیک وقت ملے اور فرمایا یہ چور مجھے تنگ کر رہے ہیں انہوں نے تو میرا وضو بھی توڑ دیا ہے جب اہل قافلہ تمام کے تمام اٹھ کھڑے ہوئے تو چور بھاگ گئے یہ قافلہ اس صندوق مبارک کو لے کر جب قصور پہنچا تو چونکہ اس قافلے کے آنے خبر اہل قصور تک پہنچ چکی تھی اس لئے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے ان کا استقبال کیا جب آپ کا صندوق مبارک دفن کرنے لگے تو ایک شخص نے کہا کہ مجھے آپ نے خواب میں فرمایا تھا یہ لوگ مجھے تنگ کر رہے ہیں اور انہوں نے میرا وضو بھی توڑ دیا ہے دوسرے نے کہا مجھے بھی ملے تھے اور یہی ارشاد فرمایا تو الغرض تمام اہل قافلہ نے اپنا اپنا خواب اسی طرح سنایا اس پر آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ تابوت شریف کھول دیا جائے اور آپ کو وضو کروایا جائے چنانچہ جب صندوق کھولا گیا تو دیکھا کہ تابوت سے ایک میخ کے لگنے کی وجہ سے آپ کی پنڈلی تھوڑی سی زخمی ہو گئی اور اس سے تازہ خون بہہ رہا تھا۔ اس وقت زیارت کرنے والوں میں قصور کا ایک رئیس آدمی حاجی رانجھے خاں موجود تھا جو بد عقیدگی کا شکار ہو چکا تھا بعد از موت اولیاء کی حیات پر ایمان نہیں رکھتا تھا آپ کی یہ کرامت دیکھ کر اس نے سچے دل سے توبہ کر لی اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا جس روئی کے ساتھ حضرت غلام مرتضیٰ صاحب کی پنڈلی سے خون صاف کیا گیا تھا وہ روئی ان کے قریبی رشتہ داروں نے بطور تبرک آپس میں بانٹ لی اور عرصہ دراز تک اسے اپنے گھروں میں سنبھال کر رکھا

جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و برکت کا باعث بنی اس روئی کی زیارت راقم الحروف کے عم محترم مولانا قاضی محمد عبدالغفور صاحب صدیقی نے بھی کی تھی (مولانا عبدالغفور صاحب صدیقی جید عالم دیں ہیں جو اس وقت قصور میں جامع مسجد قاضی محمد سلیم رحمۃ اللہ علیہ کوٹ عثمان خان کے خطیب ہیں اور خواجہ صاحب کی اولاد سے ہیں اور وہی اس واقعہ کے راوی بھی ہیں) حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۲۰۰ھ/۱۷۸۵ء میں ہوا آپ چاروں سلاسل میں اجازت یافتہ تھے آپ کا مزار مبارک قصور کے بڑے قبرستان میں واقع ہے جہاں روزانہ سینکڑوں تشنگان طریقت حاضر ہوتے ہیں اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں

حضرت خواجہ دائم الحضور کے عم محترم حضرت الشاہ حافظ محمد ابراہیم صاحب صدیقی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ مخدوم حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضور قصوری کے عم محترم اور مخدوم زمان استاد محترم حضرت سید بلہے شاہ سید وارث شاہ حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں آپ کا شمار اس دور کے جید علماء دین اور روحانی پیشواؤں میں ہوتا ہے آپ کا حلقہ ارادت کافی وسیع تھا۔ قصور کے اس دور کے بہت بڑے رئیس حاجی رانجھے خاں آپ کے مرید تھے۔

بندہ کو آپ کے حالات زندگی زیادہ تفصیل کے ساتھ تو نہیں مل پائے مگر یہ بات طے کہ قصور کے مدرسہ نے جو انمول ہیرے پیدا کئے جن میں خواجہ غلام مرتضیٰ بیربل شریف خواجہ غلام نبی اللہ شریف خواجہ عبدالرسول صاحب مولانا غلام دستگیر صاحب بلہے شاہ حضرت وارث شاہ شہرت کے آسمان پر چمک رہے ہیں ان نگیںوں کے تراشنے میں بھی جہاں حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قصوری نے بے مثل محنت کی وہاں ان کے شانہ بشانہ آپ کے صاحبزادے حضرت حافظ محمد ابراہیم بھی موجود رہے۔ ان کا مزار شریف بھی قصور کے بڑے قبرستان میں حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قصوری کے پہلو میں ہے ہر سال 21 اپریل کو زیر قیادت صاحبزادہ غلام مصطفیٰ صدیقی آپ کا عرس

مبارک مسلم آباد لاہور میں منایا جاتا ہے اور انشاء عنقریب قصور میں بھی آپ کے سالانہ عرس مبارک کی تاریخ تعین کر دی جائے گی۔

آپ کی اولاد میں سے کثیر تعداد میں علمائے دین اور اولیاء و مشائخ ہوئے ہیں جن میں حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب مولانا غلام محمد مولانا غلام قادر صاحب حاجی عبدالملک صاحب مولانا محمد امین مولانا محمد عمر اچھروی درویش حق الحاج بابا عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا عبدالرحیم صاحب حافظ نور احمد صاحب مولانا عبدالوہاب (انگلینڈ) رحمۃ اللہ علیہ مولانا عبدالتواب صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب مولانا عبدالمالک صاحب مولانا غلام محی الدین صاحب مولانا معین الدین صاحب مولانا مفتی غلام قادر صاحب مولانا حافظ فقیر اللہ صاحب مولانا عبدالخالق صاحب مولانا سلطان باہو مولانا غلام مصطفیٰ صاحب المعروف پیر صدیقی مولانا غلام مرتضیٰ صاحبزادہ ڈاکٹر محمد رحیم بخش صدیقی مولانا کریم محی الدین صدیقی مولانا حافظ عبدالقادر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آپ کی اولاد کا شجرہ درج ذیل ہے

صاحبزادہ مولانا عبدالرسول قصوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالرسول قصوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا خواجہ غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے پیدائش ۱۲۳۵ھ میں شہر قصور میں ہوئی۔ آپ کے والد مکرم نے آپ کی پیدائش سے بہت عرصہ پہلے ہی اپنی تصنیف تحفہ رسولیہ میں آپ کی پیدائش کی بشارت دی آپ تحفہ رسولیہ کی اشاعت سے ایک سال بعد پیدا ہوئے تحفہ رسولیہ میں آپ کا سن پیدائش، نام، کنیت، معمولات زندگی حتیٰ کہ سال وفات تک ایک طویل نظم میں لکھ دیئے۔ یہ کتاب ۱۲۳۴ھ میں لکھی گئی جس کا سال تصنیف یوں ہے:

تاریخ تمام ایں رسالہ شد لفظ چراغ کے حوالہ

گشت پیدایں گوہر آبدار درس یک الف دو صدوسی و چہار
 مولانا عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا قرآن و تجوید
 کے اصول و قوانین کا بڑا گہرا مطالعہ کیا۔ علوم ظاہری اپنے والد بزرگوار کے مدرسہ میں پڑھے
 روحانی تربیت بھی اپنے والد کے زیر اثر رہ کر حاصل کی اور آپ ہی سے خلافت و اجازت بیعت
 سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ حاصل کی۔

مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مولف خزینۃ الاصفیاء نے آپ سے ملاقات کی
 اپنی مشہور تصنیف حدیقتہ الاولیاء کے صفحہ ۹۶ پر لکھتے ہیں کہ:

”صاحبزادہ عبدالرسول قصوری رحمۃ اللہ علیہ عالم، اعلم، فاضل افضل، کامل
 اکمل، جامع شرافت و نجابت، ہادی شریعت و طریقت، واقف حقیقت و
 معرفت تھے آپ مغنمات وقت سے تھے ان کی زیارت سے خدایا آتا
 تھا وعظ میں اثر تھا دوران وعظ آنکھیں اشکبار رہتیں۔“

تحفہ رسولیہ میں آپ کی زندگی کے جن پہلوؤں کی پیشگوئی کی گئی آپ نے ساری
 زندگی اس سے سرمو تجاوز نہ کیا۔ صاحب ”تحفہ رسولیہ“ فرماتے ہیں:

ایکے ہنوزی تو بکتم عدم	زود بہ گلزار جہاں نہ قدم
شکر چینیں منعم فیاض کن	ازرہ کفر وے اعراض کن
عمر جوانی بہ عبادت گزار	تا کہ بہ پیری نشوی خاکسار
باز ز خدام مساجد عوام	خدمت مسجد و ہدیت جملہ کام
سایہ اش از فراق جہاں کم مباش	باد بقا تا دم یوم التناد

”حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ“ کے مصنف نے لکھا کہ آپ کی جبلت اخلاق حمیدہ

پر تھی سخاوت مزاج میں اس قدر غالب تھی کہ دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت پر ترجیح دیتے موسم
 سرما میں مہمان آتے، گرم لحاف اور بستر انہیں دے دیتے اور خود نوافل میں رات بسر کرتے اپنی

تعریف سے ناخوش ہوتے کتب منقولہ پر اتنا عبور تھا کہ طلبہ کو دور بیٹھے پڑھاتے رہتے اور کبھی ایک لفظ بھی غلط نہ ہوتا۔ عاجزوں اور مسکینوں کی امداد فرماتے امراء و اغنیاء سے کنارہ کش رہتے۔“
مسجد کے حجرے میں رہتے مزاج میں سخاوت اس قدر تھی کہ جو کچھ آتا لٹا دیتے عیب پوشی اور اخفائے حال غالب تھا کنایہ بھی ایسی بات نہ کہتے جس سے کسی کی دل آزاری ہوتی۔

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ مناقب نعمان میں لکھتے ہیں کہ صاحبزادہ عبدالرسول کو لوگوں نے بتایا کہ لاہور اور اس کے نواح کے غیر مقلد آپ کو گالیاں دیتے ہیں اور آپ کو برے ناموں سے یاد کرتے ہیں آپ نے سن کر فرمایا: الحمد للہ! ان کا گالیاں دینا اس بات کی علامت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں شامل کر لیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں کی زبانیں میرے خلاف کھلتی ہیں ان لوگوں کی زبانیں اکثر اہل اللہ کے خلاف ہی واہوتی ہیں میں ان لوگوں کا ممنون ہوں کہ مجھے سلسلہ اہل اللہ میں منسلک سمجھنے لگے ہیں۔“

آپ قصور کے دینی مدرسہ کے بڑے نامور شاگردوں میں شمار کئے جاتے تھے حضرت مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیربل شریف، خواجہ غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ لہ شریف آپ کے ہم درس تھے آپ عربی و فارسی ادب میں کمال رکھتے تھے۔ عربی و فارسی کلام میں اساتذہ کی سی پختگی اور روانی تھی۔ الفاظ میں شکوہ اور استعارات میں جدت آپ کے کلام کا امتیازی شان تھا فارسی میں یوں گلفشانی کرتے:

بیا کہ رنگ گل و گلستان نخواستد ماند	بیا کہ غلغلہ بلبلان نخواستد ماند
مناز بلبل کایں گلستان نخواستد ماند	تدرو قمری و سرد جہاں نخواستد ماند
غنی و مفلس و شاہ و گدا مال جہاں	ملوک و ملک زمین و زماں نخواستد ماند
کجا است آں جم جام جہاں نمائش کجا	چو خضر زند گیش جاوداں نخواستد ماند
تن تو در شکم گور خاک خواہد شد	بقبر تو گزر دوستاں نخواستد ماند

فروش شاہی خود را اے عبید رسول

کہ شان و شوکت و نام شہاں نخواہد ماند

عربی زباں میں زیرِ برکی تبدیلی سے آپ نے شعری کلام میں جو انداز پیدا کیا اس کی مثال ”مجموعہ خطب مولوی قصوری“ سے ملاحظہ فرمائیں آپ نے ابنائے زمانہ کا نفسیاتی تجزیہ کس انداز سے کیا۔

اخوانا قد خاننا اعضا منا عضوانا اذا اننا اذی لنا اللہ جل جلالہ

اعمالنا اعمی لنا افعالنا افعی لنا احوالنا احوی لنا اللہ جل جلالہ

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ہدیۃ الشعتین میں ذکر خیر حضرت قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے ضمن میں صاحبزادہ عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”دوروز قبل از وفات سب سے وداع فرما کر دولت خانہ کے بالا خانہ پر

گوشہ نشین ہو گئے۔ اور تہیہ سامان موت میں مصروف ہو گئے چونکہ بظاہر

کوئی آثار نہ تھے کسی کو ان کی وفات کا گمان تک نہ تھا۔ بروز انتقال کفن

خود تیار کروایا فاتحہ درود کی نسبت وصیت کی۔ فقیر (غلام دستگیر قصوری رحمۃ

اللہ علیہ) اور حافظ مولوی غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو فیروز پور سے طلب

کیا اور حکیم چراغ دین صاحب قصوری کو بھی بلوایا اور فرمانے لگے اب

حالت نزع ہے انہوں نے عرض کی آپ بالکل تندرست ہیں ایسی نزع

ہم نے کبھی نہیں دیکھی آپ تو خوشی بخوشی بیٹھے باتیں کر رہے ہیں آپ

نے فرمایا مجھے رحمت الہی کے دروازے کھلے نظر آتے ہیں بہت سے لوگ

کلمہ پڑھتے چلے جا رہے ہیں۔“

الغرض نماز ظہر ادا کرنے کے بعد کلمہ اور صفت ایمان با آواز بلند پڑھ کر سر بگریباں

ہوئے اور داخل جناں ہوئے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات کا مادہ تاریخ طبغراد فقیر یہ ہے۔

الحمد رضی اللہ عنہ ۱۲۹۲ھ

مولانا غلام دستگیر قصوری نے نماز جناہ پڑھائی اور قصور کے عظیم قبرستان میں آرام فرما

ہوئے یہ اشعار آپ کے مزار کے مرمریں کتبہ پر کندہ ہیں:

عبدالرسول قبلہ عالم بخواب ناز صد باب فیض و اشده اللہ اکبری
اے ختم خاندان قصور از تو بے قصور خلف الرشید از اب و اجداد برتری
بر خدا بہ ہمت پیران با صفا امدد بحال زارمن از بندہ پروری
تاریخ وصل از سر برکت غلام خواند رونق فزائے دین متین پیگیری

۱۲۹۲ = ۱۲۹۳ + ۲

طبغراد فقیر غلام دستگیر الباشمی کان اللہ،

آپ کے مزار پر انوار پر یہ عربی اشعار کندہ ہیں:

الا عبدالرسول الشیخ قدمات ہوا کامل بلا نقص و لاعیب
فان تسألنا عامُ ارتحالہ اقل نارسخہ غوث بلا ریب

آپ کی وفات نے قصور کے اس عظیم مکتب کی بساط الٹ دی جو ناسازگاری حالات کے باوجود اس برصغیر میں پوری دو صدیاں علم و عرفان کا مرکز بنا رہا۔ جن علمی مراکز نے بلھے شاہ پیدا کئے، وارث شاہ کو زمانے میں چمکایا، بیربل اور اللہ کی بارگاہوں کو سجایا۔ مولانا غلام دستگیر قصوری ایسے نابغہ روزگار عالم دین پیدا کئے اس مکتب نے نہ صرف کتابی علم دیا بلکہ ذہنوں کو ایک فکر دیا جس سے عالم، فاضل، صوفی، خطیب اور ولی اللہ دامن مراد بھر کراٹھے۔ آج قصور کی تاریخی مساجد کے محراب و منبران جانفزا نعمات توحید و رسالت کو ترس رہے ہیں جو مردان خدا کی آوازوں سے بیدار ہوتے تھے۔

وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو اب ترستے ہیں منبر و محراب
(ماخوذ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور)

آپ کے داماد:

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب صدیقی قصوری رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب صدیقی قصوری، حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم
الحضوری کے بھانجے اور داماد تھے آپ لاہور کے محلہ چلہ پیمیاں اندرون موچی دروازہ میں پیدا
ہوئے آپ کے والد محترم کا اسم گرامی مولانا حسن بخش صدیقی تھا آپ کے والد محترم کو دینی تعلیم
سے بڑا لگاؤ تھا اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں
گے حضرت مولانا غلام دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ خواجہ خواجگان آفتاب علم و معرفت حضرت
خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری کی ہمیشہ تھیں مولانا غلام دستگیر کے والد صاحب خواجہ دائم
الحضوری کے علم سے بڑے متاثر تھے اس لئے انہوں نے بیٹے کو حصول تعلیم کے لئے خواجہ غلام محی
الدین کی خدمت میں بھیج دیا مولانا غلام دستگیر بڑے ہونہار اور ذہین تھے انہوں نے دل لگا کر بڑی
محنت و شوق سے خود کو خواجہ کے فیوض و کمالات علمی سے سیراب و آراستہ کیا۔

حضرت دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ذہانت خدمت سے متاثر ہو کر اپنی بیٹی
ان کے نکاح میں دے دی اس طرح مولانا کو خواجہ صاحب سے ایک اور قربت نصیب ہو گئی۔
حضرت خواجہ سے کے انتقال کے بعد آپ نے کچھ کتب دینیہ کے اسباق اپنے ماموں
زار خواجہ عبدالرسول صاحب سے پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قرآن پاک کی تلاوت کے عاشق تھے آپ بڑی
خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتے اور قرأت سے پڑنے والوں کو بڑا پسند فرماتے تھے۔
حضرت خواجہ غلام دستگیر اہلسنت کی باطل کے خلاف بے نیام اور برہنہ شمشیر تھے جن

کی علمی دھار کے سامنے جو بد مذہب بھی آیا گا جر مولیٰ کی طرح کٹ گیا۔ دیوبندیوں و ہابیوں کے عقیدہ کے بانی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور رشید احمد گنگوہی جنہوں نے دیوبندی عقائد کے فتنہ کا آغاز کیا تھا۔

(خلیل احمد انبیٹھوی اور رشید گنگوہی کے ایجا کردہ چند عقیدے (۱) نقل کفر کفر نہ باشد خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا، (۲) فاتح شریف یعنی ہاتھ اٹھا کر برائے ایصال ثواب دعا مانگنا بدعت ہے، (۳) شیطان کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، (۴) تمام بنی آدم بشریت میں آپ ﷺ کے برابر ہے، (۵) اللہ تعالیٰ حضور کے جیسے لاکھوں نبی پیدا کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ، (۶) انعقاد محفل میلاد بدعت ہے) حضرت مولانا نے ان کے ساتھ مناظرہ کر کے انہیں ان کے انجام تک پہنچا دیا۔ بہاولپور کے تاریخی مناظرہ میں مولانا غلام دستگیر صاحب نے انہیں ان کے عقائد باطلہ سمیت ایسا سبق سکھایا کہ رہتی دنیا تک منہ دکھانے کے قابل نہ رہے اس وقت اس مناظرہ کے منصف و حکم خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ آف چاچڑاں شریف تھے جب خلیل انبیٹھوی نے اپنی شکست تسلیم کر لی تو اسے بطور سزا ریاست بہاولپور سے ریاست بدر کر دیا گیا اس طرح حق آشکار ہو گیا اور باطل مٹ گیا۔ قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

ترجمہ:

اس کے بعد حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب شہرت کے آسمان پر سورج بن کے چمکنے لگے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نبوت کا داعی بھی اسی زمانے میں ہوا ہے جسے آپ نے بارہا مرتبہ مناظرہ و مباہلہ کے لئے لاکرا نگروہ ہر بار شیر کی گرج سن کر گیدڑ کی طرح دم دبائے بھاگ گیا۔ حضرت مولانا غلام دستگیر اپنی علمی و تبلیغی سرگرمیوں کی گہما گہمی میں تقریباً ۱۳۱۵ھ میں واصل حق ہو گئے آپ کی قبر مبارک قصور کے بڑے تاریخی قبرستان میں حضرت خواجہ دائم الحضور کے پہلو میں ہے۔

آپ کی تحریری خدمات:

مولانا غلام دستگیر صاحب نے متعدد کتابوں کی تصنیف کی جس میں سے اکثر کتب آج بھی تشنگان حق کی آبیاری کر رہی ہیں مثلاً۔

سال طباعت	عنوانات	نمبر شد
۱۲۸۵ء	عمدة البیان فی اعلان مناقب النعمان	(۱)
۱۲۹۲ء	تحفہ دستگیر یہ جواب اثنا عشریہ	(۲)
۱۲۸۸ء	تحقیق صلوة الجمعة	(۳)
۱۲۹۲ء	مخرج عقائد نوری عقائد پادری عماد الدین نعمہ ظنبوری	(۴)
۱۲۹۵ء	ہدیۃ الشعتین منقبت چار یار معہ حسنین	(۵)
۱۳۰۰ء	توضیح دلائل وتصریح الحاشیہ فرید کوٹ	(۶)
۱۳۰۰ء	غزوة المقلدین بالہام القوی المبین	(۷)
۱۳۰۲ء	ظفر المقلدین	(۸)
۱۳۰۲ء	رجم الشیاطین براغلوالات ابراہین	(۹)
۱۳۰۲ء	جواہر قضیہ رد نیچریہ	(۱۰)
۱۳۰۲ء	ظہور المتعہ فی ظہر الجمعہ	(۱۱)
۱۳۰۲ء	تحقیق تقدیس الوکیل	(۱۲)
۱۳۰۲ء	تحقیقات دستگیر یہ فی مردہ نفوات ہرانیہ	(۱۳)
۱۳۰۵ء	کشف السور عن مسئلہ طواف القبور	(۱۴)
۱۳۰۵ء	نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار	(۱۵)
۱۳۰۷ء	تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل (عربی اردو)	(۱۶)
۱۳۲۲ء	فتح الرحمانی بہ دفع دفع کید قادیانی	(۱۷)

اولاد:

آپ کے دو بیٹے صاحبزادہ مولانا عبدالرحمن اور صاحبزادہ غلام ابوبکر اور صاحبزادی حاجرہ بیگم تھی ان مرحومہ کا عقد سید وزیر علی (المتوفی ۱۹۰۰) سے جس کی اولاد آج بھی لاہور کے مضافات میں موجود ہے۔ آپ کو شاعری سے بھی بہت لگاؤ تھا۔

مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ:

سینوں کے مایہ ناز عالم دین، مناظر اور عوامی خطیب مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ شیر و کاہنہ نزد قصور ضلع لاہور میں ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے مولانا کے والد مولوی محمد امین بن عبدالمالک قریشی حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کے خاندان میں سے تھے قرآن پاک والد مکرم سے پڑھا فارسی کتابیں مولانا صلاح الدین موضع چانوٹ پاک پتن سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے سے پڑھیں۔ صرف ونحو اور اصول لکھو کے فیروز پور میں مولانا محمد حسین اور عطا اللہ لکھوی سے پڑھی، منطق و معقولات قصور کے مدرسہ فریدیہ میں پڑھی اور پھر بعض کتابیں مولانا محمد عالم سنبھلی سے مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور سے پڑھتے رہے کتب حدیث کے لئے آپ دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں داخل ہوئے مولوی محمد عبداللہ امرت سری ثم روپڑی (وہابی) سے سند حاصل کی مکرر مولانا احمد علی میرٹھی جو محدث احمد علی سہارن پوری کے شاگرد تھے صحاح ستہ کا مطالعہ کیا آپ ۱۹۱۸ء میں فارغ التحصیل ہو کر قصور آئے آپ نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں تقریروں کا آغاز کیا قرآن پاک خاص سادہ انداز میں پڑھتے اور مناظرانہ انداز سے دیہاتی عوام کے محبوب و اعظ بن گئے وہابی دیوبندی آپ سے ٹکر لیتے مگر منہ کی کھا کر میدان مناظرہ سے بھاگ جاتے آپ ۱۹۳۲ء میں لاہور قیام پذیر ہوئے تو آپ کی شہرت پنجاب میں پھیل گئی آپ کے موضوعات دیوبندی، وہابی شیعہ، اور مرزائی عقائد پر برق بار تنقید تھے۔ اس فن میں آپ کو کمال حاصل تھا، معاندین کی کتابوں کے حوالے آپ کو از بر تھے اور نادر کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ آپ کے پاس رہتا۔ آپ بڑی جرات سے میدان مناظرہ میں پہنچتے اور مخالف فریق کو لاکارتے آپ کی تصانیف میں سے مقیاس حقیقت، مقیاس مناظرہ، مقیاس خلافت، مقیاس نور، مقیاس الصلوٰۃ کے

کئی ایڈیشن چھپے، مقیاس و ہابیت آپ کی وفات کے بعد چھپی اور مقیاس توحید، مقیاس میلاد، مقیاس حیات، مقیاس اسلام ابھی تک مسودات کی شکل میں ہیں۔ آپ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور آپ کی دعا سے ہر میدان میں فتح یاب ہوتے۔

بے باک مرد حق تھا مجاہد دلیر تھا

وہ شرقپور کے شیر محمد کا شیر تھا

آپ نے ۱۵۰ مناظرے جیتے اور اپنے عقائد کے سکے بٹھا دیئے۔ اچھرہ لاہور میں دارالمقیاس تعمیر کیا۔ ماہنامہ ”المقیاس“ جاری کیا۔ جمیعت المسلمین قائم کی۔ المقیاس پریس لگایا۔ حضرت داتا گنج بخش کی مسجد میں سولہ سال تک خطابت فرمائی اور اپنے خطاب سے پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے سنی عوام کو زندہ کر دیا۔

آپ بڑے جری، بہادر اور فاضل مناظر تھے آپ کے صاحبزادوں میں سے مولانا عبدالوہاب صاحب صدیقی مبلغ انگلینڈ، مولانا عبدالنواب صاحب، مولانا سلطان باہو، مولانا فقیر محمد اور محمد ظفر آپ کے علمی جانشین ہیں۔ آپ ۹ ذیقعد ۱۳۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ مدفن اچھرہ لاہور میں ہے۔ (تذکرہ علماء اہلسنت لاہور)

درویش حق حضرت مولانا حاجی عبدالرحمن صدیقی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

اللہ والے جس کامیابی اور خوبصورتی سے سفر زندگی کا سمندر عبور کرتے ہیں اس کامیابی کا راز تقویٰ خشیت الہی میں پنہاں ہے یوں سمجھیں کہ خشیت الہی (اللہ کا خوف) اور تقویٰ شجر الایمان کی اصل ہے جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے اعمال حسنہ اس شجر ایمان کی شاخیں ہیں اس راز کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی فاش اس لئے کر دیا کہ اس کے بندے اپنی منزل آسانی سے تلاش کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کامیاب بندوں سے (جس کو قرآن مجید میں ان خوبصورت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنة اصحاب الجنة ہم

الفائزون (ترجمہ صاحب نار اور صاحب جنت برابر نہیں ہیں جنت والے ہی کامیاب لوگ ہیں) جس طرح پیار اور محبت کا اظہار کیا ہے اس کا اظہار قرآن مجید میں اس طرح کیا گیا ہے سورۃ بینہ رضی اللہ عنہم و رضو عنہ زالک لمن خشى ربه (ترجمہ اپنے رب کی خشیت اختیار کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے رب سے خوش ہیں اور اللہ ان لوگوں پر خوش ہے)

خشیت الہی کے جذبہ اور اعمال حسنہ سے زندگی کا سفر طے کرنے والے اللہ کے برگزیدہ بندوں میں ایک نام حضرت الحاج مخدوم عبدالرحمن صدیقی قصوری کا بھی ہے جو درویش حق تھے اور ایسا نگینہ تھے جو گودڑی میں پڑا ہوا اپنی چمک باہر دور تک پھیلا رہا ہو۔ آپ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اولاد سے ہیں۔

حضرت مخدوم حاجی عبدالرحمن صدیقی کی ولادت ۱۹۰۵ء میں قصور کے نواحی گاؤں شیر وکانہ میں ہوئی آپ کی والدہ ماجدہ بھی خاندان صدیق اکبر سے تعلق رکھتی تھیں وہ ایک انتہائی نیک خاتون تھی صبر و رضا کی پیکر جرات اور بردباری کی علامت اور حیاء پردہ داری میں ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھیں ان کی رگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ جیسی علامتہ فہامتہ اور شرم و حیاء کی پیکر ماں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا جیسے دانش ور باپ کا خون تھا آپ کے والد ماجد جن کا اسم گرامی حضرت مخدوم شاہ محمد امین رحمۃ اللہ علیہ ہے اپنے دور کے عظیم صوفی جید عالم دین شیوخ اہل تصوف میں سے تھے انہیں شیر حق حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے محبوب اور منظور ان نظر میں خاص مقام حاصل تھا حضرت شاہ عبدالرحمن صدیقی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم اور والدہ سے حاصل کی اور پھر دین کی اعلیٰ اور مزید تعلیم کے حصول لئے موضع لکھو کے ضلع فیروز پور اپنے دور کی مشہور درس گاہ میں تشریف لے گئے اور تشنگی علم کو خوب بجھایا۔

حلیے کے اعتبار سے آپ انتہائی خوبصورت و خوب سیرت جوان اور مرد مجاہد انسان تھے چہرے کی خوبصورتی کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے حسن یوسف لوٹ کر اس چہرے میں جلوہ گر ہو گیا ہو کھلی پیشانی، غزالی آنکھیں عقابانی نگاہ تلوار کی طرح اونچی تیز ناک گلابی، ہونٹ گنگریالے

اور سونے کی تار کی طرح چمکتے سنہرے بال چہرے کا سفید و سرخ رنگ سب ان کے حسن کی معاونت و تکمیل کر رہے تھے۔

جب آپ حصول تعلیم سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو جلد ہی باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اس طرح تمام گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ بھی آپ کے کندھوں پر آ گیا اسی طرح کچھ ہی عرصہ بعد والدہ بھی خالق حقیقی سے جا ملیں اس طرح ٹوٹے ہوئے دل کے کھلونے پر لہجہ چوت اور آگئی۔ بہر حال آپ نے اپنے علم کے بہر بیکراں سے سارے علاقے کو فیض یاب و سیراب کرنے کا قصد فرمایا لیا تھا لہذا کوئی رکاوٹ والہجھن ان کے دینی خدمت کے فریضہ کا راستہ نہ روک سکی کہا جاتا ہے آپ نے کچھ عرصہ فوج میں حوالدار کے رینک کے لئے بھی کام کیا اس کے بعد آپ نے امامت و خطابت کا جدی تاج پہن کر اپنے فرائض منصبی کا آغاز شروع کیا۔ لوگ دور دور سے حاضر ہو کر زنانوں تلمز طے کرتے اور بہر علم سے فیض یاب ہو کر اپنی پیاس بجھاتے۔ آپ کو عربی، فارسی، اردو، پنجابی، میواتی، انگریزی اور گرمکھی تمام زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا اس لئے مذکورہ زبانوں میں سے کسی زبان کا متحمل بھی آپ کے پاس سوال لے کر حاضر ہوا تو وہ آپ کے فیوض و برکات سے خالی اور مایوس کبھی نہ لوٹتا۔ صرف و نحو، فقہ، اصول فقہ، علم بیان، علم عروض، منطق، حدیث، تفسیر جیسے تمام چشمے یہاں پھوٹتے اور تشنگان علم ہزاروں کی تعداد میں اپنی پیاس بجھانے یہاں حاضر ہوتے آپ کی مٹھاس سے پر زبان نے بے شمار غیر مسلم، ہندو سکھوں، اور عیسائیوں کو دین کی حقانیت سے روشناس کیا جس سے وہ کلمہ حق لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور آپ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے کہا جاتا ہے کہ جنوں کی کثیر تعداد بھی آپ کے مرید اور ادارت مندوں میں داخل تھی۔ کبھی کبھی آپ حال پوچھنے کے لئے جنوں کو بھیج دیتے کہ جاؤ دیکھ کر آؤ میرے فلاں مرید کا کیا حال ہے اور وہ آپ کو اس کے احوال سے مطلع کر دیتے طریقت میں آپ سلسلہ قادریہ کے ایک مرد حق درویش کامل حضرت بابا نور دین قادری رضی اللہ عنہ جن کو ان کے فیوض و سخاوت کی وجہ سے بابا نور دریا کہا جاتا ہے کے دست حق پرست پر بیعت

ہوئے اور جلد ہی ان کے تمام مریدوں میں بلند مقام حاصل کیا آپ اپنے مرشد کے چہتے اور لاڈ لے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مرشد کی نگاہ فیوض برکات کا مرکز ٹھہرے اور ان کے پیر کے فیوض و برکات کی تمام جھلکیں آپ میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا کہ لوگ آپ سے عرض کرتے کہ حضور میں نے آپ کو مدینہ منورہ فلاں جگہ پر دیکھا ہے میں حج کرنے گیا آپ وہاں فلاں صف میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے لیکن یہاں کے لوگ یہ کہتے کہ آپ وہاں گئے ہی نہیں یہ اللہ کے ولی کی شان کا حصہ ہے کہ وہ ایک جگہ موجود رہ کر بھی پوری دنیا میں ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتا ہے آپ کی زندگی کا ہر شعبہ سنت رسول ﷺ کا جلوہ گرہ گوشہ عشق رسول ﷺ سے پر تھا ایک مرتبہ آپ نے نیا تہمند خرید ایک آدمی نے دست سوال دراز کرتے ہوئے کہا قبلہ آپ کا تہمند مجھے پسند ہے کاش میرے پاس ہوتا آپ نے سنت رسول ﷺ کا یوں نقشہ کھینچا کہ نقل میں اصل کی شان نظر آنے لگی آپ نے وہیں پر کندھے والی چادر اتار کر کمر پر پہن لی اور تہمند اتار کے سائل کو دے دیا یہ ان کی فیاضی و سخاوت کا ادنیٰ نقشہ ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے والوں پر اپنے گھر کا سارا سامان لٹا دیا حتیٰ کہ بستر اور کمر تک راہ خدا میں خیرات کر دیئے یہ تھا سنت رسول ﷺ کا عظیم ترین نقشہ اور عشق رسول ﷺ کا عظیم ترین جذبہ جس نے قبلہ حاجی صاحب کو بلند مقام پر پہنچا دیا تھا کہ آنے والا کوئی سائل در سے خالی جائے۔

یہ کیسے ممکن ہے۔

راقم الحروف بندہ (غلام مصطفیٰ صدیقی جسے آپ کا پوتا ہونے کا شرف حاصل ہے) نے دو مرتبہ آپ کو خواب میں دیکھا اور دو مرتبہ آپ کا خواب میں ملنا اس طرح کا ہے کہ جیسے آپ کی کرامت سے کم درجہ نہیں دیا جاسکتا ان میں ایک یہ خواب ان دنوں کا ہے جب بندہ کا روزانہ دن میں دو مرتبہ آپ کے دربار شریف پر جانا معمول تھا ایسے ہوا کہ بندہ ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا کہ دوران نماز بارش شروع ہوگئی یہ بارش تین گھنٹے تک جاری رہی گرمی کے دن تھے بندہ مسجد میں بیت اعتکاف سو گیا خواب میں حضرت قبلہ عبدالرحمن صاحب کی زیارت ہوئی آپ نے مجھ سے

فرمایا کہ اس سوراخ سے میری قبر میں پانی آ گیا ہے اسے بند کر دو یہ سوراخ آپ کی قبر کے پاؤں کی جانب تھا بندہ جب بیدار ہوا تو وہ خواب ذہن سے نکل گیا جب میں حسب معمولی عصر کی نماز کے بعد مزار کی طرف روانہ ہوا تو وہ خواب فوراً میرے ذہن میں آ گیا اور وہ تمام نقشہ جو خواب میں دیکھا تھا سامنے آ گیا میں نے سوچا کہ چلو اب جا کر دیکھتے ہیں کیا خواب والی بات درست ہے یا نہیں جب بندہ وہاں پہنچا تو واللہ اسی جگہ سوراخ تھا جو آپ نے خواب میں مجھے دکھایا اور فرمایا تھا کہ اسے بند کر دو چنانچہ میں نے اس سوراخ کو بند کر دیا اسی طرح دوسری مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا آپ اپنی قبر مبارک کے اوپر چار پائی بچھا کر لیٹے ہوئے ہیں میں نے جا کر سلام عرض کیا اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا دادا جان آپ تو وفات پا چکے ہیں اور پھر یہ قبر کے باہر اوپر چار پائی پر بیٹھنے کا کیا فلسفہ ہے تو آپ نے مسکراتے ہوئے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار کیا اور فرمانے لگے بیٹا خود ہی تو لوگوں کو وعظ و تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ کے ولی مرا نہیں کرتے اور پھر خود ہی مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں زندہ کیسے ہوں۔ تعجب نہ کرو۔ سبحان اللہ ان دو خوابوں نے اولیاء کرام شان و شوکت میرے دل میں دو بالا کر دی کسی نے سچ کہا ہے۔

کون کہتا ہے کہ اولیاء مر گئے

دنیا سے چھوٹے وہ تو اپنے گھر گئے

حاجی عبدالرحمن صدیقی میں جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فہم و فراست جرات، و بہادری عیاں تھی اسی طرح عمر فاروق کی ہیبت و شان و شوکت بھی عیاں تھی عثمان کی حیا کا نقشہ تھا تو حیدر کرار کی یلغار جو انمردی بھی موجود تھی اگر کبھی جلالت میں ہوتے تو نگاہ کی سرخی پر کوئی آنکھ نہ ٹھہر سکتی تھی اور چہرے پر موجود جاہ جلال، رعب و دبدبہ کی وجہ سے چہرے کا سامنا کرنا مشکل ہو جاتا۔

آپ طبع کے اعتبار سے حقیقت پسند سادہ لوح فقر پسند انسان تھے تصنع و بناوٹ کو پسند نہیں فرماتے تھے اسی لئے انہوں نے شہر کی مصنوعی رعنائیوں کو ترجیح دینے کی بجائے ایک گاؤں کی

سادہ زندگی بسر کرنے کو اہمیت دی اور فقرنی زندگی پسند فرمائی حضور ﷺ کا ارشاد فرمایا: **الفقر فخری و الفقر منی۔**

آپ یاد الہی سے کبھی غافل نہ ہوتے اور حضرت عباس مرثی رضی اللہ عنہ کی طرح اور حضرت سلطان باہو کی طرح اس مسلک کے ہامی تھے جو دم غافل سو دم کافر سانوں ایہو مرشد پڑھایا ہو ایک روز آپ کی تہجد کی نماز رہ گئی تو آپ نے دو دن اور دو راتیں خود کو بھوکا رکھا اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا تیری یہی سزا ہے تو نے مجھے نماز سے کیوں غافل کیا؟ اس کی سزا تجھے بھوکے رہ کر بھگتنا ہوگی جو شخص یاد الہی کا اتنا دلدادہ ہو تو بھلا اللہ اور اس کے فرشتے ان پر رحمتیں کیوں نہ بھیجیں اللہ فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ترجمہ: اے ایمان والوں کثرت سے اللہ کا ذکر کرو اور دن رات اسی کی تسبیح کرو (تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا صلہ اس انداز میں عطا کرے کہ) وہ اللہ اور اس کے فرشتے تم پر درود و سلام پڑھیں گے تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جایا جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بڑا مہربان ہے۔ پ۲ یہی وجہ ہے آپ کا جب انتقال ہوا تو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور تسبیح پڑھنے والی زبان اور تسبیح ہلانے والے ہاتھ محو حرکت تھے جیسے اپنی زبان حال سے کہہ ہوں لوگو دیکھو اور اپنی آنکھوں سے نظارہ کر لو۔ **الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من الی دار خبر دار بے شک اللہ کے ولی مرتے نہیں بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے ابدی گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔**

۔ مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ

عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام

حسن کا پیکر اخلاق حسنہ، ایمان مستحکم اور سنت رسول ﷺ کی روشنی بکھیرے والا یہ

درخشاں ستارہ 9 ربیع الاول 1397ھ بمطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء بروز پیر صبح ۱۰ بجے اپنے مالک

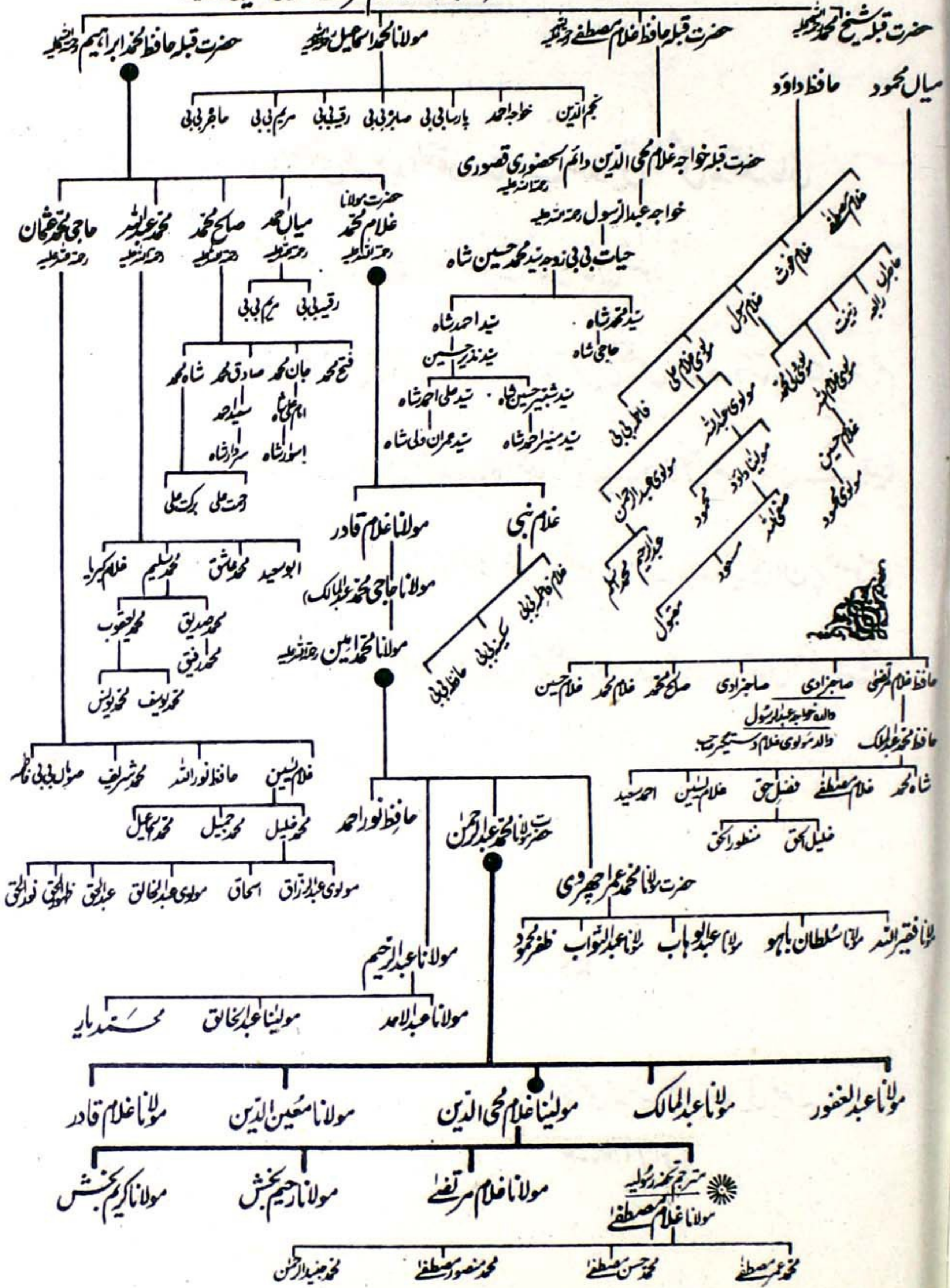
حقیقی کی آغوش میں پہنچ کر حیات جادوانی پا گیا۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کا مزار شریف ضلع قصور کے نواحی گاؤں شیروکانہ میں واقع ہے ۱۳ محرم کو آپ کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شجرہ شریف

حضرت مولانا قاری محمد عبدالملک صدیقی رحمتہ اللہ علیہ
 حضرت قبلہ حافظ غلام مرتضیٰ قصوی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ



تقریظ



استاد العلماء حضرت مولانا قاضی محمد عبدالغفور صاحب صدیقی چشتی مدظلہ عالی

خطیب جامع مسجد قاضی محمد سلیمؒ کوٹ عثمان خان قصور

کتاب تحفہ رسولیہ مترجم نظر سے گذرا تو مترجم کی کاوش پر دل سے صد آفریں نکلیں۔ مذکورہ کتاب میں مترجم

نے جس طرح سے اپنے سلف ابا و اجداد سے والہانہ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ وہ لائق صد تحسین ہے۔ یقیناً

ہمارے اسلاف بالخصوص حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضور قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی ان پر خصوصی

نگاہ شفقت کا نتیجہ ہے کہ رب العزت نے ان سے چھوٹی عمر میں اتنا عظیم کام لے لیا۔ اللہ تعالیٰ اسکی محنت کو

قبول فرمائے اور اجزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط

قاضی محمد عبدالغفور صدیقی غفرلہ

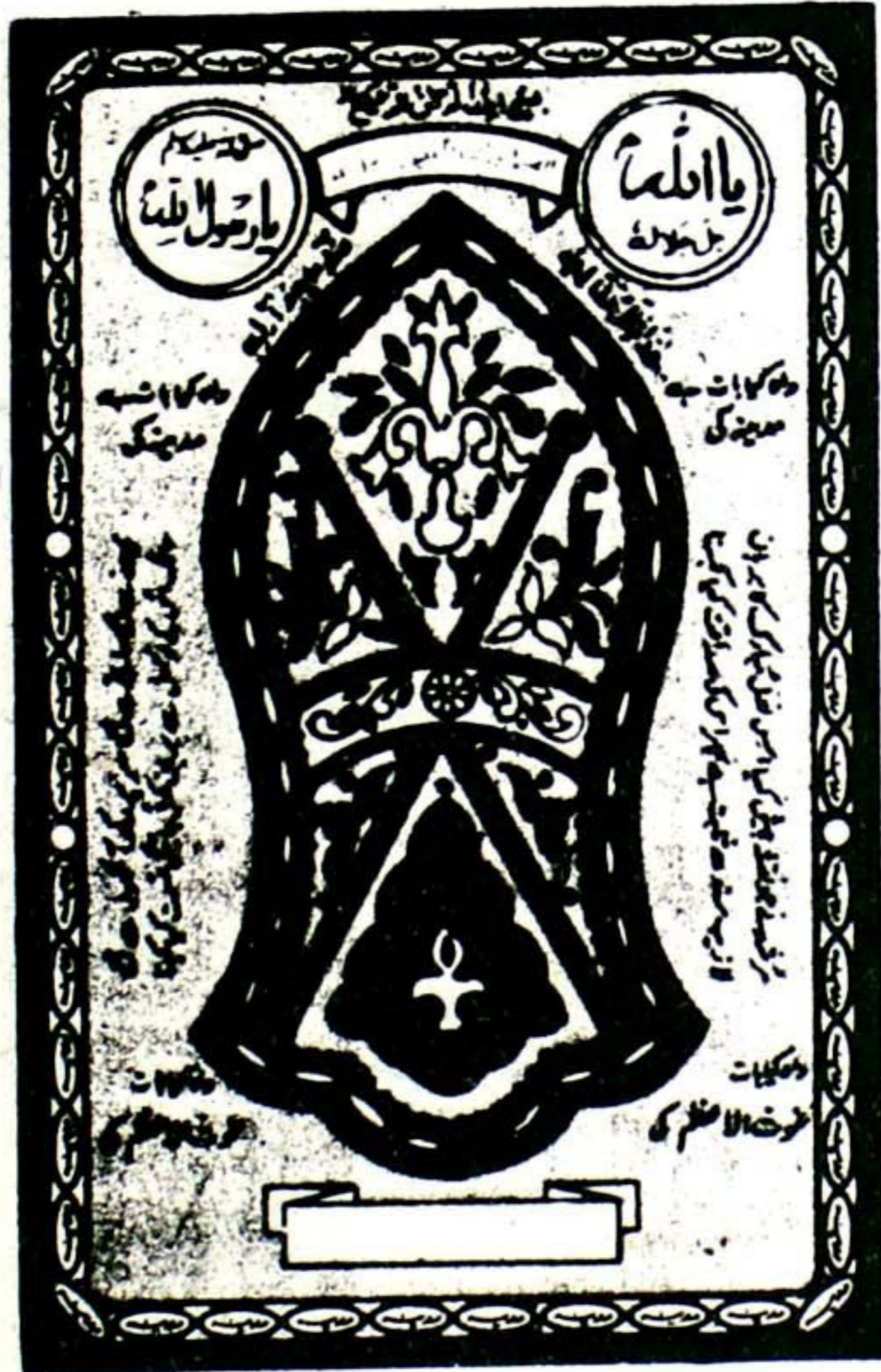
۲۰/۶/۲۰۰۳

اظہار تشکر

میں اپنے ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے اس عمل حسنہ میں ہر طرح سے معاون فرمائی، دل سے دعائیں دیں بالخصوص جگر گوشہ حافظ الحدیث سیدی پیر محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاوالدین، بقیہ السلف تاجدار ولایت حضرت میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرفیور شریف۔ اور میرے والد گرامی حضرت مولانا قبلہ حاجی غلام محی الدین صدیقی نقشبندی مدظلہ عالی۔ کی خصوصی دعائیں اور نگاہ شفقت قدم بقدم میرے ساتھ رہی۔ میرے تمام برادران مولانا غلام مرتضیٰ صدیقی، مولانا رحیم بخش صدیقی، مولانا کریم بخش صدیقی نے میرے ساتھ مکمل تعاون کیا بالخصوص میرے برادر اصغر علامہ ڈاکٹر محمد رحیم بخش صدیقی نقشبندی نے یہ کتاب چھپوانے میں میری بہت زیادہ حوصلہ افزائی کی اور مالی تعاون بھی کیا۔ میرے لئے یہ امر لائق صد افتخار ہے کہ رب العزت نے اپنے کرم سے میرے تمام برادران کو مطیع مسلک حق بنایا اور عمل صالح سے نوازا۔

فقط

ناچیز غلام مصطفیٰ صدیقی غفرلہ



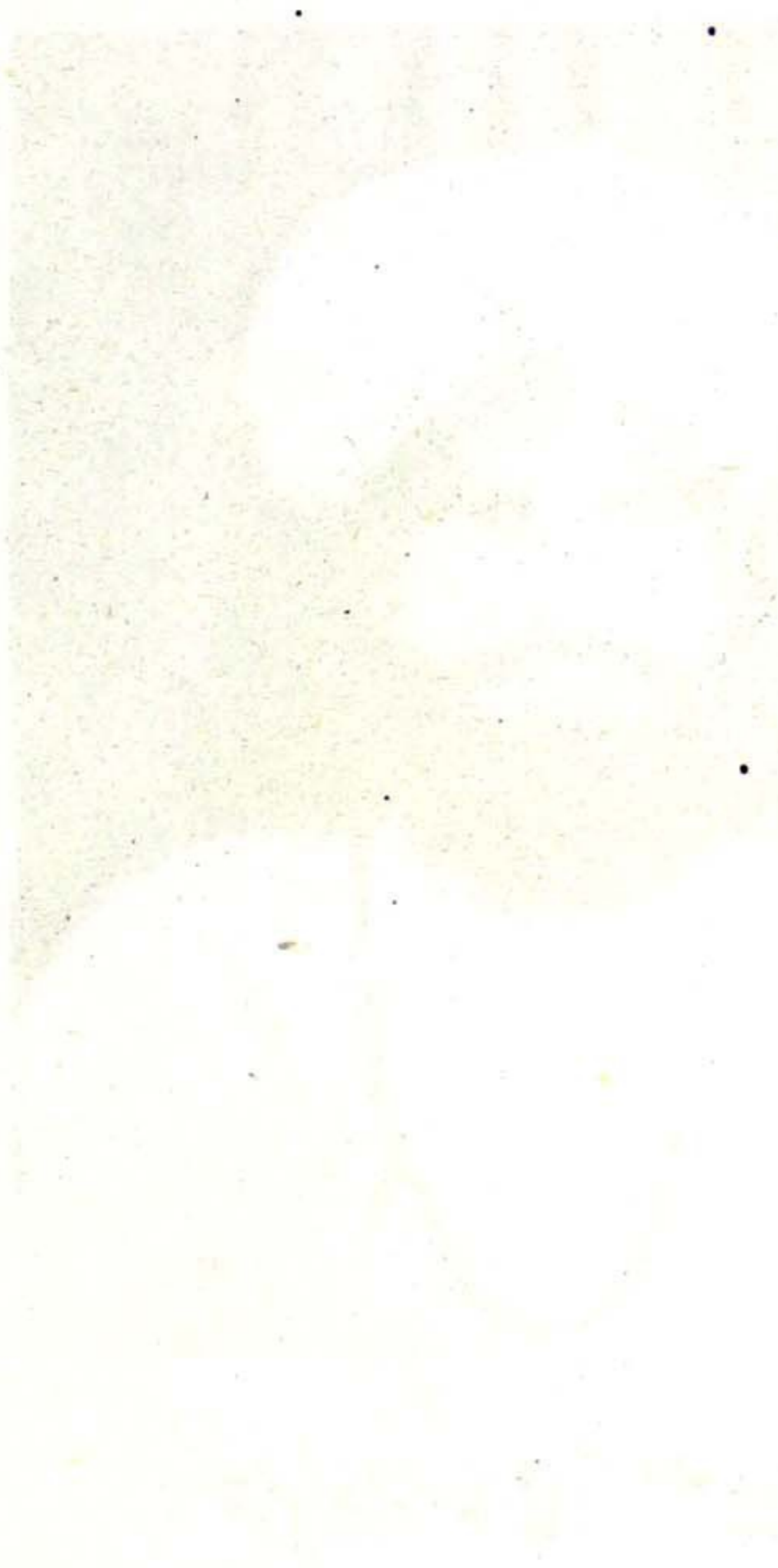


مزار شریف قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین صدیقی قصوری دائم الحضوری
رحمۃ اللہ علیہ





مترجم حضرت مولانا علامہ مصطفیٰ صدیقی مدظلہ





برادر مترجم صاحبزاده ڈاکٹر محمد رحیم بخش صدیقی نقشبندی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا، سرورِ دوسرا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
جلوۂ دانشی، چہرہ مصطفیٰ، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

پیکرِ نور، نورِ علی نور ہیں، آپ مختار و محبوب و منلور ہیں

آپ کی ہر ادا، با صفا، حق نما، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

تیرا دیدار، دیدارِ حق بالیقین، تیری گفتار شرح کتاب میں

تیری رفتار پر شبِ اسری فدا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

عشقِ طیبہ میرا تجھ کو ہے ڈھونڈتا، تجھ کو تیرے سوا کچھ نہیں سو جھتا

ہو کر م کی نگاہ، پڑ خطا، پڑ عطا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا، آپ کے ماسوا کون سنتا ہے فریادِ صل علی

غم میں ہوں بتلا، ساقیا کچھ پلا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

حسرت دید ہر دم ستائے مجھے، کون احوال میرے سنائے تجھے

آپ سے کیا نہاں، سب عیاں بر ملا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

میرے تار یک دل کو جلا بخشنے میرے قلبِ حزیں کو غذا بخشنے

ہے یہی التجا، میرے مشکل کشا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

جامِ عرفانِ طیبہ پلا دیجئے، دردِ فرقتِ خدا را مٹا دیجئے

دیجئے نوری چہرے سے پردہ اٹھا، مردنبا مرحبا مرحبا مرحبا

آپ کے میکدے کی سدا خیر ہو، آپ اس کو بھی دیتے ہیں جو غیر ہو

بحرِ جود و سخا ہے رواں آپ کا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

ہے یہ تابشِ قصوری غلامِ آپ کا، ذکر کرتا ہے صبح و شام آپ کا

ہو مقدر میں اس کے بھی جامِ آپ کا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

محمد منشاء تابشِ قصوری جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور



تَلَعُ الْعُلَمَاءُ بِحَمَلِهِ

كَشَفَ اللَّهُ بِحَمَلِهِ

حَسَنَتْ مَمِيعُ خِصَالِهِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

خطاهاک آج زریں رسم



